نمبر ۲۰
۱۰۹۴
رجسٹر درآمد رضا کتب خانه دار الریاست رامپور ۱۲ دسمبر ۱۹۱۵
نمبر ۱۱۴۸

ردّ وهابي

نسخه

طريقة المسلمين في ردّ هداية المؤمنين

سنه ۱۲۷۰

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کَاذِبٌ کَفَّارٌ

یعنے اللہ تعالیٰ کبھی ہدایت نہین کرتا اُس جھوٹے کافر کو جو نبیون اصحابون اولیاؤن سے منکر ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ کہ یہ نسخہ طریقۃ المسلمین فی رد ہدایۃ المومنین جو اس رسالہ مین رد اور جواب ہی ان وہابیون کی باتون کا کہ انہونے تازیہ کے بھانے سے کتنے ایک پلیتے اپنے مذہب کے بھی اس رسالہ ہدایۃ المومنین کے چوتھے صفحے سے تا پانچوین تک ملا دئے ہین سو خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ان وہابیون نے حضرت علی کو تمثیل اور تشبیہ ساتھ ہر ہر کے اور حضرت امام حسین کو تمثیل ساتھ معاویہ کے دی ہی اولیاؤن کے گنبذون کو تشبیہ ساتھ مَتھ کافرون کے دی ہی اور ان کے مکانون کے طرف جانے والون کو تشبیہ ساتھ کفار جانے والے متھرا اور کاشی کے دی ہی اولیاؤن کے ... مون مجاورون کو اور پیرزادون کو تشبیہ ساتھ اتیتون اور ... ڈتون کے ... تیجا دسوان چالیسوان کرنے کو بھی رسم کفارونکا کہا ہی۔

الغرض تمام علماؤن اور مسلمانون سنت جماعت کے نزدیک تو جیسا کہ تازیا بنانا شرع مین منع ... بدعۃ ہی اسیطرح ... ان اصحابون اولیاؤن کو بھی کفارون سے ملانا تمثیلین دینا انہونکی حقارۃ بی ادبی کرنا یہہ بھی شرع مین حرام بے ایمان گمراہی ہی ... تازیہ سے بھی زیادہ

کوبنا

کیونکہ تازیہ بنانا رسم رافضیون کا ہے بنیون اصحابونکی حقارۃ کرنا تو رسم ابلیس نمرود شداد
فرعون ہامان ابو جہل کی ہے ایسواسطے بنیون اصحابونکی حقارۃ کرنیکی خرابی ظاہر صریح قرآن حدیثمین
مذکور ہے بخلاف تازیہ کے اور عبارت اس رسالہ مذکو کی یہ ہے اور جو وے یعنے کفار اپنی مردو کے
ون کرتے ہین یہ بھی تیجا اور دسوان اور چالیسوان اور برسی مثل فرض واجب کے کرنے لگے اور
جو وے بتون کے اوپر مٹھ بناکر پوری کچوری پانی وغیرہ چڑھاتے ہین یے بھی اپنے قبرونپر گنبد
بناکر مالیدہ اور پوری اور کتا اور چادر وغیرہ چڑھانے لگے اور جو انکے مٹھ مین پنڈت اور اتیت
رہتے ہین انکے یہان گنبدون مین خادم اور مجاور اور پیر زادے مقرر ہوئے اور جو وے گنگا جی کی
جے اور بم مہادیو بولتے ہین یے بھی نعرہ یا حسین اور دم مدار کہنے لگے اور جیسے وے ہر ہر کہتے
ہین یے بھی علی علی مچانے لگے اگر انکے یہان گیا اور امتھرا اور کاسی کو جاتے ہین یہان بھی مکن پور
بھرونچہ اور اجمیر کو تیار ہوگئے اب تمام ہوئی عبارت ہدایۃ المومنین کی اے عزیزو
یہ سب باتین انوہابیون کی جھوٹی مخالف شرع کے ہین ۞ جواب انکا باتونکا جدا جدا اس
رسالہ مین مذکور ہے اگر کسیکو شوق ہو تو مطالعہ کرکے دیکھ لے ۞ ۞ ۞

استفتاء

کیا فرماتے اور کہتے ہین علماء اور طلبا قاضی اور مفتی بلکہ سب مسلمان سنت جماعت کے
ان باتون مذکور کو یعنے امام حسین کو وغیرہ مسلمانونکو جو ان وہابیون نے تمثیلین اور تشبیہین

کفار و مشرکون سے دی ہین اب یہہ باتین انہون کی موافق قرآن حدیث کی ہین یا مخالف
ایسی بے ادبی کرنے والے بہی مسلمان ہین یا شیطان اگر ایسی بے ادبی حقارت کرنی حضرت
علی حضرت امام حسین کی کہین قرآن حدیث مین درست ہو تو بیان اور ظاہر کرین اور
اس عاصی کے طرف بہی کوئی شخص خیال بیوقوفی کا نا کرین اور اس عاصی کی تقریر کو خیال
کرین کیونکہ جب نبیون اصحابون اولیاؤن کی حقارت بے ادبی کرنا شرع مین درست
ہوگا تو وہابیون کی حقارت کرنا کیا شرع مین منع ہوگا اگر ایسی بے ادبی کرنا قرآن حدیث مین
درست نہین تو بے ادبی کرنے والون کو نصیحت دیوین اس عاصی کی حق مین بہی دعا فرماوین

وبہ نستعین

قد جاء الحق وزهق الباطل

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور الذی
اذهب عنا الحزن ان ربنا الغفور الغافر الذنوب علی عباده المغفور القاهر
علی اعداءه المقهور ووعد المؤمنین باللقاء والحور والقصور ووعد
المشرکین بالسلاسل والاغلال اذا بعثر ما فی القبور وانواع العذاب وحصل
ما فی الصدور والصلوة والسلام علی رسوله سیدنا وشفیعنا وهادینا ومولینا
محمد صلعم شفیع یوم ینفخ فی الصور وعلی آله واصحابه وخلفاءه صاحب العز والسرور

امّا بعد یہ رسالہ ہے کہ سبب تالیف اس رسالہ کا یہ تھا کہ بیچ شہر بمبئی کے سنہ ۱۲۶۹ مین ان
بے مذہب والون نے جو انکے تئین لوگ وہابی کہتے ہین انہون نے ایک رسالہ ہندی نیا بنا کر بیچ
برائی تازیہ اور تازیہ بنانے والون کے بلکہ بیچ حقارت بے ادبی حضرت علی حضرت امام حسین کی
وغیرہ مسلمانون کے چھپوا کر مفت ہر ناخواندون کو کہ سوائے ہندی عبارت کے پڑھنا کچھ

نہین جانتے ایسے لوگون کو دینے لگے ہین اور نام اُس رسالے کا جو کہ مذکور ہوا ہدایۃ المؤمنین
رکھا ہے حاصل کلام کسی نے وہ رسالہ مذکور لاکر اِس عاصی کو دکھایا بعد دیکھنے کے کتنے ایک
باتین جھوٹی مخالف شرع کے اور موافق مذہب انہون کے بہی اُس رسالہ مین معلوم ہوئین کہ اُن
وہابیون نے بسبب خوف لوگون کے اپنے مذہب کو صاف صاف بیان کر نہ سکے مگر بیچ کامی
نادانون کے کہ محرم کے دنون مین نادان لوگ کرتے ہین جیسا کہ تازیا بنانا وغیرہ شرعی کام کرنا
الغرض ایسے لوگونکا کچھہ اعتبار نہین کیونکہ سب علما اور انہونکی مجلس کے بیٹھنے والے تازیہ
بنانے کو ہر وقت منع کرتے رہتے ہین لیکن جاہل لوگ نہین رہتے جہالت سے اپنے کام کیے جاتے ہین
یاروا ایسی جگہہ پر توان وہابیون کا بہی خوب داؤ آتا ہے کہ اندر مین تو اپنی مذہب کے
پہیلنے کون یعنے نبیون اصحابون اولیاؤن کی حقارت اور بے ادبی بیان کر جاتے ہین اور اوپر سے
تو نادانون جاہلون کے کامون کا نام لیتے ہین یعنے عوام لوگون تو تازیہ بنانے والونکے کام
بتاتے ہین تا کہ عوام لوگ اِن وہابیون کو سچا جانے الغرض جسوقت اِس عاصی نے یہہ کمال
بے ادبی اور حقارت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اور حضرت امام حسین شہید دشت کربلا کی رضی اللہ
تعالی عنہما اور وغیرہ مسلمانون کے بیچ اُس رسالہ مذکور کے لکھا دیکھا تو ساتھ اندازے
طاقت اپنی کے جواب دینا اور رد کرنا ان جھوٹی باتین وہابیونکا ضرور پڑا یعنے اُس رسالہ
ہدایۃ المؤمنین کا ردیہ بنانا پڑا واسطے فائدہ عام مسلمانون کے شاید کہ اس رسالہ کے دیکھنے سے
اِن وہابیون کا جھوٹھہ اور فریب عوام لوگون کو بہی خوب معلوم ہو جاوے نام اُس رسالہ کا
طریقۃ المسلمین فی رد ہدایۃ المؤمنین رکھا ہے امید اخلاق حمیدہ و اوصاف برگزیدہ عالمون اور

طالب

طالب علمون کے سی یہہ کہ اس رسالہ مین جس جگہہ خطا دیکھین تو عیب جوئی کو معاف فرماوین
اور بیچ کام دین کے شامل ہوکر ساتھ مدد اور اصلاح کی کوشش کرین ایعزیزو جوان وہابیون نے جو تین باتین
اور پلٹنے مذہب اپنے کے جو رسالہ ہدایۃ المؤمنین کے چوتھے صفحہ سے تا پانچوین تک لکھی ہین
جیسا کہ اول مین مذکور ہوا سو جواب ان سب باتونکا جدا جدا اب بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی ایعزیزو
جو لوگ کہ تعریف انہونکی اور جنتی ہونا انہونکا قران حدیث سے معلوم ہو اور محبت کرنا انہونکی
نشانی ایمان کی بغض حسد انہونکا کرنا نشانی بے ایمانی کی ہووے ایسے شخصون کو یعنے حضرت علی
حضرت امام حسین کو جو لوگ کافر و مشرکون سے یعنے ہر ہر اور رہادیو سے ملاوین پھر آپکو سچے حد
مومن دیندار موافق قرآن حدیث کے جانین اور مسلمانونکو تو فقط ان جنتی لوگونکے نام لینے سے
یعنے یا رسول اللہ یا علی یا حسین یا پیران پیر کے کہنے سے مشرک کافر کہین تو لازم ہے ہر مسلمان کو
ایسے شیطانونکی باتون پر بھروسا نکرے اور انہون سے محبت ہی نرکھے کیونکہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے لوگونکی صحبت اور دوستی سے منع فرمایا ہے حدیث مین آیا ہے
عن ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ
کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِنَ اَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاءُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ
لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ رواہ مسلم یہہ حدیث مشکوۃ کی ہے یعنے حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے ہین کہ ہونگے آخر زمانے مین ایک لوگ دجالکے نایب بڑے
جہوٹے آپ کو عالم جانینگے بتلاینگے تمکون ایسی باتین کہ تم لوگون نے اور تمہارے باپ دادو نے
بہی وہ باتین نہ سنی ہوگی پس دور رہو تم ایسے لوگون سے تا گمراہ نکرین اور فساد مین نہ ڈالین

تمکو الٰہی ایمان دے ہمکو اور سب امت رسول اللہ کو ایسے لوگونکی صحبت اور محبت اور قربت سے

ردّ اور جواب الوہابیون کی جھوٹی باتون کا ساتھہ

دلیل عقلی اور نقلی کے یہہ ہے اب مخفی نہ رہے ای عزیزو دلیل نقلی چار قسم کی ہے ایک قرآن دوسری حدیث تیسرا قیاس چوتھا قول مجتہد جو بات کہ ان چار دلیلونکے باہر اور مخالف ہے وہ بات نزدیک اہل سنت جماعت کے مردود ناپسند ہے ایسی بات کرنے والا بھی اگر اسکو جھوٹا جانتا ہے تو نزدیک اہل سنت جماعت کے وہ جاہل بے اعتبار گنہگار ہے اگر وہ اسکون برحق اور سچا جانتا ہے تو وہ مجہول مطلق کافر ہے سنت جماعت چار مذہب والے کو کہتے ہین جو لوگ کہ ان چارون مذہب کے مخالف اور باہر ہین وہ گمراہ بے مذہب ہین مذہب انہو کا شیطانی ہے اس رسالے مین ایک مقدمہ چار باب اور خاتمہ ہے ٭ مقدمہ مین بیان ابتدا پیدایش نور حضرت کا ہے پہلے باب مین ردّ ہے ان وہابیونکا ساتھہ آیت قرآن کے جو انہونے حضرت علی اور حضرت امام حسین کو تشبیہ اور تمثیل ساتھہ ہمارے اور مہادیو کی دی ہے دوسرے باب مین رد ہے ساتھہ حدیث کے اس تشبیہ دینے کا اور ان وہابیون کی دوسری باتونکا تیسرے باب مین ردّ ہے انکی تشبیہ دینے کا ساتھہ قیاس اور قول مجتہد کے اور ساتھہ دلیل عقلی کے ٭ چوتھے باب مین جواب اور رد ہے وہابیون کے جھوٹے سوالونکا جو عام لوگون سے پوچھتے ہین واسطے سچانے مذہب اپنے کے ٭ خاتمہ مین بیان ہے حضرت رسول اللہ کی ذرا سی فضائل کا ٭

المقدمۃ

بدان اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین کہ اصل وجود مسعود محمود مسرور مقبول مصطفیٰ مجتبیٰ کا صلی اللہ علیہ وسلم فقط یہی صورت بشری نہین ہے جیسا کہ وہابیونے سمجھا ہے ابو جہل جیسا بلکہ اصل

وجود و مسعود حضرت رسول اللہ کا نو گوہر نورانی ہے اصل گوہر کا نور ہے وہ نور خدا عزوجل کا ہے
کما قال اللہ تعالی آیۃ اللّٰہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ ای منورهما وهادی اهلها ۔
حدیث انا من نور اللہ والمؤمنون من نوری یعنے اللہ تعالی روشن کرنے والا آسمانکے نور کا
اور زمین نون کا ہے مراد اس نور سے روشنی ہے یارو اب سنو کسطرح روشن کیا ہے اللہ تعالی نے
زمین آسمان کو یعنے حضرت اللہ تعالی نے آگے پیدا کرنے مخلوق کے واحد احد صمد فرد حی قیوم
تھا جب اللہ تعالی نے بیچ ارادے اور مشیت اپنے کے چاہا تاکہ اپنے وحدانیۃ کون ظاہر کرے
تب اول نور دل محمدی کو پیدا کیا لیکن پیدایش اس نور دل کی تین لاکھ اسی ہزار برس کی درازی
تھی اور تین لاکھ اسی ہزار برس کی اسکی فراخی تھی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے حدیث قدسی لا یسعنی
ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن ۔ بعد اسکے اس نور کو اللہ تعالی نے
نو لاکھ برس تک بیچ مٹھی قدرت اپنی کے پرورش دی اور باتین محبت کی سناتا رہا وہ باتین
یہ تھین یا عبدی انت عشقی ومحبتی وانا عشقک ومحبتک ۔ یعنے ای بندے
میرے تون معشوق اور محبوب میرا ہے اور مین معشوق اور محبوب تیرا ہون الغرض بیچ اس
نو لاکھ برس کے ہر ساعت نو لاکھ مرتبے اللہ تعالی اس نور مقبول مسرور کو ساتھ نظر رحمت
اور کرامت اپنے کے اور کشف انوار جمال اپنے کے مشرف اور منور کرتا رہا بعد نو لاکھ برس کے
اللہ تعالی نے اس نور کو مٹھی قدرت اپنی سے جدا کیا پھر اس نور محمدی نے عرض کیا الہی وسیلے
بندے کو تیرے سے جدا ہونے کی طاقت نہین جب اتنے ہزار برس ساتھ عشق اور محبت
اپنی کے مجکو پرورش دی تو نے اب کیسا مین جدا رہ سکون گا فرمان ہوا کہ اے بندے میرے

تمکو ساتھ سونپی تیرے سے کچھ کام نہین کیونکہ مین تیرے تئین واسطے ظاہر کرنے وحدانیت اپنی کے
پیدا کیا ہے پہر وہ نور یہہ جواب سنکر درد فراق جدائی سے پانی آنکھون سے جاری کیا وہ پانی دریا
ہو گیا کہ اس دریا کو بحر الحیوان اور بحر الحیوٰۃ کہتے ہین پس تمام مخلوقات اس نور دل محمدی سے پیدا
ہوئی پہر اللہ تعالی نے اس گنج نور دل حضرت کے کو کتنے ہزار برس بیچ عالم غیب کے مخفی رکھا
یہان تک کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خاک کو اللہ تعالی نے جمع اور خمیر کر کے صورت انسانی بنا کر
اس گنج دل محمدی کو بیچ طاق سینے آدم کے رکھا اور تمام اسماء موجودات کی آدم علیہ السلام کون
معلوم کروائی پہر حکم ہوا فرشتون کو کہ یہ میرا خلیفہ ہے پہر فرمان ہوا جبرئیل علیہ السلام کون کہ تخت
بیچ بہشت کے آگے درخت گندم کی رکھہ حضرت آدم کون اس تخت پر بٹھا جبرئیل نے ساتھ حکم اللہ کے
آدم عم کو تخت پر بٹھایا فرمان ہوا تمام فرشتون کو کہ آدم علیہ السلام کون سجدہ کرو تمام فرشتون نے
سجدہ کیا لیکن ابلیس نے سجدہ نکیا اللہ تعالی نے ساتھ تازیانہ قہر کے ابلیس کو مارا اس مارنے سے ایک
نور آتشین یعنے شعلہ آگ کا پیدا ہوا کہ نام اوسکا خناس ہے آدم عم یہہ حال دیکھہ کر متعجب رہے اور کہے
کہ اسمین حکمت الہی ہے کہ ابلیس کون توفیق سجدے کرنے کی نا دی مقرر یہہ میرا دشمن ہوگا جیسا کہ
اللہ تعالی خبر دیتا ہے قَالَ یَا اِبْلِیْسُ مَا لَکَ اَنْ لَّا تَکُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ۝ یعنے جب
اللہ تعالی نے کہا اے ابلیس کیا ہوا تیرے تئین کہ نہین ہوتا ہے تو ساتھ سجدہ کرنے والون کے جب
ابلیس نے جواب دیا قَالَ لَمْ اَکُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ
یعنے ابلیس نے کہا نہ تھا شان میرا کہ سجدہ کرون مین بشر کو کہ پیدا کیا ہے تو نے اس بشر کون
یعنے آدم عم کون مٹی سوکی کیچڑ کالی بدبو سے جب ابلیس نے یہہ حقارت بلکائی اور بے ادبی حضرت

علیہ السلام کی اور بڑائی اپنی بیچ حضور ذات کبرائی کی بیاکئی تب اللہ تعالی نے اپنے غضب
اور قہر سے ابلیس کون فرمایا فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ یعنے نکل جا تو ای ابلیس بہشت
سے یا اس قرب سے کہ تحقیق تون ہکالا گیا ہے میری حضور سے اور محروم ہے تو میری
بخشش سے وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ یعنے تحقیق تیرے پر لعنت ہے
قیامت تک یارو ابلیس نے ظاہری صورت آدم ع کی پر نظر کیا اور باطن حضرت آدم کی سے
غافل یعنے بے خبر رہا یہہ نہ جانا کہ اس آدم مین کیا کیا گنج اور اسرار الٰہی مخفی ہین

فایدہ

اب اس اثر سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی بڑا عالم یا عابد یا جاہل رسول اللہ کو یا کسی اور نبی کون
ہر وقت اپنے جیسا بشر کہے تو وہ ہی شیطان ہے اگرچہ وہ ظاہر مین انسان ہے اسواسطے
جو لوگ نبیون کو اپنی جیسا بشر کہتے ہین وہ تین بات سے خالی نہین یا نبیون کو اپنے ساتھہ
ملاتے اور برابر کرتے ہین یعنے جیسے وہ لوگ نبی نہین اسیطرح نبیون کو بھی نبی نہین جانتے معاذ اللہ
یا آپ کو نبیون ساتھہ ملاتے ہین یعنے آپکو بھی نبیون جیسی نبی کہتے ہین یا نبیون جیسے معصوم
یا مقبول کہتے ہین معاذ اللہ الغرض ان دونو طرح پر کفر انہو کا ظاہر ہے یا نبیون کو اسواسطے اپنے
جیسا بشر کہتے ہین جو نبی بھی ہمارے جیسے خدا کی مخلوق اور بندے ہین تو بھی کافر ہین کیونکہ
خاص کو عام جیسا نیک کو بد جیسا حلال کو حرام جیسا کافر کو مسلمان جیسا انسان کون کتے جیسا
عورت کو جیسا ماکون عورت جیسا کہنا ہرگز شرع مین درست نہین باوجود اسکے کہ نیک بد سب
مخلوق خدا کی ہے بلکہ کسی مذہب باطلہ مین بھی ایسا کہنا درست نہین شرع مین تو کیا نبیون کو
اپنے جیسا بشر کہنا درست ہوگا اب لازم ہے ہر مسلمان کون کہ ایسے عالمون کی علم کا

بہروسا نکرین بلکہ ابلیس کے حال کو خیال کرین کہ ابلیس کسقدر کا عالم کہ معلم الملکوت تھا یعنے فرشتونکا
استاد تھا اور کسقدر کا نمازی کہ تمام روئے زمین پر سجدہ کیا تھا اور کسقدر کا عابد کہ نولاکھ
برس تک خدای تعالی کی عبادت کیا تھا باوجود ایسے مرتبے کے ابلیس نے جب آدم علیہ السلام کو
سجدہ نکیا اور اسکو بشر کرکے کہا تب کسقدر قہر اور غضب اللہ تعالی کا ابلیس پر نازل ہوا کہ
اس وقت ابلیس کا نہ علم کام آیا نہ اسکی نماز نہ اسکی عبادت کام آئی بالفور یہی حکم ہوا کہ ؀
فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ یعنے نکل جا تو
مردود ہے اور تیرے پر لعنت ہے قیامت تک یارو اب کہو اسجگہہ کہان کسی کے علم کا یا نماز کا
یا عبادت کا بہروسا رہا جو کوئی کسی عالم یا عابد یا محدث کے کہنے سے نبیون کو اپنے جیسا بشر
کہے نعوذ باللہ منہا اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ جو لوگ نبیون کو اپنے جیسا بشر کہتے
ہین اور جو انہون کو سچا نتے ہین بیشک یہہ سب لعنتی ہین اور مردود انہو کا نہ علم معتبر ہے نہ نماز
نہ عبادت انہون کی مقبول ہے جیسا ابلیس ہے الغرض یارو تمام بندو اللہ تعالی کے بیچ اول ابلیس نے
حضرت آدم علیہ السلام کو بشر کرکے کہا ہے اسکے بعد حضرت آدم کے زمانے سے تا حضرت رسول اللہ
کے زمانے تک تمام مشرک اور کفار نبیون کو اپنے جیسا بشر کہتے ہوئے چلے آئے ہین اللہ تعالے
کی لعنت بہی ان سب بشر کہنے والون پر نازل ہوتی آئی ہے اسیطرح اس زمانے مین یہہ
وہابی لوگ بہی ابلیس نمرود شداد فرعون ہامان ابوجہل جیسا ساتہہ حکم كُلُّ شَيْءٍ يَرْجِعُ
اِلٰى اَصْلِهٖ ؀ کی رسول اللہ کون اپنے جیسا بشر کہتے ہین نبیون کو تو اپنے جیسا بشر کہنا
قول او رعادت ابلیس کی اور تمام مشرکون کفارون کی ہے یارو ابلیس کے حال کی آیتہ تو مذکور

ہوئی اور باقی مشرکوں کے حال کی آیتیں جو تھے باب میں ذکر کیے جاوینگی انشاءاللہ تعالیٰ قول اور رسم
مشرکوں کے کرنا شرک اور گناہ کبیرہ ہے ﴿ حدیث مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ یعنے حضرت
رسول اللہ نے فرمائے جو کوئی جس قوم کی چال چلتا ہے وہ اسی قوم میں سے ہے اگر بالفرض بشر
کہنا نبیوں کو ایمان کی اور توحید کی نشانی ہوئی جیسا کہ وہابیوں نے سمجھا ہے تو ابلیس نمرود شداد
فرعون ہامان ابوجہل کبھی ملعون ابدی نہ ہوتے بلکہ بڑے موحد مسلمان دیندار ہوتے کیونکہ یہ لوگ
نبیوں کو روبرو اپنے جیسا بشر کہتے تھے یارو اب انصاف کرو کون لوگ مشرک ہیں آیا وہ لوگ
مشرک ہیں جو نبیوں اصحابوں اولیاؤں کو خدا کے دوست سمجھکر انہوں کے نام تعظیم اور ادب سے
لیتے ہیں یا وہ لوگ مشرک ہیں جو نبیوں اصحابوں اولیاؤں کو اپنے جیسا بشر اور محتاج کہتے ہیں حضرت
علی اور حضرت امام حسین کوں ہر ہر اور مہادیو جیسا کہتے ہیں ﴿ **بیت**

وہابی جیسا چھوٹے ہیں یارو ﴿ تڑاتڑ جوتیاں چھوٹوں کو مارو ﴿ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب
کے شرافت کے لئے روز میثاق اعظم کی تمام نبیوں سے وعدہ لیکر نبیوں کو دنیا کی طرف بھیجا
مضمون اس وعدہ کا یہ تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے اس آیت شریف میں آیہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ
مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ
بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْھَدُوْا
وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ فَمَنْ تَوَلّٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ
یہ آیت تلک الرسل کے آخر میں ہے یعنے یاد کر اے حبیب میرے جب کہ لیا تھا
پروردگار تمہارے نے نبیوں سے وعدہ اور قول اور کہا تھا نبیوں کو کہ جو چیز دیوں میں تمہارے

تین کتاب اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس میرا رسول یعنے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سچانے والا تمہاری کتاب اور حکمت کا تب اس وقت تمکون لازم ہے کہ البتہ ایمان لاؤ تم اسپر اور
تحقیق مددگاری کرو تم اسکی اپنی مال جان سے اگر وہ رسول اللہ تمہارے زمانے مین نہ آوے تو تمہاری امتکو
نصیحت کرو ساتھ ظاہر کرنے صفتون اور تعریف حضرت کی کہ جس وقت تم لوگ نبی آخر الزمان کو دیکھو
تو بیشک تم اسپر ایمان لاؤ اور مددگاری کرو اسکی اپنے مال جان سے پھر اللہ تعالی نے کہا نبیون کو
تم لوگون نے اس باتکا اقرار کیا اور پکڑا وعدہ میریکون نبیون نے کہا کہ ہمنے اقرار کیا پھر اللہ تعالی نے
نبیون کو کہا کہ تم شاہد رہو تمہاری بات پر کہ مین بھی شاہد ہون تمہاری باتکا پھر جو کوئی تم مین سے پھر جاویگا
اس وعدہ سے پھر وہ جماعت بیوفا ہوگی الغرض اللہ تعالی نے روز میثاق کے تمام نبیون سے وعدہ لیکے
انہون کو ساتھ خلعت كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ ؕ کی مشرف سرفراز کر کے واسطے ہدایت لوگون کے
طرف دنیا کے روانہ کئے پھر ہر ایک نبی نے دنیا مین آکر موجب فرمان رب کے ہر کسیکو راہ حقکی بتائی پھر
کتنے لوگ یعنے اصحاب اور مسلمان تو نبیون کی محبت اور پیروی اور تعظیم کرنے سے لایق بخشش اور
عطا کے اور مقبول خدا کے ہوگئے اور کتنے لوگ یعنے مشرک منافق تو بسبب بغض اور عداوت کے
نبیون کو اپنے جیسا بشر کہتے کہتے دشمن خدا کے مستحق عذاب کے مردود ابدی ہو کر مر گئے تمامت مسلمان
بھی خدا کے حکم سے نبیون کی برکت سے شیطان کافرون منافقون پر غالب ہوتی اور انہونکو
خراب ذلیل کرتے اور دین کون روشن ظاہر کرتے ہوئے چلے آئے ہین اسیطرح یہ جماعت شیطانی یعنے مشرک
منافق لوگ بھی نبیونکی اور تمام مسلمانون کی ہاتون سے خراب ذلیل ہوتے اپنی گمراہی پر مردار ہوتے
ہوئے چلے آئے ہین یہان تک کہ پروردگار اپنے نور پاک کو یعنے اپنے حبیب خلیل جلیل جمیل مقصود

مطلوب

مرغوب محبوب معشوق محمود مقبول مسرور منصور شفیع المذنبین رحمۃ العالمین محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم نورانی سے لباس شریعت کا دیکر اور رسالۃ مرسلونکا بناکر اور خلعت
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی پہنا کر اوپر تخت قاب قوسین کے بیٹھا کر راز اور بھید اوحی الی
عبدہ ما اوحی کا بناکر اور ساتھ مطلب انا فتحنا کے خوشدل کرکے عزت اور حشمت طٰہٰ یٰسین کی دیکر
اور ساتھ فتح اور نصرت کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی کی منصور کرکے اور چھتر لولاک کا
سر پر رکھکر اور ہادی صراط مستقیم کا واسطے مومنون کے بناکر اور شمشیر قہر کی بیچ ہات مبارک کے دیکر
واسطے مشرکون منافقون کے خطاب فاقتلوا المشرکین کا کرکے عالم نورانی سے طرف عالم جسمانی ظلمانی
فانی کے یعنے طرف دنیا کے روانہ کیا

بیت

طاقت نہین کسی کی کوئی دم مارے ۔ بیچ فضل الٰہی جس جسے چاہے دیوے ۔

جب کہ آفتاب جمالیت کمالیت حضرت کے نے دنیا مین طلوع فرمایا یعنے جب حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دنیا مین ظاہر ہوئے ۔

ابیات

نبی شمش ہدایت ہو کے آئے ۔ اندھیرے کفر کو آکر بھگائے
نبی ابرے ہدایت بنکے آئے ۔ دلو مردہ کے تئین آکر جلائے
شفیع المذنبین ہو کر کے آئے ۔ گنہ گارون کو دوزخ سے بچائے
نبی قمرے منور ہو کے آئے ۔ جہالت کی سیاہی کو بھگائے

الغرض تمام عالم اس نور سے روشن اور منور ہو گیا اور کاروبار دین اسلام کا دن بدن زیادہ
ہونے لگا یہان تک کہ نور ایمان کا اور عرفان کا بیچ دلو تمام اصحابون مسلمانون کے بھر گیا اور چھمنے

تمام اہل اسلام کی روشنی چہرہ آفتاب حضرت کے سے روشن مثل مہتاب کے ہو گئے اور اندھیرا کفر نفاق اور بدبینی کا روشنی چہرے آفتاب حضرت کے سے جہان سے بھاگ کر بیچ کھنے دلون منافقون منکرون مشرکون کے جا چھپا اسواسطے یہہ بدبخت گمراہ لوگ ازروی حقارت کے نبی کو اپنے جیسا بشر کہنے لگے دن بدن رسول اللہ سے مارے عداوت کے برابری کرنے لگے بلکہ خوشی سے بیچ جہنم کے کود کود کر جانے لگے الغرض باران ہدایت نصیحت حضرت کے زبان مبارک کا ابر رحمت شفقت حضرت کی ذات مبارک سے بیچ زمین شور اور پتھر سخت کی یعنے بیچ دلون منافقون کافرون مشرکون کی بہت برسا لیکن بسبب خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ کے بیچ دلون سخت انہون کے کچھ مفید اور کارگر نہ ہوا یعنے بیچ دلون مشرکون منافقون کے جھاڑ ایمان کا ناپیدا ہوا **فایدہ** یارو حضرت کی صحبت اور نصیحت کی مثال کیسی ہے جیسا کہ آفتاب کی روشنی اور برسات کی لطافت اور پانی کی پاکی یہہ سبکو معلوم ہے کہ آفتاب کے نور سے تمام جہان روشن ہے اور برسات سے تمام زمین کی آبادی ہے اور پانی سے تمام چیز کی حیاتی ہے گندگی اور پلیتی بھی دور ہوتی ہے یارو تمام جہان سے اگر ایک شپر یعنے چمگادڑ آفتاب کے روشنی نا دیکھے تو کوئی عاقل آفتاب کو بے نور نہیں کہتا بلکہ شپر کو ہر کوئی اندھا کہتا ہے جیسا کہ

بیت

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؞ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

اسیطرح اگر زمین خراب سے یا پتھر سخت سے برسات کے پانی سے درخت اور پھول نہ ظاہر ہوں تو کوئی عاقل برسات کو خراب نہیں کہتا بلکہ اس زمین کون ہر کوئی خراب کہتا ہے اسیطرح مچھلی بھی رات دن دریا میں رہتی ہے اور گند اسکی نہیں جاتی تو کوئی عاقل دریا کے پانی کو گندا نہیں کہتا مچھلی کو ہر کوئی گندا کہتا ہے

نقل ہے کہ کسی بزرگ نے مچھلی سے سوال کیا کہ اے مچھلی تو تو مدام پانی مین رہتی ہے اور پانی
پاک ہے تیرے تین بدبو کہان سے آئی مچھلی نے جواب دیا کہ یہہ گندگی میرے وجود کی ہے پانی کا
اسمین کچھہ گناہ نہین یارو اسیطرح تمام جہان سے یہہ مشرک منافق بہی حضرت کی ہدایت اور شفاعت
سے قیامت تک محروم اور بے نصیب ہین فی الحقیقت ایسا محروم اور بے نصیب ہونا انہون کا
بہی حضرت کی حقارت اور بے ادبی کرنے سے انہون کے نصیب ہوا ہے لیکن حضرت کی ہادی
اور شفیع ہونے مین تو کوئی عاقل شک نہین لاتا بلکہ مشرکون کافرون منافقون کو تو ہر کوئی بدبخت
مردود وابدی کہتا ہے کیونکہ حضرت تو بیشک ہادی صراط مستقیم کے اور شفیع المذنبین ہین اب
ان مثالون کو مذکور سے جواب ان وہابیون کے جہوٹی باتون کا بہی کہل گیا جو لوگون کو کہتے ہین
اور اپنی کتابون مین بہی لکہتے ہین کہ پروردگار کے آگے سب انبیا اولیا محتاج اور لاچار ہین کسیکا
کچھہ نہین چلتا اگر نبی ہادی اور شفیع ہوتے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا یعنی
ابوطالب کو ہدایت اور انکی شفاعت کرتے اسیطرح حضرت ابراہیم خلیل اللہ بہی اپنے باپ کو ہدایت
اور اسکے شفاعت حشر مین کرتے اسیطرح حضرت نوح علیہ السلام بہی اپنے بیٹے کو عذاب سے بچاتے اب لازم
ہے ہر مسلمان کو کہ وہابیون کی ایسی باتون کو سنکر اور انہون کی کتابون کو دیکھہ کر کے حضرت
رسول اللہ کی بلکہ تمام نبیون کی ہدایت اور شفاعت مین کچھہ شک نلاوین کیونکہ نبی تو بیشک
ہادی اور شفیع ہین تمام مخلوق کے سوا مشرکون کافرون منافقون کے اور یہہ فرقہ شیطانی یعنے
وہابی لوگون کے گمراہ کرنے کے واسطے اور نبیون اصحابون اولیاؤن کی حقارت اور بے ادبی
بیان کرنے کے لئے جتنی مشرکون کافرون کے حال کی آیتین کو نبیون اور مسلمانون کے شان مین

ملا کر جاہلون کو بتلاتے ہین اسیطرح ان وہابیون نے تنبیہ الغافلین بحمیں باب والی کے آخر مین شفاعت
کے گفتگو مین بھی حضرت رسول اللہ کی شان مین بے ادبی کی باتین لکھی ہین اگر کسیکو شک ہو تو
دیکھ لے لیکن یہہ اختیار خالق مختار کا ہے جسکو چاہے تو مقبول کرے جسکو چاہے تو مردود ابدی
کرے یعنے اللہ تعالی جسکو چاہتا ہے تاکہ اسکے تین مردود ابدی کرے تو اسکے دل مین بغض اور
حسد اور دشمنی اپنی دوستونکی ڈال دیتا ہے پھر وہ رات دن اللہ تعالی کے دوستون کی
عداوت اور دشمنی کرتا پھرتا ہے ایسے بدبختون کو تو کسی کی نصیحت بھی اثر نہین کرتے کیونکہ اللہ
تعالی نے انہون کے دلون پر کانون پر آنکھون پر مہر لگائی ہے تاکہ حقکی سننے ہمجھنے دیکھنے سے
ان بدبختون کو ہدایت نہ ہوجاوے آیت خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِہِمْ
غِشَاوَۃٌ جسکو اللہ تعالی اچاہتا ہے تاکہ اسکتین مقبول مشرف درگاہ کبریائی کا کرے
تو محبت اور تعظیم اپنے دوستون کی اسکے دلمین ڈال دیتا ہے پھر وہ شخص ہر وقت اللہ تعالی
کے دوستون کی محبت اپنے دلمین رکھتا ہے الغرض تمام مشرکون کافرون منافقون نے تو نبی کے
کہنے کو نہ مانا حضرت کے ساتھہ برابری اور مقابلہ شروع کیا یہان تک کہ حکم فَاقْتُلُوا
الْمُشْرِکِیْنَ کا انہون کے واسطے نازل ہوا تب بڑے بڑے کفار مشرک منافق چھوٹے
تمام اصحابون کے ہاتون سے مردار ہو کر داخل فی نار جہنم ہوگئے لیکن بسبب اَشَدُّ کُفْرًا وَّنِفَاقًا
کے مرتے تک اپنے کفر نفاق سے باز نہ آئے اور اولاد انہون کے نے تو بسبب خوف اپنے مال جان
کے حکم دین اسلام کا طوق گردن اختیار کر لیا پھر حضرت کے بعد خلفاء الراشدین المہدیین
بھی قایم مقام حضرت کے کار بار دین اسلام کا کما حقہ جاری کرتے رہے یعنے مسلمانون کو راہ حقکی

بتلائے

بتاتے اور مشرکون منافقون کو شمشیر سے مارتے اور ذلیل خراب کرتے رہے ہیں وہ مشرکون
کی اولاد بہی مارے خوف کے دبے رہے بعد خلفاء الراشدین کی اولاد حضرت کی بہی انہون کو
خراب ذلیل کرتے ہوئے چلے آئے انہون کے بعد مجتہد اور علما بہی انہون کو جہٹلاتے اور باتین مذہب
انہون کے کو بہی کتابون مین لکہتے ہوئے چلے آئے الغرض جتنا قدر بسبب کل یوم ابتر کے دن بدن
دین مین سستی اور ضعیفی ہوتی آئی اوتنا قدر یہہ وہابی مشرکون کی اولاد بہی ظاہر مین مسلمان
ہوکر اور ہندی ترجمے پڑہکر جاہلون مین عالم بن کر بسبب اذا فات الشرط فات المشروط کی ہوڑی
تہوڑی باتین جوکی اپنے باپ دادون کی بہی شرک بدعت کے بہانے سے لوگون مین ظاہر کرتے
لگے جیسا کہ ابلیس ابوجہل وغیرہ مشرک جو نبیون کو اپنے جیسا بشر کہتے تہے اور نبیون
کی حقارت بے ادبی کرتے تہے اسیطرح یہہ وہابی لوگ بہی نبیون اصحابون اولیاؤن کی حقارت
کرتے ہوئے عام مسلمانون کو بہی سکہلاتے ہوئے چلے آئے الغرض تمام مسلمان بہی ابتک انوہابیون کے
زمانے موافق چاکری کرتے ہوئے چلے آئے اسوقت مین جب ان وہابیون نے دیکھا کہ اب
چو طرف سستی دین کی ہوگئی جہالت بہی لوگون مین بہت پہیلی ہے اور محبت دین کی بہی عام
مسلمانون کے دلون مین بہت نہین رہی خصوصاً بیچ ملک ہند کے کہ بسبب حاکمون کافرون کے
حکم اس آیۃ فاقتل المشرکین کا بالکل اٹھہ گیا ہے تب انہون نے جانا کہ اب وقت ہمارا آیا
اسوقت مین خصوصاً شہر بمبئی مین کوئی ہمارا نام لینے والا نہین بسبب ہمراہی بڑے بڑے نامدار
اور مالدارون کے اور بسبب حکم نصارا کے اب جسطرح ہمارا جی چاہے اپنے مذہب کو ہم ظاہر
کرین لیکن جو بڑے بڑے نامدار مالدار انوہابیون کے ہمراہی کرنے والے ہین وہ آپ بہی خود

لوگون مین ذلیل خوار بے اعتبار ہین وہابیون جیسے یعنے کوئی مسلمان انہون کا بہروسا نہین کرتا الغرض یہہ وہابی لوگ اپنے مذہب کی باتون کو چھپی چھپی ظاہر کرنے کرنے یعنے نبیون اصحابون اولیاؤ کی حقارت اور بے ادبی شرک بدعت کے بہانے سے اشارہ کنایتاً بیان کرتے کرتے اب اس حد کو یہہ وہابی لوگ پونچہ گئے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کو صریح ظاہر تمثیلین اور مثال ساتہہ کافرون کے یعنے ساتھہ ہیرا اور مہادیو کے دیکر اور کنہدون اولیاؤن کے کون تشبیہ ساتھہ شہہ کافرون کے دیکر اور مجاور اور خادمون اولیاؤن کے کون تشبیہ ساتھہ اتیتون کے دیکر اور تیجے دسوین چالیسوین برسی کرنے مسلمانون کے کو تشبیہ ساتھہ رسم کفارون کے دیکر اس ضلالت اور گمراہی کی باتون کا نام ہدایت المومنین رکھہ کر اسکو چھپوا کر تازیہ کے بہانے سے تحفہ اور ہدیہ کرکے ہر ناخواندون کو یعنے نادانون کو بلا بلا کر اور بڑے بڑے دنیادارون کے مکانون پر بلکہ ملکون ملک بہی مفت دینے اور بہجوانے لگے ہین الحمد للہ اللہ تعالی نے دین محمدی کا کیا رعاب اور رواب رکھا ہے کہ کسی بے دین اور بے مذہب کے چھاتی نہین چلتی جو عام خاص مسلمانون کی مجلس مین بیٹھہ کر اپنے مذہب کی باتین کھلی اور صاف صاف ظاہر بیان کر سکے مثل مسلمانون علماؤن سنت جماعت کے اگرچہ وہ بے مذہب کیسا ہی بڑا عالم ہو باوجود اسکی کہ اب اس زمانے مین دین کی سستی بہی بہت ہوگئی ہے اَللّٰہُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ

باب پہلا

یارو ان وہابیون کی گھبری بڑی حرکت اور شیطانی اور ریلیتی مذہب انہون کے پہلے تو اس رسالہ مذکور

ہین یہہ ہے کہ انہون نے حضرت علی اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کو تشبیہ ساتھہ ہر ہر اور
مہادیو کی دی ہے یعنے حضرت علی کو ہر ہر جیسا اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کو گنگا مہادیو
جیسا لکھا ہے وہ عبارت رسالہ مذکور کی یہہ ہے اور جو ہے گنگا جی کی جے اور ہم مہادیو بولتے ہین
یہہ بہی نعرہ یا حسین اور دم مدار کہنے لگے اور جیسے ہر ہر کہتے ہین ویسے یہہ جی علی علی چلانے لگے تمام ہوئی
عبارت ہدایت المومنین کی **جواب** یہہ بات ان وہابیون کی جہوٹی مخالف شرع کے
اور موافق مذہب شیطان انہون کے ہے کیونکہ وہابی لوگ ایسی تشبیہ دینا اگر قرآن سے درست
کہتے ہین تو غلط جہوٹہ کہتے ہین خدا پر بہتان باندتے ہین اسواسطے کہ ایسی آیت کلام اللہ مین کہین
نہین کہ جس مین نبیون اصحابون اولیاؤن کو کفارون سے تشبیہ دینا یعنے ملانا درست ہو بلکہ کوئی
آیت منسوخ بہی ایسی نہین ہان انہون کی فضیلت کی آیتین تو بہت قران مجید مین ہین جیسا کہ سب
مسلمانون دینداروں کو معلوم ہے یار واب یہان کسی کی دلمین یہہ خیال نہ آوے کہ جو عوام لوگ محرم کے
دنون مین غیر شرع کام کرتے ہین وہ کام کرنے درست ہین کیونکہ یہہ ہر کوئی جانتا ہے کہ یہہ کام انہون کے
غیر شرع ہین غیر شرع کامون کو کوئی عاقل درست نہین کہتا بلکہ غرض اس عاصی کی ان وہابیون
حرکت کو بتانا لوگون مین ظاہر کرنا ہے کہ یہہ وہابی شیطان کیسے فریب سے اپنی مذہب کی پلیتی کو
بیان کیے گئے ہین یعنے وہابیون نے اوپر سے تو تازیہ والون کا نام لیا ہے بیچ مین حضرت علی حضرت
امام حسین کو بہی کافرون سے ملا گئے ہین یعنے الغرض وہابیون کی فقط تازیہ والون کی برائی اور
نضیحت بیان کرنے کی ہوتی تو ہرگز حضرت علی اور حضرت امام حسین کو ہر ہر اور مہادیو سے
نہ ملاتے بلکہ جو کچھ ان وہابیون کو نصیحت دینے کے لئے بولنا تھا تو تازیہ والون کو بولتے مناسب تہا باوجود

اسکے کہ تعزیہ والے ہزار قسم کے فعل غیر شرع کرتے ہین لیکن ان وہابیون نے انہون کے دوسرے کسی فعل
بد کا نام نہ لیا سوا اس بات کے کہ یہہ لوگ علی علی یا حسین کہتے ہین اسی بات سے معلوم ہوتا ہے کہ
غرض اصلی وہابیون کی حضرت علی حضرت امام حسین کی حقارت کرنے کی ہے حالانکہ فقط علی علی یا حسین
کہنے سے شرعًا کوئی کافر مشرک نہین ہوتا دلیل دوسری ان وہابیون کے جھٹلانے کی یارو
کبھو بھلا تعزیہ والے تو نماز روزہ چھوڑکر کفار جیسے شراب پی کر گلی کوچے مین ناپاک منہہ سے
علی علی یا حسین کہتے پھرتے ہین اسیواسطے تم تعزیہ والون کو کافر و مشرک جیسا کہتے ہو تیسرے
دسوین بیسوین چالیسوین کرنے والے تو شراب نہین پیتے بلکہ یہہ لوگ تو علم کی مجلس مین بیٹھہ کر قران
حدیث سنتے اور کلمہ درود پڑھتے ہین اور کھانا بھی اللہ واسطے اپنے مردے کی ارواح کھلاتے ہین باوجود
اسکے یہہ سب کام انہون کے نیک موافق شرع کے ہین پھر انہون کو یعنے تیسرے دسوین چالیسوین
کرنے والون کو کیون تم کافر و مشرک کے جیسا کہتے ہو یارو اس جگہہ ذرا انصاف کرنا

وہابی بچیا جھوٹے ہین یارو ۞ تڑاتڑ جوتیان جھوٹون کو مارو

اے عزیزو یہہ فضیلت اور بزرگی اہل بیت کے چار پانچ آیت اور دو سو چار حدیث مشہور
ہین اس جگہہ تین آیت بیان کئے جاتے ہین آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ
الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ۞ آیت قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی
یعنے کہدے یارسول اللہ لوگون کو جو نہین چاہتا ہون مین تمہارے سے اوپر تبلیغ رسالت کے اجر کے
تین مگر دوستی میری اہل بیت کی آیت وَقِفُوْہُمْ اِنَّہُمْ مَسْئُوْلُوْنَ ۞ یعنے فرمایا ہے
اللہ تعالی نے ٹھیراؤ تمام محبت اہل بیت کے سے پوچھے جاوینگے مراد اہل بیت سے حضرت

علی حضرت فاطمہ حضرت امام حسن امام حسین اور ازواج مطہرہ حضرت کے ہین رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین عزیز و خاص بیچ فضیلت اور بزرگی حضرت علی کرم اللہ وجہ کے ایک سو آیت اور دو سو
چار حدیث مشہور ہین دو آیت اسمین سے یہہ ہین آیت وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اُولٰئِكَ
الْمُقَرَّبُونَ ۞ یعنے سابقون کا سابق بیچ محبت اور ایمان رسول کے حضرت علی ابن ابی طالب ہے
آیت اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ ۞ یعنے دوست تمہارا اللہ تعالیٰ
ہے اور رسول اللہ ہے اور اصحاب اسکے ہین یعنے حضرت علی ہے یہہ آیت لا یحب اللہ کی پونے پر ہے
عزیز و جب حضرت علی حضرت امام حسین کا صدیقون سے ہونا اور صالحون سے ہونا اور مومنون سے
جنتیون سے ہونا راضی ہونا انہون کا اللہ تعالیٰ سے اور راضی ہونا اللہ تعالیٰ کا انہون سے اور محبت
انہو کی فرض ہونا تمام مسلمانون پر مثل نماز روزے کے اور دشمنی انہون کی حرام ہونا تمام مسلمانون پر مثل
چوری اور زنا کے قرآن حدیث سے ثابت ہوئی پہر ایسی شخصون کو تمثیلین دینا کافرون سے بیشک
کفر ہے جیسا کہ ان وہابیون نے حضرت علی حضرت امام حسین کو ہرہر اور مہادیو سے تشبیہ دی ہے
جو آیتین کہ حضرت علی حضرت امام حسین کی فضیلت کی ہین اسکو تو مارے حسد اور انکار کے
چھپاتے ہین مثل یہودیون کے یعنے حضرت رسول اللہ کی تعریف جو توریت مین تہی اسکو یہودی
لوگ مارے حسد کے چھپاتے تہے اور نشانی دجال لعین کی جو تہین انہونکو حضرت کی ذات پاک سے
ملاتے تہے اسیطرح یہہ وہابی لوگ بہی اس زمانے مین نبیون اصحابون اولیاؤن کی فضیلت کی آیتین
کون چھپاتے ہین جو آیتین کہ بتون مشرکون کی شان کی ہین ایسی آیتون کو نبیون اصحابون اولیاؤن
کی شان مین ملا کر جاہلون کو بتلاتے ہین یار و وہ یہہ تمام کام کفر اور ضلالت گمراہی کے ہین نعوذ باللہ منہا

ایعزیزو خبردار رہو اس وہابیون کے داؤ فریب مین مت آؤ یعنے وہابیون کی جہوٹی باتون پر اور انہون کے شیطانی مذہب پر ایمان مت لاؤ اگر لاؤ گے تو ایمان سے ہاتھ دہو بیٹھو گے کیونکہ غرض ان وہابیون کی سوا ظاہر کرنے مذہب شیطانی اپنے کے اور نہین ہے تو خواہ ان وہابیون نے اپنے مذہب کے ظاہر کرنے کے لئے شرک بدعت کا ایک بہانہ اور حیلہ مقرر کر لیا ہے کہ اسی فریب سے سیکڑون شرک بدعت اور پلیتی اپنے مذہب کی یعنے حقارت اور بے ادبی نبیون اصحابون اولیاؤن کی بہی بیچ مین بیان کر جاتے ہین تا کہ تمام لوگ نبیون اصحابون اولیاؤن سے بداعتقاد ہوجاوین جیسا کہ تازیہ یہہ ہر کوئی جانتا ہے کہ تازیہ بنانا شرع مین بیشک منع اور بدعت ہے یارو اب اسی ایک بدعت کے بہانے سے یعنے تازیہ کے نام سے ان وہابیون نے دوسرا کتنا کفر نفاق اپنے دلکا اور کتنے پلیتی اپنے مذہب کے بہی اس رسالہ مذکور مین بیان کر گئے ہین یعنے تازیہ والون کو بلکہ تمام مسلمانونکو مشرکون سے ملاتے ملاتے یہان تک کہ حضرت علی احضرت امام حسین کو بہی کافرون مشرکون سے ملا دیا ہے یارو اور کتابین بہی وہابیون کی ایسا ہی سمجھنا چاہیے حکایت کافر بت پرستکی وہابیون کے حال کے موافق ہے جیسا کہ ؛ **نقل ہے** کہ کوئی کافر بت پرست کسی جگہہ پر تہا کہ دوسرون کافرون کو جو اسکے مرید تہے کہنے لگا کہ مین طعام کہاتا ہون لیکن مین جہاڑے نہین پہرتا فی الحقیقت وہ کافر آدمیون سے مخفی جہاڑے پہرتا تہا الغرض کئی دن تک یہہ فریب اسکا بیوقوفون کے آگے چلتا رہا کفارون کا بہی اسپر بہت اعتقاد ہوگیا تمام کفار اپنے مال جان سے اسکی خاطر کرنے لگے تعظیم اسکی بہی حد سے زیادہ ہونے لگی یہان تک کہ کفار آپسمین فخر بڑائی کرنے لگے کہ ہمارے مہاراج جیسا دنیا مین ہمنے کوئی نہین دیکہا نہ سنا کہ طعام کہاوے اور جہاڑے نہ پہرے

اتفاقاً

اتفاقاً ایک ان کفارون سے بہت عاقل ہوشیار تھا اسنے جانا کہ بیشک یہہ جھوٹا فریبی ہے اسکو
دیکھنا چاہیے الغرض اسنے کتنے ایک آدمی اسبات کی تلاش کیلئے مقرر کئے انہون کو کہا کہ اس
مہاراج کے حال کون خوب معلوم کرو کہ یہہ جھاڑے پھرتا ہے یا نہین الغرض جب مہاراج کے جھاڑ
پھرنے کا وقت آیا تو بہت گھبرایا لیکن کچھہ علاج نہ چلا لاچار ہوکر یہی بہانہ کیا کہ مین تلاب نہانے کو
جاتا ہون ان آدمیون نے کہا کہ ہم بہی آپ کی خدمت مین آتے ہین مہاراج جی تو لاچار ہوکر تلاب مین
غوطہ مار کر پانی کی تہ نیچے جاکر جھاڑے پھر لیتی اسکی تو اسیوقت پانی پر تر آئی مہاراج جی تو
اتبک پانی کے اندر ہی تھے جھوٹھہ فریب اسیکا ہر کسیکون معلوم ہوگیا مہاراج بہی شرمندی
ہوکر بھاگ گئے ای عزیزو وہابیون کا بہی یہی حال ہے کہ جاہلون اور بیوقوفون کے آگے تو یہہ لوگ
اپنے مذہب کی پلیتی شرت بدعت کے نام سے خوب ظاہر کرتے ہین یہی بیوقوف جاہل لوگ
ان وہابیون کی باتون کو سچا جانتے اور انہون کو عالم مسلمان موافق قرآن حدیث کے جانتے
ہین دانا عاقل اور عالم دیندار کی مجلس کے بیٹھنے ولیے تو انوہابیون کی مکر فریب کون خوب
جانتے ہین ایسے لوگون کے آگے تو یہہ وہابی لوگ اپنے مذہب کی بات ہی نہین کرتے بہی لوگ
انہون کو خراب ذلیل کرتے ہی رہتے ہین لیکن یہہ وہابی بڑے چھپا ہین کہ اپنے مذہب کون نہین
چھوڑتے نقل مشہور ہے چھپا کی بلا دور کہاوے جوتی آوے نور یارو ذرا سی پلیتی اور حرکت
انوہابیون کی اس جگہہ بیان کئے جاتی ہے تا کہ ان وہابیون کا جھوٹھہ فریب ہر کسیکون خوب
معلوم ہوجاوے نقل مشہور ہے کہ دانا کو اشارہ بس ہے ای عزیزو جو لوگ کہ محبت
متابعت انہو کے تمام مسلمانون پر فرض واجب اور محبت انہون کی رکھنا آثار نشانی کمال ایمانکی

اور بغض انکار حقارت بے ادبی انہون کی کرنا سبب گمراہی بے ایمانی کا ہو جیسا کہ نبی اصحاب
اولیا باوجود اسکے کہ انہون کے فضیلت اور بزرگی پر تمام قرآن حدیث اور تمام کتابین تمام
مجتہد اولیا علما اور تمام مسلمان ابتک گواہ ہین ایسے شخصون کون تو یہہ وہابی لوگ مشرکون
سے ملاتے ہین اور انہون کو اپنے جیسا بشر اور محتاج کہتے ہین اور انہو کے نام لینے والون کو
یعنے یا رسول اللہ یا علی یا حسین یا پیران پیر کہنے والون کو پیر پرست اور نبی پرست اور مشرک
کہتے ہین جیسا کہ مذکور ہوا جو لوگ یعنے مولوی اسمعیل سید احمد عبدالحی وغیرہ کہ انہون کی
فضیلت تو کیا بلکہ انہو کی ایمان اور مسلمان ہونے مین بہی لوگون کو شک ہے موافق قرآن حدیث
کے باوجود اسکے کہ جب سے انو ہابیونکی بڑون نے یہہ مذہب شیطانی اور طریقہ گمراہی کا اختیار
کیا ہے تا ابتک تمام علما اور مسلمان سنت جماعت کے انہون کی گمراہی پر گواہی دیتے اور انہونکو
جھٹلاتے اور انوہابیونکی دشمنی دلمین رکھتے انہون کو خراب ذلیل کر کے اپنے شہرون سے نکالتے
اور ان وہابیون کی شیطانی مذہب کی باتون کو کتابون مین لکھہ کے مسلمانون کو انو ہابیونکی
حرکت پلیتی سے ہوشیار خبردار کرتے ہوئے چلے آتے ہین ایسے لوگون یعنے سید احمد
مولوی اسمعیل وغیرہ کو تو یہہ وہابی لوگ نبیون اصحابون سے زیادہ جانتے ہین یعنے نبیون
اصحابون اولیاؤن کی شفاعت کا تو کچہہ اعتبار نہین کرتے حضرت علی حضرت امام حسین کو بہی
پر ہر اور مہادیو جیسا کہتے ہین لوگون کو بہی نبیون اصحابون اولیاون کے نام لینے سے کافر
مشرک کہتے ہین اور مولوی اسمعیل کو تو یہہ وہابی علامہ عارف ربانی اور غازی سید احمد
کون تو عارف باللہ امام الوقت امیر المومنین کہتے ہین انہو کے یعنے سید احمد وغیرہ کے

نام لینے والون کو مؤمن موحد موافق قرآن حدیث کے اور انہون کو یعنی سید احمد وغیرہ کے نام
لینے والون کو گناہون سے جلتے ہین اسیطرح کرامت علی نے بہی مفتاح الجنۃ کے نوین صفحے کی آخر سے
تا دسوین تک سید احمد کی فضیلت مین لکھا ہے سو عبارت اسکی یہہ ہے ؛ اور اسکے پیر سے
جو نائب رسول رب العالمین کے اور دین محمدی کے گھر کے چراغ روشن ہین حضرت سید احمد جنکے چہرے کی
روشنی سے کفر کی تاریکی ایسا بھاگتی ہے جیسا کہ صبح کی ہونے سے رات اور انکی زیارت سے گنا ایسی
جھڑتی ہین جیسا کہ پت جھاڑ سے درختونکی پات اور نگاہ پاک اس ولی پاک کی دل کی میل چھڑانے
کے واسطے صابون خواص رکھتی ہے اور شغل تعلیم کرنا اس شیر عبادت کے میدان کا دل کی مورچے
چھڑانے کے واسطے مصقلہ ہے حق ہے اس سے بہت بڑہ کے کہین زیادہ حضرت کا رتبہ ہے اور سچ تو یہہ
ہے کہ ہمکون بھلا اس عارف ربانی کے درجے اور مرتبے پہچان نے کی عقل اور صفت کرنے کی طاقت
کہان تمام ہوئی عبارت مفتاح الجنۃ کی اسیطرح بیچ شروع رسالہ تنبیہ الغافلین ایک جزوالی کی بہی
ان وہابیون نے سید احمد کے بڑائی مین جو لکھا ہے سو عبارت اوسکی یہہ ہے ؛ حضرت سیدنا
مولانا و مرشدنا قدوۃ علماء شریعۃ زبدۃ کبراء طریقت حامی شرع و سنت محمدیہ قامع رسوم شرک
و بدعت سیئہ ہادی الی اللہ داعی الی طریق رسول اللہ امام الوقت عارف باللہ مجدد زمانہ مقبول بارگاہ
احد منظور درگاہ صمد جناب امیر المومنین سید احمد صاحب دام اقبالہ تمام ہوئی عبارت تنبیہ الغافلین
ایک جزوالی کی اب مسلمانون ان وہابیون کی باتون اور کتابون کون تو ذرا غور کرکے دیکھو کہ
یہہ لوگ نبیون اصحابون اولیاون کے حق مین توکیسی کیسی بے ادبی کی باتین اور مثالین بولتے بیان
کرتے ہین کہ نعوذ باللہ منہا اور انہون کے بڑے مذہب والون کی یعنی مولوی اسمعیل سید احمد وغیرہ کی

حق مین تو یہہ وہابی کیسی کیسی تعظیم عزتکی باتین بولتے بیان کرتے ہین حد سے زیادہ یارو یہہ عجب بات عجب مسلمانی ہے کہ سید احمد کے چہرہ سے تو کفر بہاگے سید احمد کے تو فقط دیکھنے سے لوگون کے گناہ بخشے جاوین سید احمد کی نظر سے لوگون کے دل صاف ہو جاوین اور نبیون اصحابون اولیاؤن کے نام لینے سے تو مسلمان لوگ کافر مشرک ہووین اور نبیون اصحابون کی شفاعت سے بہی مسلمانون کی گناہ بخشی نجاوین تو بڑی تعجب کی بات ہے یارو اب انصاف کرو جہوٹون کو جوتی مارو ؞ **بیت**

وہابی پچیا جہوٹے ہین یارو ؞ تڑاتڑ جوتیان جہوٹون کو مارو ؞ الہی امان دیے ہمکو اور سب مسلمانون کو ایسی باتون سے کہ جسمین اہانت بے ادبی تیرے دوستون کی پائی جاوے اور تعظیم عزت نالایقون کی شرع کے مخالف اسمین پائی جاوے اب پوچھنا ان دو باتون کا واسطے جہٹلانے ان وہابیون کے ہر مسلمان تہوڑے علم والے کو بس ہے کیونکہ گفتگو علمی بہت ہے ہر کسیکی طاقت نہین کہ ہر باتکا جواب دیوے سوا علم کثیر کے اور قریب ان وہابیون کا اس زمانے مین خصوصاً شہر بمبئی مین گہر گہر اور دوکانون مسجدون گلی کوچون مین بہت پہیل رہا ہے یہان تک کہ کتنے بڑے معتبر آدمی بڑے مال دار اور ہندی ترجمہ پڑہنے والون نے بہی ان وہابیون کے مذہب شیطانی کو قبول کر لیا ہے لیکن انہون کا کچھ اعتبار نہین یارو اس سے بہی بہت زیادہ خرابی اب زمانے مین اور ہو گئی ہے کہ مسلمانون کی کتابون مین بہی وہابی لوگ ہندی کتابین بنانے کے بہانے سے اپنی مذہب کی باتین بہی ملانے لگے ہین ابتک ملائے جاتے ہین لیکن اب کوئی مسلمان ایسا نہین رہا کہ ان وہابیون کو بالکل منع کرے اگرچہ مسلمانون کا یہہ حال ہے تو بہی بے دینون بے مذہبون کی دل مین مسلمانون کا بڑا خوف ہے اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ

ان دو باتون مین سے ایک یہہ ہے کہ ان وہابیون نے بیچ اس رسالے ہدایۃ المومنین کے حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کو ہر ہر سے ملایا ہے حضرت امام حسین کو معاویہ سے ملایا ہے دوسری بات یہہ ہے کہ ان
وہابیون نے بیچ شروع رسالے تنبیہ الغافلین ایک خبر والی کہ سید احمد کون امیر المومنین کرکے لکھا ہے
جیسا کہ مذکور ہوا اب اگر کسیکو ان وہابیون کی جھوٹی ہونے مین شک ہے تو یہہ دو باتین انہون سے
پوچھ دیکھے یعنے ان وہابیون سے کہے کہ تم حضرت علی حضرت امام حسین کو کافرون جیسا کہتے
ہو اور تمہارے سید احمد کون تم امیر المومنین کہتے ہو یہہ کونسی آیت حدیث سے تم درست کہتے
ہو وہ ہمکو بتلاؤ اگر نہ کہو تو تم جھوتے ہو اسیطرح اور باتین انہون کی بہی جھوٹی سمجھنا چاہیے ؛ **سوال**
اگر وہابی کہین کہ ہم سید احمد کون امیر المومنین اسواسطے کہتے ہین کہ امیر المومنین سردار اور حاکم مومنون
کو کہتے ہین لفظ امیر المومنین کے معنے یہی ہین یعنے سردار مومنون کا سید احمد بہی سردار اور حاکم
تھے کہ سکھون سے لڑائی کرتے تھے اب کہو اس لفظ بولنے مین کونسا شرک کفر ہے کہ تم لوگ ہمکو منع کرتے ہو
جواب یہہ تمہارے بڑے جہالت بیوقوفی ہے کہ اس لفظ امیر المومنین کی لغوی یعنے ظاہری
معنے کون دیکھ کرکے اپنے عقل سے تمہارے پیر سید احمد کون بہی امیر المومنین کہتے ہو خلفاء الراشدین
جیسا کیونکہ ایسی لفظ اور بہی بہت ہین کہ انہون کی لغوی معنے کون اگر کوئی خیال کرے تو او لفظون
کو ہر کسیکی تعظیم کی واسطے بولنا نزدیک عقل کے درست ہے جیسا کہ لفظ جل شانہ کا یعنے بڑا ہے
کام اسکا دوسرا لفظ صلی اللہ علیہ کا یعنے رحمت نازل کرے اللہ تعالی اسپر تیسرا لفظ رضی اللہ
عنہ کا یعنے راضی ہوئے اللہ تعالی اوس سے یاروان تینون لفظون کے معنے ایسے ہین کہ عقل چاہتا ہے
کہ ہر کسی کی تعظیم کے واسطے یہہ لفظ بولنا درست ہو لیکن شرع مین ہرگز درست نہین سوا اللہ کے

اور نبیون کے اور اصحابون کے اسیطرح لفظ امیر المؤمنین کا بھی نزدیک اکثر علماؤن کے سوا خلفا
الراشدین یعنے چار یارون کے دوسرے کسی حاکم کون بولنا درست نہین اگرچہ بعضون نے امیر المومنین
بولنا مجازا باعتبار مبالغہ کے واسطے حاکم مسلمان دیندار کے جایز کہا ہے لیکن واسطے حاکم بے دین
بے مذہب کے کسی نے جایز نہین کہا اگر بالفرض امیر المؤمنین کہنا ہر ایک حاکم کو درست ہوتا جیساکہ
وہابیون نے سمجھا ہے تو اب زمانے مین نصارا کو بھی امیر المومنین کہنا چاہیئے حالانکہ یہہ بات
غلط ہے کیونکہ نصارا بھی مسلمانون کا حاکم ہے سید احمد سے بھی بڑا **سوال** اگر کوئی کہے
کہ سید احمد ہمارا پیر ہے یعنے وہابیون کا اپنے پیر کی تعریف مین اگر کوئی لفظ مبالغہ کا یعنے بڑائی
کی بات بولے تو شرع مین درست ہے **جواب** یہہ بات سچ ہے لیکن سایل ان وہابیون کے
فریب کون نہین جانتا کیونکہ جب پیرون کے حقمین ایسی تعریف حد سے زیادہ کرنا شرع مین درست
جایز ہو تو نبیون اصحابون اولیاؤن کے حقمین ایسی تعریف کرنا شرع مین کیسا درست نہوگا
پہر کیون وہابی نبیون اصحابون اولیاؤن کی تعریف اور نام لینے سے مسلمانون کو مشرک کہتے
ہین **سوال** اگر وہابی کہین کہ ہم تو ان لوگونکو اسواسطے مشرک کہتے ہین کہ یہہ لوگ خدا کو چھوڑ کر کہتے
ہین یا رسول اللہ یا علی یا حسین یا پیران پیر کہتے ہین خدا کے سوا دوسرون کے پکارنے
والے مشرک کافر ہین جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہے آیہ وَالَّذِینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِهٖ
لَا یَسْتَجِیبُونَ لَهُمْ بِشَیْءٍ اِلَّا کَبَاسِطِ کَفَّیْهِ اِلَی الْمَاءِ لِیَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ
یعنے وہ لوگ جو پکارتے ہین خدا کے سوا اورون کو نہین جواب دیتے ہین وہ انہو کون کچھ مگر جیسا
کہ کوئی دونو ہاتھون اپنے کو لنبا کر طرف پانی کوئے کے تا پہنچے وہ پانی آپ سے آپ اسکے منہہ کو۔

نہین پوچھنے کا وہ پانی اوسکے منہہ مین بغیر ڈول رسی کے **جواب** جھوٹہ کہتے ہین یہہ انو ہابیونکا
فریب شیطانی ہی کہ مارے حسد کے یہودیون جیسا بتون کافرون کی شانکی آیتین کو نبیون
اصحابون اولیاؤن کی شان مین ملاکر نبیون اصحابون اولیاؤن کے نام لینے والون کے واسطے
شرک کفر ثابت کرتے ہین انہون کے نام لینے والون کو پیر پرست نبی پرست کہتے ہین کیونکہ یہہ آیت
تو یارسول اللہ یا علی یاحسین یا پیران پیر کہنے والون کے شان مین نہین آئی نا کسی تفسیر والے نے
بہی اس آیت کے ایسے معنے لکھے ہین نا اس آیت سے یارسول اللہ یا علی یاحسین کہنے سے کسی کا کفر شرک
سمجھا جاتا ہی جیسا کہ وہابیون نے سمجھا ہی جب تک کوئی زبان سے انہونکو خدا نا کہے یا دل سے
خدا نا سمجہے یعنے اگر کوئی کسی نبی کون یا اصحاب یا اولیا کون خدا یا خدا کا بیٹا کہے یہود نصاری جیسا
تو البتہ کافر مشرک ہوگا اس آیت کا مطلب یہی ہی بلکہ یہہ آیت تو کافرون مشرکون کی شان مین
آئی ہی کہ کفار بتون کو خدا کہتے تھے کیونکہ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ سے وہ لوگ
مراد ہین جو خدا کی سوا دوسریکو خدا پکارتے یعنے خدا کہتے ہین اور یہہ سب جانتے ہین کہ اسطرح کے کلام
کوئی مسلمان کلمہ گو نبیون اصحابون اولیاؤن وغیرہ کی حق مین نہین کہتا یعنے پروردگار کی وحدانیت
مین اب زمانے مین آکے جیسا کسیکون شک نہین اگرچہ بعضے جاہل اپنے جہالت سے اور کلمہ کفر کے
بہت بہی بکتے ہین لیکن خدا کسی کو نہین کہتے اگر بالفرض کوئی نادان اپنے جہالت سے کسی نبی یا اصحاب
یا اولیاؤن کو حضرت علی یا حضرت امام حسین کون خدا کہے یا خدا کے برابر سمجہے لیکن تو بہی ان وہابیونکا
مطلب موافق قرآن حدیث کے کہین نہین ثابت ہونے کا یعنے کوئی عالم یا عاقل حضرت علی حضرت
امام حسین کون یا کسی نبی یا اولیا کون کافر جیسا ہرگز نہین کہنے کا اگرچہ انہو کے خدا کہنے والے کون بر کوئی

کافر مشرک کہیگا اب اس آیت سے تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ یا رسول اللہ یا علی یا حسین یا پیران
پیر کہنا ہرگز شرک اور منع نہین جیسا کہ زید موئی یا جیتی کون غایب یا حاضر کون پکارنا یعنے زید
وازیدیا زیداہ وا زیداہ کہنا شرک اور منع کوئی عالم کوئی تفسیر حدیث والا نہین کہتا کیونکہ معنی
لفظ یا کی اور لفظ یدعوا کی ایک ہین یعنے یا رسول اللہ کہنا اور ادعو رسول اللہ کہنا دونو برابر
ہی اس آیت وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ سے وہ لوگ مراد ہرگز نہین جو لوگ خدا کے نام کے
سوا دوسرون کے نام لیکر پکارتے یعنے یا رسول اللہ یا علی یا حسین کہتے ہین جیسا کہ وہابیون نے
سمجھا ہی یارو تمام قرآن مین جس جگہہ لفظ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ کا ہی اوسکے
یہہ معنے ہین جیسا کہ ذکر کیا اگر کسیکون اس آیت کے معنے مین شک ہو تو تفسیر بیضاوی حسینی
مدارک بین دیکھ لیوے جہوٹون کو جوتی مارو **بیت** وہابی ہیچیا جہوٹے ہین یارو ؛؛ تڑاتڑ
جوتیان جہوٹون کو مارو ؛؛ اگر بالفرض خدا کے نام کے سوا دوسرونکے نام کون پکارنا
شرع مین شرک ہوتا تو دنیا مین مسلمان ہونا مشکل ہوتا کیونکہ سوا نام لینے اور پکارنے کے
ایک دوسرون کے کاربار آدمی کا نہین چلتا باوجود اسکے یہہ تکلیف ہی حد سے زیادہ دین محمدی
مین اور اللہ تعالے نے تمام تکلیف حضرت کے دین سے اٹھالی ہی آیت یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا
یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ یعنے اللہ تعالی چاہتا ہی آسانی واسطے تمہاری امت ان محمد اور نہین چاہتا واسطے
تمہارے تکلیف خلاصہ اس آیت والذین یدعون من دونہ کا یہہ ہی جو کوئی نبیون اصحابون
اولیاؤن وغیرہ کون خدا کہے یا خدا جانے تو بیشک اس آیت کے معنے مین داخل ہوگا یعنے کافر ہوگا
اگرچہ لفظ یا سے پکارے یا نہ پکارے اگر کوئی انہون کو خدا نا کہے نا جانے خالی از روئے محبت وغیرہ کے

لفظ

لفظ یا سے پکارے یعنے یا رسول اللہ یا علی یا حسین یا پیران پیر کہے تو کچھہ شرک اور منع نہین ایسی
لوگون کو منع کرنے اور مشرک کہنے ولے جہوٹے آپ مشرک ہین یاروان وہابیون کے جہوٹھہ
فریب شیطانی کی معلوم کرنیکی نشانی یہہ ہے جو اگر کوئی مسلمان ان وہابیون کے آگے خدا کے دوستونکا
نام لیا یعنے یا رسول اللہ یا علی یا حسین یا پیران پیر کہتا ہے تو انہونکون کسقدر برا لگتا ہے کہ منہہ
انوہابیون کے کالے ہوجاتے ہین مارے دشمنی حسد کی نبیون اصحابون اولیاؤن کے حقمین بہی
بے ادبی کے باتین بول جاتے ہین انہون کے نام لینے والون کو کافر مشرک کہہ جاتے ہین پہر جاہلون
کو فریب سے یون سمجہاتے ہین کیون تم لوگ خدا کو چہوڑکر نبیون اصحابون اولیاؤن کے نام ہر وقت
لیتے ہو اور اگر کوئی ان وہابیون کے آگے خدا کے دشمنون کے یعنے دنیادارون کی باتین کرتا ہے یا کوئی
جہوٹھہ یا غیبت یا بباج یا زنا یا غیر شرع باتین کرتا ہے تو کچھہ ان وہابیون کو برا نہین لگتا جیسا کہ
نبیون اصحابون اولیاؤن کے نام سے انہون کو برا لگتا ہے بلکہ آپ بہی راتدن کتنا جہوٹھہ اور غیر
شرع باتین دین لین مین بولتے ہین لیکن اسوقت تو کچھہ ان وہابیون کو خدا یاد نہین آتا اور ایسے لوگونکو
اتنا بہی نہین کہتے کہ تم گمراہی اور غیر شرع کی باتین ہمارے آگے مت کرو یا رو حیف اور لعنت ہے او
عقل پر جو کوئی دنیادار و بباج خور و بے نماز و شراب خور و زناکار و بے دینون کے ساتہہ محبت
رکہے اور انہون کے نام تعظیم عزت سے لیوے دنیا کے لئے انہون کے تعریف خوشامد کرے انہونکے
گہر کے کہانے کون پاک حلال جان کر خوشی سے کہاوے اور نبیون اصحابون اولیاؤن کے نام مارے
عداوت کے بے ادبی سے لیوے بلکہ انہون کی حقارت نشانی توحید اور ایمان کی جانے انہون کے
نام لینے والون کو مشرک کہے اور کہانے گیارہوین اور مولود شریف کے کون حلال جان کر نکہاوے

نکرے بلکہ کرنے والون کو بھی منع کرے نعوذ باللہ منہا ؛ **بیت**

اللہ کے دشمنونکا ہو قائل و ستون کا جو ہو — حیف ہے اوسکی عقل کو ن کیونکہ وہ ملعون نہو

باب دوسرا

اگر یہہ وہابی حضرت علی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما کون تشبیہ دیناہے یعنے حضرت علی حضرت امام حسین کو ن ہر ہر معاویہ جیسا کہنا حدیث سے درست کہتے ہین تو بہی جہوٹے ہین کیونکہ ایسی حدیث کتابون مین کہین نہین کہ جسمین حضرت علی حضرت امام حسین کو ن یا کسی نبی یا اولیا کو ن کافرون جیسا کہنا درست ہو ہان انہون کی فضیلت بزرگی کی حدیثین تو بہت ہین جیسا کہ سب مسلمانون دینداران کو بھی معلوم ہے بعضے ان حدیثون مین سے یہہ ہین حدیث حُبُّ اَهْلِ بَيْتِي مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ یعنے پیغمبر خدا صلعم فرمائے دوستی میرے اہل بیتکی مثل کشتی نوح علیہ السلام کے ہے جو کوئی سوار ہوا اوس کشتی پر تو نجات پایا جو کوئی کہ خلاف کیا تو غرق ہوا حدیث اَللّٰهُمَّ اِنَّهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ یعنے پیغمبر خدا فرمائے اے پروردگار میری اہل بیت میرے سے ہین اور مین انہون سے ہون حدیث حُبُّ اَهْلِ بَيْتِي وَاجِبٌ عَلَى اُمَّتِي یعنے فرمائے پیغمبر خدا صہ دوستی میری اہل بیت کی واجب ہے میرے امت پر مراد اہل بیت سے حضرت علی حضرت فاطمہ امام حسن امام حسین اور ازواج مطہرہ یعنے بی بیان پاک حضرت کی ہین صلوۃ اللہ علیہ والہ واہل بیتہ واصحابہ اجمعین ؛ حدیث هُمَا رَيْحَانَتِي مِنَ الدُّنْيَا یعنے حضرت فرمائے امام حسن امام حسین دو پہول خوشبو میرے ہین دنیا سے حدیث اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ یعنے امام حسن امام حسین دونون سردار ہین جنت کے جوانہون کے حدیث هٰذَانِ اَبْنَائِي وَاَبْنَاءُ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُمَا۔ یعنے حضرت فرمائے یہہ دونو فرزند میرے ہین
اور فرزند میرے فاطمہ کے ہین خدایا دوست رکھتا ہون مین ان دونون کو تو بھی دوست رکھہ ان
دونون کو اور دوست رکھہ انہو کی رکھنے والے کون بھی حدیث مَنْ اَحَبَّنِیْ وَاَحَبَّ هٰذَیْنِ
وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّةِ۔ یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی دوست رکھتا
ہے میرے تین اور دوست رکھتا ہے امام حسن امام حسین کو حضرت علی حضرت فاطمہ کو تو ہوگا میرے
ساتھ جنت مین حدیث عَلِیٌّ بَابُ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ کَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ کَانَ
کَافِرًا۔ یعنے پیغمبر خدا فرمائے علی دروازہ مغفرت کا ہے جو کوئی دروازہ کے اندر آیا اور متابعت کیا
مومن ہے جو کوئی اس دروازہ سے باہر گیا اور نافرمانی کیا کافر ہے حدیث اَلنَّظَرُ اِلٰی عَلِیٍّ عِبَادَةٌ
یعنے حضرت فرمائے دیکھنا حضرت علی کتین عبادت ہے حدیث مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ
یعنے پیغمبر خدا فرمائے جسکا مین مولا ہون علی اوسکا مولا ہے جو کوئی میرے تین دوست رکھے
اور حضرت علی کتین دوست رکھے یعنے محبت علی کی فرض ہے جیسا کہ محبت رسول اللہ کی فرض
ہے دشمنی علی کی حرام ہے جیسا کہ دشمنی رسول اللہ کی حرام ہے عَلِیٌّ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ رَاْسِیْ مِنْ بَدَنِیْ
یعنے پیغمبر خدا فرمائے علی سر جیسا ہے بدن میرے سے حدیث حُبُّ عَلِیٍّ وَاجِبٌ عَلٰی اُمَّتِیْ یعنے
حضرت نبی فرمائے محبت علی کی واجب ہے میری امت پر یاد و نشانی محبت کی بہت ہین پہلی بڑی نشانی
محبت کی یہہ ہے کہ اپنے مال جان کون انہوں کے نام پر خرچ کرنا مثل اصحابون اولیاؤن کے اوسکے بعد
دوست انہو کا دوست اپنی جان کا سمجھنا دشمن انہو کا دشمن اپنی جان کا سمجھنا اور بہتیون اصحابون
اولیاؤن کے نام لینے اور تعریف کرنے والے سے محبت رکھنا انہو کی نام تعریف سنکے خوش ہونا

ہر وقت انہون کا نام لینا یہہ بہی ایک محبت کی نشانی ہے کیونکہ یعنے محبت کی ہر وقت کسی کا نام لینا
ہر کسی کو بھاری ہوتا ہے ۔ حدیث مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ یعنے جو کوئی محبت
رکھتا ہے کسی کی پس وہ بہت لیتا ہے ہر وقت نام اسکا یہہ حدیث بیچ فضیلت تمام دوستون
خدا تعالی کے ہے قَالَ اَبُو دَرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ دَاوٗدُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ
وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاۗءِ
الْبَارِدِ یعنے ابو درداء اصحابی حضرت کے فرماتے ہین کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حضرت داود علیہ السلام
کہتے تھے الٰہی مانگتا ہون مین تیرے سے محبت تیری اور تیرے دوستون کی اور مانگتا ہون مین
محبت اس کام کی کہ جس سے پیدا ہووے محبت تیری الٰہی محبت تیری زیادہ دے مجھکون میری نفس
اور اولاد سے اور ٹھنڈی پانی سے حدیث عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلُ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ لِجِبْرِیْلَ نَادِ فِیْ اَھْلِ السَّمَاۗءِ
وَالْاَرْضِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْہُ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یُلْقٰی حُبُّہٗ فِی الْاَرْضِ وَیَقَعُ
اِسْمُہٗ فِی الْمَاۗءِ فَیَشْرَبُہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰہُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلُ اَنْ یُّنَا
دِیَ بِالْعَکْسِ فَیُبْغِضُہُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ یہہ حدیث مشکوۃ کی ہے یعنے روایت ہے
ابی ہریرۃ سے کہ فرمایا ہے رسول اللہ نے جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کون اللہ تعالی تو حکم
کرتا ہے جبرئیل کون کہ پکار کر کہہ تون بیچ آسمان زمین کے کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے فلانے
بندے کون پس تم بہی دوست رکھو اسکو یہی سبب ہے کہ پڑتی ہے محبت اوسی بندے کی تمام روئے

زمین مین پڑتا ہے نام اسکا پانی مین پسند کرتے ہین اوس بندے کو سب نیک بد اور جب اللہ تعالیٰ
اپنا قہر غضب کرتا ہے کسی بندے پر تو پکارتا ہے جبرئیل امین آسمان زمین مین کہ فلانا بندہ خدا کا
دشمن ہے تم بہی اوس بندے سے دشمنی رکھو یہی سبب ہے کہ دشمنی رکھتی ہین اوسکے نیک بد یارو
جس بندے کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور فرشتے اسکے تو دوست رکھتے ہین آدمی کو سب
مخلوقات خدا کے سوا مشرکون کافرون منافقون کے اب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہہ وہابی
اور انہون کے سچانے والے بہی مشرکون منافقون کافرون سے ہین دو دلیل سے ایک تو یہہ
ہے جو لوگ کہ تمام قرآن حدیث تمام مسلمان عام خاص تمام روئے زمین کے انہون کی فضیلت
عزت پیروی محبت پر حضرت کے وقت سے بلکہ حضرت آدم سے تا ابتک بلکہ قیامت تک
گواہ شاہد ہون ایسے شخصون یعنے نبیون اصحابون اولیاؤن مجتہدون کے حق مین تو یہہ
وہابی لوگ مارے دشمنی کے کیسی بے ادبی حقارت کی باتین بولتے ہین یعنے انہون کو کہتے ہین
کہ وہ آپ محتاج ہمارے جیسے بشر ہین کسیکی کیا مدد کرینگے کرامت اولیائے موقوف عمل پر ہے
اگر ہم بہی عمل کرین تو انہون کے جیسے اولیا ہو جاوین چارو مذہب بہی حضرت کے بعد نکلے ہین یہہ
بدعت ہین انہون کی تابعداری کرنا کچھ ضرور نہین فقہ کا علم اور بڑی تفسیرین بہی پڑہانہ چاہیے
کیونکہ اسمین بہت باتین قرآن حدیث سے کم زیادہ بہی ہین کہ علماؤن نے اپنی عقل سے بولین
ہین بلکہ ترجمہ قرآن حدیث پڑہنا ضرور ہے کیونکہ اصل علم قرآن حدیث کا ترجمہ ہے اسکے سوا دوسرا
سب زیادہ ہے زیادہ کچھ اعتبار نہین اور حضرت علی حضرت امام حسین کون بر بر معاویہ کو بیجا
کہتے ہین الغرض ایسی اور بہی بہت باتین کفر کی بکتے ہین کہ نعوذ باللہ منہا بلکہ یہہ وہابی کافرون

مشرکون سے بہی بدتر ہین کو ایسی باتین بے ہودے اور کلمہ کفر کے بکتے ہین پہر آپکون مسلمان اور سچا جانتے ہین دوسری دلیل وہابیون کی کفر نفاق کی یہہ ہے جو لوگ انہون کی فضیلت تو قران حدیث مین کیا ہوگی بلکہ جب سے کہ ان وہابیون کی بڑون نے یہہ مذہب شیطانی قبول کیا ہے تا اتبک ان وہابیون کے گمراہی پر اور انہون کے مذہب کے جہوٹھہ پر تمام علما مسلمان سنت جماعت کے گواہ شاہد ہین ایسے لوگون یعنے مولوی اسماعیل عبد الحی سید احمد کون اور انہون کے تابعدارون کون تو اب یہہ وہابی سچا حق پر جانکو انہون کی محبت تعظیم عزت اور پیروی کرنے لپنے پر فرض ایمان کی نشانی سمجہہ لی ہے جیسا کہ مذکور ہوا یاد یہان ذرا انصاف کرنا یعنے مسلمانون کے بڑون کے مرتبے کو یعنے حضرت رسول اللہ حضرت علی حضرت امام حسین امام اعظم امام شافعی امام مالک امام احمد حنبل وغیرہ کی مرتبے کون اور وہابیون کے بڑون کے مرتبے کون یعنے مولوی اسماعیل عبد الحی سید احمد وغیرہ کے مرتبہ کون ملا کر دیکہنا کہ کون سچے کون جہوٹے ہین کسکا مرتبہ زیادہ کسکا کم ہے کسکی تعظیم عزت پیروی کرنی مسلمانون پر فرض واجب ہے کسکی نہین :

بیت

وہابی بیجا جہوٹے ہین یارو ۔ تراتر جوتیان جہوٹون کو مارو ۔ اب بڑی افسوس کی بات ہے جو کوئی مسلمان ان وہابیون کے فریب شیطانی کون نا سمجہے پہر انہون سے محبت کرے انہو کی نصیحت پر ایمان لاوے کیونکہ یہہ نصیحت انہون کی نہین بلکہ یہہ تمام انہو کا فریب شیطانی ہے کہ ابلیس جیسا کیسے کیسے فریب سے لوگون کون نصیحت کرتی ہین کہ کسی اصحاب یا تابعین یا کسی مجتہد نے بہی مسلمانون کافرون کون ایسی نصیحت نہین کی کہ جسمین نبیون اصحابون اولیاؤن کو کافر و مشرکون سے تمثیلین شالین دیکر لوگون سمجہایا ہو وہابیون جیسا باوجود اسکے کہ وہ لایق تہے

بلکہ اصحابون کا تو یہہ حال تھا جو چیز حضرت کو پیاری ہوتی تو اصحاب اس چیز سے محبت کرنے
اپنا دین ایمان جانتے تھے جیسا کہ حضرت رسول اللہ کو بلیون سے محبت تہی تو حضرت
ابا ہریرہ بہی بلیون سے ایسی حد سے زیادہ محبت کرتے تھے کہ انہون کی کنیت اور نام بہی ابا
ہریرہ ہو گیا یعنے بلیون کا باپ اصلی نام انہو کا تو ابتک ایسی ویسی پہڑنے والون کو معلوم بہی نہین
یاروا ب دریافت کرنا کہ جب اصحاب حضرت کے خاطر بلیون سے اتنی محبت کرین پہر ایسے لوگ
حضرت علی حضرت امام حسین کون کیسے کافرون سے تشبیہ دینگے یعنے کبھی نہین دینے کے عزیزو
اصحابون کا تو اللہ نے بہت بڑا مرتبہ کیا ہے کسیکون طاقت نہین کہ کوئی انہون کے ایمان صدق
محبت مین برابری کر سکے بلکہ حضرت کی زمانے کی کتون کی محبت اور ایمان کو بہی پونچنا اب
محال ہے جیسا کہ حدیث مین مذکور ہے کوئی ایک شخص تہا کہ جب وہ حضرت کی مجلس مین آتا تہا
تو کتا یہودیکا رستے مین اوسکو کاٹتا تہا الغرض ایک دن وہ کتا اوسکو ایسا لگا کہ پاؤن اسکا
کاٹ کہایا کپڑے بہی اسکے پہاڑ ڈالے اسنے حضرت کے پاس فریاد کی کہ یا رسول اللہ فلانے یہودی کو
آپ فرماؤ تا کہ اپنے کتے کون باندہ رکھے کہ ہر وقت مجکو کاٹتا ہے پس حضرت اسکے ساتہہ
یہودی کے گہر تشریف لیگئے اتفاقاً وہ یہودی رستے مین ملگیا حضرت نے کہا اے یہودی تیرے
کتے کو باندہ رکہہ کہ ہمارے اصحابی کون ہر وقت کاٹتا ہے تب یہودی نے کہا یا رسول اللہ
میرے کتے کی عادت ناحق کاٹنے کی نہین مگر جو اوسکو ایذا دیتا ہے تو البتہ اوسکو کاٹتا ہے اگر
اگر آپ نبی سچے ہو تو چلو میرے کتے سے پوچہو کہ تیرے اصحابی کو کیون کاٹتا ہے الغرض حضرت
اور اصحابی اور وہ یہودی تینون ملکر کتے کے پاس گئے جب کتے نے حضرت کا چہرہ مبارک دور سے

دیکھا تو نزدیک اگر دنب ہلانے لگا جب اس شخص کو دیکھا تو اسکے کاٹنے کو دوڑا تب حضرت نے
کہا ای کتے کیون ہمارے اصحابی کو کاٹتا ہے تو اللہ تعالی نے کتے کو زبان دی کتا زبان فصیح سے
بولنے لگا یا رسول اللہ میری عادت ہرگز کاٹنے کی نہین میرے پر سے ہزاران ہزارون آدمی چلے جاتے
ہین لیکن مین کسیکون ایذا نہین دیتا اس شخص کون اسواسطے کاٹتا ہون کہ یہ حضرت ابابکر صدیق حضرت
عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے دشمنی رکھتا ہے مارے عداوت کے اسنے اپنے گھر کے دروازے پر صورت
حضرت ابابکر صدیق حضرت عمر رضہ کی بنا رکھی ہے کہ آتے جاتے اوس پر تھوکتا ہے یا رسول اللہ
آپ اسکے گھر مین جا کر دیکھو اگر مین جھوٹھ کہتا ہون تو پھر آپ جو چاہو سو میرے سے کرو الغرض
حضرت اسکے گھر کون جا کر دیکھا تو مقرر ایسا ہی تھا جیسا کہ کتے نے کہا تھا تب حضرت نے اوس
شخص کون کہا توبہ کر تا بخشے تیرے تئین اللہ تعالی اوسنے توبہ کی پھر فی الفور مسلمان ہوا یہودی بھی یہہ
حال دیکھکر مسلمان ہو گیا راوی اس معجزے کی حضرت علی ہین اگر جسکون شک ہو تو شمائل محمدی
مین دیکھ لے ای دیندارو اس معجزے مین کتنے اشارے اور نصیحتین ہین اول ان وہابیون کے
طرف اشارا ہے کہ یہہ وہابی لوگ کتون سے بھی خراب ہین جو نبیون اصحابون اولیاون کی گستاخین
بلکہ فی بے ادبی کی باتین بولتے ہین دوسرا اشارا ہے طرف مسلمانون سنت جماعت کے کہ لازم
ہے سب مسلمانون کون بیچ محبت نبیون اصحابون اولیاؤن کے اور بیچ دشمنی کرنے ساتھہ
دشمنون انہون کے کتون سے بھی کمتر نہ ہون تیسرا اس معجزہ مین رد ہے ان وہابیون کے
جھوٹھی باتون کا کہ حضرت کی شان مین بکتے ہین کہ حضرت رسول اللہ کون تو جبرئیل امین کے
کہنے سے غیب کی باتین معلوم ہوتی تھین سو کہنے جبرئیل کے حضرت کون تو کچھ خبر نہ ہوتی تھی ۔

یارو اب اس بات پران وہابیون کو جوتی مارنا چاہیے کیونکہ یہہ وہابی بیحیا اندہے جاہل
بے وقوف یہہ نہین جانتے کہ جو علم اور معرفت قدرت اور حکمت عقل اور فہم عزت اور شرافت
شوکت اور حشمت قرب اور فضیلت اللہ تعالی نے حضرت کون عطا کیا ہے جبرئیل امین کی کیا طاقت
ہے کہ حضرت کی برابری کر سکے بلکہ حضرت جبرئیل امین تو حضرت رسول اللہ کے کمترین خادمون سے ہے
ہین جیسا کہ مولانا حضرت جامی رحمۃ اللہ فرماتے ہین ؎ **بیت** عرش ست کمین پایہ ایوان
محمد ؎ جبرئیل امین خادم دربان محمد ؎ در حریم حرمی خاص تو جبرئیل امین ؎ کمتر از بندۂ
درگاہ تو ویسی قرنی ؎ جیسا کہ معراج کی رات کا ذکر ہے کہ جب حضرت سدرۃ المنتہی پر پہنچے تو
جبرئیل آگے چلنے سے رہ گئے تب حضرت نے کہا کیون تم میرے ساتہہ آگے نہین چلتے جبرئیل نے
کہا یا رسول اللہ میری طاقت نہین کہ مین اسجگہہ سے آگے چلون اگر مین ایک بال برابر آگے چلون
تو تجلی پروردگار کی میرے پر جلا دے گی حضرت نے کہا میرے خاطر ایک قدم تم آگے چلو الغرض
جبرئیل موجب فرمودہ حضرت کے ایک قدم حضرت کے ساتہہ آگے گئے وہ ایک قدم ستر ہزار
برس کا رستا تھا پھر جبرئیل نے کہا اب مین بہت تھک گیا ہون آگے چلنے کی مجکون کچہہ طاقت نہین ہے
لیکن اب مین حیران ہون یا رسول اللہ آپنے تو یہہ رستا نہین دیکھا آگے کیا جاؤ گے حضرت نے
جانا کہ جبرئیل کے خیال مین ہے کہ اسکون کچہہ خبر نہین مین اس جائے پر لایا ہون تب حضرت نے
کہا اے جبرئیل جب تون خدا کے حکم سے براق لیکر کے میری طرف آتا تھا تو رستے مین کوئی عجائب
تماشا بہی تونے دیکھا تھا جبرئیل نے کہا ہان یا رسول اللہ مین نے چار مرتبے ایک طاؤس یعنے مور کو
دیکھا کہ اوپر سے نیچے کو جاتا تھا نیچے سے اوپر کون جاتا تھا حضرت نے کہا وہی تھا کہ اپنے

کہ اپنے پروردگار کے ساتھہ راز نیاز کرتا تھا اور کھتا تھا الٰہی میرے تئین بلواتا تون جو کچھہ
مین کھونگا سو قبول کروگے فرمان ہوا جو کچھہ تم کھوگے مین وہ قبول کرونگا لیکن ای حبیب میرے
تم آوُ جبرئیل نے یہہ بات سنکر خاموش ہوگئے پھر کچھہ نہ بولے یار و جواب وہابیونکے ایسی
باتون کا یہہ ہی کہ اب انہون سے پوچھنا کہ اوس کتے لوگ کیا معلوم ہوا کہ اس شخص نے
تصویر حضرت ابابکر صدیق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے گھر کے دروازے پر بنا رکھی ہی
کہ آتے جاتے اوسپر تھوکتا ہی اگر وہابی کہین کہتے کون آپسے معلوم ہوا تھا تو یہہ جھوٹے
ہین کیونکہ یہہ غیب کی بات ہی کہتے کون آپ سے آپ کیسی معلوم ہوگی اگر وہابی کہین کہ
اس کہتے کون وحی سے معلوم ہوا تھا تو بھی جھوٹے ہین کیونکہ وحی بنیون کے سوا کسی آدمی پر
نہین آئی کہتے پر تو کیسی آئی تھی اگر وہابی کہین کہ اللہ تعالیٰ نے کہتے کون اپنے قدرت سے معلوم
کروایا تھا ہان یہہ بات انہو کی سچ ہی لیکن یہہ وہابی بڑے احمق ہین کہ اپنے منہہ سے آپ
جوتی کھاتے ہین اسواسطے جب اللہ تعالیٰ کو یہہ وہابی ایسا قادر جانتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے قدرت
کاملہ سے کسون کو غیب کی باتین معلوم کرواسکتا ہی تو پھر کیون وہابی بنیون اصحابون
اولیاؤن کی باتون پر بے ایمان ہوجاتے ہین اگر اللہ تعالیٰ اپنے دوستون کو غیب کی باتین
بتاوے تو کیا عجب ہی یعنے بنیون اصحابون اولیاؤن کے حقین بھی ایسا کیون نہین جانتے
کہ اللہ تعالیٰ انہونکو معلوم کرواتا ہی **فائدہ** غیب لغت مین پوشیدہ چیز
یا باتکو کھتے ہین اور شرع مین معلوم کرنا کوئی چیز یا بات پوشیدہ کون بغیر واسطے کے کھتے
ہین اور غیب کی بات کرنا دو قسم کی ہی ایک یہہ ہی کہ کوئی چیز یا بات پوشیدہ کون

معلوم کرنا بغیر واسطے کے یا روا سیکا نام شرع مین غیب ہے یہی غیب خاصہ اللہ تعالی کا ہے
یعنے پوشیدہ چیز یا بات کو بغیر واسطے کے اللہ تعالی کے سوا کوئی نہین جانتا اگر کوئی منہہ سے
کہے کہ مین غیب کی بات یعنے پوشیدہ بات کو بغیر واسطے کے جانتا ہون وہ اور اسکا سچا جاننے
والا دونو کافر ہین یہی مضمون ہے شرح عقاید کا دوسرا قسم یہہ ہے کہ کوئی بات یا چیز پوشیدہ
کو کسی واسطے سے معلوم کرنا اس قسمکو شرع مین ہرگز غیب نہین کہتے غیب کی بات
کرنا واسطے سے یہہ بہی دو قسم ہے ایک صحیح ایک فاسد پھر صحیح بہی دو قسم ایکہ معتبر ایک
غیر معتبر اور واسطے صحیح معتبر کے یہہ ہے کہ کوئی شخص پوشیدہ بات کون خاص اللہ تعالی کے واسطے
سے کہے واسطے اللہ تعالی کا بہی بہت قسم ہے جیسا کہ نبیون کا معلوم کرنا خبر دینا غیب کی باتونکا
کبہی تو یہہ خاص معلوم کروانے ذات علام الغیوب کے ہوتا ہے یعنے بغیر واسطے جبرئیل وغیرہ ∴
فرشتون کے اللہ تعالی کبہی نبیون کو غیب کی باتین بتاتا ہے کبہی تو جبرئیل امین وغیرہ فرشتونکے
واسطے سے ہوتا ہے نبیون کی شرافت کے لیے جیسا کہ اللہ تعالی قرآن مجید مین خبر دیتا ہے
آیتہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهِ مَنْ يَّشَاءُ
یہہ آیت لن تنا کے آدہے پر ہے یعنے نہین شان اللہ تعالی کا تا کہ ظاہر کرے تم لوگون پر غیب کو
مگر جسکو پسند قبول کرتا ہے اپنے رسولون سے اوسکو یعنے رسول اللہ کو تو البتہ جتنا قدر
چاہتا ہے غیب کی باتین بتاتا ہے آیت عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا
مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَّسُولٍ ∴ یہہ آیت سورہ جن کے آخر مین ہے یعنے اللہ تعالی جاننے والا غیب کا
ہے پس وہ نہین ظاہر خبردار کرتا اپنے غیب پر کسیکون مگر جس پر راضی ہوتا ہے اپنے رسول

سے یعنے حضرت محمد رسول اللہ پر تو البتہ جتنا قدر چاہتا ہے غیب کی باتین ظاہر کرتا ہے اس
مضمون کی آیتین اور بھی بہت ہین سبب تطویل کے مذکور نا ہوئی جیسا کہ آیت ذٰلِکَ
مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے یہہ خبرین غیب کی ہین بتاتے
ہین ہم تیرے تئین یا رسول اللہ آیت اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنے ہر یک نبی لوگونکو
کہتے تھے جو باتین اللہ تعالی کے راز اور غیب کی ہم جانتے ہین تم نہین جانتے اسیطرح جب حضرت
لوگون کو غیب کی یعنے انہون کے دلون کی باتین بتاتے تھے تو لوگ تعجب ہو کر کہتے تھے مَنْ
اَنْبَاکَ ہٰذَا یعنے کسنے بتائی ہے تمکون یہہ بات ہماری دلکی تب حضرت رسول اللہ فرماتے تھے
نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ یعنے خبر دی اور بتلایا ہے میرے تئین اللہ تعالی نے جو جاننے اور
خبر دینے والا ہے اور وحی یعنے حضرت جبرئیل امین حضرت آدم علیہ السلام پر دس مرتبے
آئے تھے حضرت نوح علیہ السلام پر تیویس مرتبے حضرت یوسف پر چار سو مرتبے حضرت موسے
پر چار سو بیس مرتبے حضرت عیسی پر دو سو بیس مرتبے حضرت محمد رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہم اجمعین
پر دس ہزار اور بیس مرتبے حضرت جبرئیل امین آئے تھے کبھی معلوم کرنا نبیونکا غیب کی باتونکو
علم لدنی اور کشف سے ہوتا ہے اسیطرح اصحابون مجتہدون اولیاؤن کا بہی معلوم کرنا غیب
کی باتونکو کبھی کشف سے کبھی مراقبے سے کبھی علم باطنی سے ہوتا ہے الغرض یہہ سب قسم مذکور
یعنے نبیون اصحابون اولیاؤن کا معلوم کرنا اور بتانا غیب کی باتونکو اللہ تعالی کے علم حکم
ارادے مرضی سے باہر نہین اور حکم اس قسم کا صحیح معتبر مذکور کا بیچ شرع کے یون ہے کہ تمام مسلمانونپر
بلکہ تمام عالم پر جن انس ہر آن فرض واجب ہے کہ نبیون اصحابون اولیاؤن کے کہنے پر ایمان

اور یقین لاوین اونکی باتون کو سچا جانین اگر کوئی انہون کی باتون سے انکار کرے یا شک لاوے تو بیشک وہ کافر اور فاسق اور مردود ابدی ہے اور قسم صحیح غیر معتبر کا یہہ ہے کہ کوئی شخص بات پوشیدہ یا آیندہ کے سوا واسطے اللہ تعالیٰ کے کسی دوسرے کے واسطے سے کہے جیسا کہ لوگ آپسمین بولتے ہین کہ ہین کل فجر کون سورج نکلے کے بعد تیرے پاس آؤنگا یا چار مہینے کے بعد تیرا مال دیونگا الغرض ایسی باتین اور بہی بہت ہین کہ عام خاص محاورے یعنے اپنے بولی مین بولتے ہین لیکن لوگ یہہ نہین جانتے کہ کل تک یا چار مہینے تک ہم بیشک جئینگے یا نہ سورج بہی کل کون مقرر نکلیگا یا نہین کیونکہ یہہ سب باتین غیب کی ہے انجام اوسکا خدا کے سوا کوئی نہین جانتا مگر لوگ ساتھ واسطے عادت کے ایسی باتین کہتے ہین یعنے ہر روز دیکھتے ہین کہ فجر کو اوٹھکر اپنے کاروبار کون جاتے ہین اسیطرح وعدہ اور مدت بہی اپنے دین لین مین ہمیشہ کرتے ہین اسیطرح اور باتین بھی ہر کسی واسطے یا قرینے سے لوگ بولتے ہین **سوال** اگر وہابی کہین کہ تم شرع کی بات کرتے ہین تم لوگون کی باتین بتلاتے ہو اونکا کیا اعتبار ہے **جواب** جہوٹے ہین کیونکہ یہہ باتین عام خاص کی نہے موافق شرع کے ہین شرع کی باتون کا اعتبار نکرنے والے جاہل مردود ہین جیسا کہ کوئی مہینے یا دو مہینے کی مدت پر کسی سے مال لیوے یا دیوے تو شرع مین اوسکا یہہ لینا صحیح اور اوسکا بیع شرع ہی صحیح ہے اور ایسی کہنے سے کوئی کافر یا مشرک نہین ہوتا اگر ایسا بولنا شرع مین منع شرک ہوتا یا اوسکا کچھ اعتبار نا ہوتا تو یہہ بیع شرع یعنے دین لین اسکا فاسد ہوتا حالانکہ یہہ بات غلط ہے اور حکم اس قسم صحیح غیر معتبر کا مذکور یہہ ہے کہ ایسی بات کرنا شرع مین سا تیر صحیح ہے لیکن دلمین ایسی بات کے برابر ہونے مین شک جانے یعنے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو یہہ بات

برابر ہوگا اگر یہ تو نہ ہوگا اگر کوئی مسلمان ایسی بات کرتے وقت لفظ انشاء اللہ کا بولے تو بعت
بھتر ہے تا زبان اوسکی موافق دل اسکے ہو جاوے قسم فاسد کا یہہ کہ کوئی بات یا چیز پوشیدہ
یا آیندہ کے اوسی واسطے سے کہے کہ شارع نے یعنے رسول اللہ نے اوس واسطے کو منع اور منسوخ
کیا ہو جیسا کہ علم نجوم اور جادو کا کیونکہ نجومی لوگ بھی رمل اور حساب کے واسطے سے کبھی کبھی باتین
غیب کی بتاتے ہین لیکن اسواسطے کو یعنے علم نجوم کو حضرت نے منسوخ کیا ہے اسیواسطے اب علم نجوم
کی باتون پر یقین لانا نہ چاہئے مگر کتنے ایک باتین علم نجوم کی ہین کہ اوتنا قدر علم نجوم کا پڑھنا اور
اسپر یقین لانا ہر مسلمان کو ضرور ہے جیسا کہ قبلہ اور وقت نماز کا پہچاننا خاصہ بادل کے دنون مین
ساعت نیک بد کو ن معلوم کرنا واسطے نکاح کرنے یا سفر کی جانے کی یا شروع کرنے کسی اور کار
خیر کی اسکے سوا اور باتین علم نجوم کی کو ن سچا ناکفر ہے جیسا کہ خبرین آسمانون کی یا پوشیدہ
یا آیندہ کی دینا نجومی بھی اگر منہہ سے کہے کہ مین غیب کی بات جانتا ہون تو بیشک یہہ بھی کافر ہے
اگر نجومی ایسا منہہ سے نہ بولے تو کچھہ مضایقہ نہین اسیطرح جادوگر بھی ساتھہ واسطے شیطانون کے کبھی کبھی
باتین غیب بتاتے ہین لیکن یہہ واسطہ بالکل شرع مین مردود غیرمعتبر ہے اسیواسطے جادو کرنے والے
اور انہون کے سچانے والے کافر ہین اسیطرح مدد بھی سمجھنا چاہیے کہ مدد لغت مین یاری کرنے کو
اور استمداد یاری مانگنے کو کہتے ہین جان تو مدد اور استمداد شرع مین دو قسم ہے ایک مستقل ایک
غیر مستقل مدد مستقل اسکو کہتے ہین کہ کوئی کسی چیز یا شخص کو اپنا سبب سمجھکر یعنے خدا یا خدا کے برابر
سمجھکر اوس سے یاری مانگے یا اوس سے اپنا کام کرے یہہ مدد خاصہ اللہ تعالی کا ہے یعنے ایسی مدد
مانگنا خدا کے سوا اور کسی سے درست نہین اگر کوئی خدا کے سوا کسی سے ایسی مدد مانگے گا تو بیشک

کافر مشرک ہوگا مدد غیر مستقل اسکو کہتے ہین کہ کوئی کسی چیز یا شخص کون اپنا سبب وسیلہ سمجھکر
اوس سے یاری مانگے یا اوسکے سبب سے اپنا کام کرے اس قسم کی مدد مانگنا خدا کے سوا دوسرون سے بہی
درست ہے لیکن دل مین سبب اور موثر تمام کاربار مین خالق کون سمجھنا اس قسم کی مدد مانگنا خدا کے
سوا دوسرون سے شرع مین ہرگز شرک منع نہین بلکہ دوسرون سے بہی ایسی مدد مانگنا کسی کو فرض
واجب سنت مستحب ہے واسطے کاروبار دین دنیا کے کیونکہ یہہ خاصہ پروردگار کا ہے کہ کوئی وقت کسی کے
طرف اوسکو حاجت ہرگز نہین یعنے دوسرونکی یاری مانگنے سے تو فقط ذات اللہ تعالی کی غنی ہے
اور بنی آدم کو تو ہر وقت ہر آن خدا کے سوا دوسرون کی طرف بہی حاجت رہتی ہے مدد فرض
واجب کے مثال جیسا کہ نبیون اصحابون اولیاؤن مجتہدون کی طرف خواہ یہہ لوگ حیات ہون یا نہ
انہون کی طرف ہر وقت ہر آن ہر مسلمان کو حاجت ہے واسطے حاصل کرنے دین ایمان عرفان کے
واسطے خلاصی عذاب آخرت کے اور حل مشکلات دین دنیا کی الغرض چھوڑنا وسیلہ نبیون اصحابون مجتہدون
اولیاؤن کا کسی کو کوئی وقت درست نہین کیونکہ بغیر وسیلہ انہون کے خدا کو اور حرام حلال کو ثواب عذاب کو پہچاننا
آخرت کے عذاب سے بچنا محال ہے اب اگر کوئی عالم یا عابد یا جاہل خدا کی قدرت اور بخشش پر بہروسا کرکے
انہون کے وسیلہ کو چہوڑدے اور کہے اب میرے تین انہونکی کچھہ غرض حاجت نہین تو وہ گمراہ مردود ابدی ہے
ابلیس جیسا جیسا کہ نقل ہے کتاب سلوک سے :: **نقل** ہے کتاب سلوک کی کہ ایک فقیر کامل
کون قرب خدا کا حاصل ہوا تہا خدا کے طرف سے اوسکون حکم ہوا کہ اے فقیر تون جا میری حبیب محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ میری درگاہ مین آ حکم اکیلے آنے کا نہین یعنے تو حضرت کے پاس جاکر
اپنا حال عرض کرنا کہ اسکی برکت سے تیرے پر بخشش الہی زیادہ ہو فقیر نے کہا خداوندا جو مرتبہ رسول اللہ کے

طفیل سے ملتا ہے وہ مجکون بغیر وسیلہ کسیکے ذات کبریائی سے عنایت ہوا ہے یعنے غرض رسول اللہ کے وسیلہ پکڑنے سے عنایت ہوا ہے یعنے غرض رسول اللہ سے کچھ نہین جو مین نے چاہا بغیر وسیلہ رسول کے تونے عطا کیا ہے اب جناب رسالت مآب محمد الرسول اللہ حامی کو تو مکا کی کیا حاجت رہی کہ مین تیری درگاہ مین وسیلہ پکڑون پھر اللہ تعالی نے کہا اے فقیر جا میرے حبیب کے ساتھ میرے حضور مین آ فقیر نے پھر وہی اول کا جواب دیا جب یہہ خبر حضرت کون پونہچی تو حضرت رسول اللہ کو غیرت آئی کہ عجب یہہ شخص ہے کہ میرے ہی غرض نہین رکھتا اسیطرح فرماتے ہین کہ وہ فقیر اتبک قارون جیسا زمین کے نیچے چلا جاتا ہے قیامت تک یار و مدد مانگنا رسول اللہ سے اصحابون سے اولیاؤن سے بیشک درست ہے قرآن حدیث سے اور کتابین عقاید سے منع کرنے والے جھوٹے گمراہ شیطان ہین ؛ ساتھ دلیل اس آیتون کے آیت اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یعنے دوست اور مددگار تمہارے اے امتان محمد اللہ ہے اور رسول اللہ اصحاب اسکے ہین یہہ آیت ؛ لایجب اللہ کے ہونے کے پاس ہے آیت وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ یعنے نہین بھیجا ہمنے تمکو یا رسول اللہ مگر رحمت اور شفیع اور مددگار واسطے تمام جہان کے آیت وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ یعنے مومن مرد اور عورت دوست اور مددگار ہین ایکدوسرون کے دین دنیا مین حدیث جیساکہ حضرت آدم نے رسول اللہ کے نام کا وسیلہ پکڑا تھا واسطے بخشش تقصیر اپنے کے اسیطرح حضرت رسول اللہ نے بوقت وفات کے اصحابون کو وصیت کیئے تھے کہ یہہ جبہ مبارک میرا خواجہ اویس قرنی کو دینا اور اسکو کہنا کہ میری امت کے لئے بخشش مانگو یارو یہان ذرا انصاف تم کرو اگر نبیون اصحابون اولیاؤن کا وسیلہ پکڑنا انہون سے مدد مانگنا شرع مین شرک یا منع ہوتا جیسا کہ وہابیون نے سمجھا ہے تو حضرت آدم

نبی جی

جیسے جناب رسول اللہ کا وسیلہ کیسے پکڑتے اللہ تعالی بہی حضرت آدم کے تقصیر رسول اللہ کے
طفیل سے کیسی بخشتا رسول اللہ بہی آپ خواجہ اویس قرنی کو کیا کہے تہے کہ تو ان میری
امت کے واسطے بخشش مانگو باوجود اسکے حضرت آپ شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین ہین اور اللہ تعالی
بہی اپنے حبیب کی مدد کرنے مین اپنے ساتھہ اصحابون فرشتون کو ملاتا اور نبیون مومنون کو
بہی رسول اللہ کی مدد کرنیکا حکم کرتا باوجود اسکے کہ اللہ تعالی بے پروا ہے اورون کے ماننے سے
کسی کی مدد کرنے مین آیت لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ یعنی اے نبیوا ایمان لاؤ تم رسول اللہ پر
اور مددگاری کرو تم اوسکے آیت تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ یہہ آیت انا فتحنا مین یعنی اے مومنو ان
مددگاری کرو تم رسول اللہ کی اور تعظیم بجالاؤ اسکی آیت یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ
وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یہہ آیت واعلموا کے پاؤ مین ہے یعنی اے بس ہے تیرے تئین
اللہ تعالی اور جو لوگ متابعت کرتے ہین تیری یعنی حضرت عمر یا سب اصحاب رضی اللہ تعالی
عنہ آیت فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ
ظَهِيرٌ یہہ آیت قد سمع اللہ کے آخر مین ہے یعنی اللہ تعالی مددگار رسول اللہ کا ہے اور حضرت
جبریل حضرت ابابکر صدیق حضرت عمر حضرت علی یا سب اصحاب رضی اللہ تعالی عنہ اونکے بعد
تمام فرشتے زمین آسمان کے بہی رسول اللہ کے مدد کرنے والے ہین جو مدد کہ سنت مستحب ہے
اسکے مثال جیسا کہ کہانا پینا دوا دارو کرنا وغیر ذالک کیونکہ ان چیزون کی طرف بہی ہر عام
خاص کی ہر وقت ہر آن حاجت رہتی ہے لیکن یہہ وسیلہ اور سبب ایسا ہے کہ اگر کوئی صاحب
تقوی کا خدا تعالی پر بہروسا کرکے اسکو چہوڑدے تو کچھ گناہ نہین بلکہ ثواب ہے الغرض

اگر کوئی خیال کرکے دیکھے تو کوئی کاربار دنیا اور آخرت کا بغیر وسیلہ کے خالی نہین خلاصہ اس مذکور
کا یہہ ہے جو کوئی نبیون اصحابون اولیاؤن کون مقبول اور دوست خدا کے سمجھکر انھون سے مدد
مانگے یا کسی چیز کون سبب جانکر اوسکے سبب سے اپنا کام کرے تو شرع مین کچھ شرک منع نہین ایسی مدد
کون شرک منع کہنے والے جھوٹے وہ آپ مشرک ہین ساتھ دلیل آیتون حدیثون مذکور کی ∴
اسی طرح ان وہابیون نے اس رسالہ ہدایت المومنین مین اولیاؤن کے گنبدون کو تمثیل کفارن
کے ستھون سے دی ہے جواب یہہ بات بہی ان وہابیون کی جھوٹی مخالف شرع کے موافق
مذہب شیطانی ان وہابیون کے ہے کیونکہ قبرون پر گنبد بنانا شرع مین رسم کفارون کی ہرگز
نہین ہے اور بنانے والے بہی کافر مشرک نہین ہوتے جیسا کہ وہابیون نے سمجھا ہے لیکن شرع مین
اتنی بات ہے کہ عام مسلمانون کی قبرون پر گنبد بنانا علماؤن نے منع مکروہ کہا ہے واسطے خاص
مسلمانون یعنی واسطے اولیاؤن کے درست کہا ہے یعنی کچھ مضایقہ اور گناہ نہین ہے
یہی مضمون در المختار جامع رموز اور تمام کتابین فقہ کا ہے حدیث مین جو گنبد بنانا قبرو نپر منع
آیا ہے سو اوسکا سبب اور جواب یہہ ہے کہ گنبد بنانے سے فایدہ میت کا بند ہو جاتا ہے یعنے
جب قبر پر برسات برستی پانی چلتی ہے تو قبر والے کی گناہ جہڑتے ہین گنبد اور چھپری بنانے سے
اور پردے باندہنے سے پانی برسات بند ہو جاتی ہے اسیواسطے قبر پر گنبد بنانا حدیث مین منع
ہے یعنے ایسی فایدہ کو بند کرنا واسطے عام مسلمانون کے شرع مین مکروہ ہے کیونکہ عام مسلمان
کے شرع مین مکروہ ہے کیونکہ عام مسلمان محتاج ہین لیکن واسطے اولیاؤن کے کچھ مضایقہ نہین ش
کیونکہ اولیا غنی ہین اور سبب منع کا یہہ نہین کہ گنبد بنانا قبرون پر رسم کفار و مشرکون کی ہے

جیساکہ وہابیون نے سمجھا ہے اگر بالفرض رسم کفارون کے سبب سے قبرون پر گنبذ بنانا شرع مین
منع ہوتا تو کسی نبی یا اصحاب کی قبرون پر گنبذ بنانا کوئی نبی اصحاب اولیا علما جایز لکھتا اگر کوئی
اپنی جہالت سے بتاتا تو بھی یہہ توڑ ڈالتے کیونکہ کہ رسم کفارون کے کرنا گناہ کبیرا ہے کبیرہ گناہ کو
درست جایز کہنا کفر ہے اللہ تعالی نے نبیون اصحابون اولیاؤن علماؤن کو رسم کفارون کے
کرنے اور درست کہنے سے امان مین رکھا ہے مثال نبیون کی قبرون پر گنبذ و نکا ہونا نبی کے زمانے
مین جیساکہ گنبذ بیت المقدس کی حضرت کے وقت مین بھی تھے اصحابون کے وقت مین جیساکہ
حضرت رسول اللہ کون اصحابون نے اپنے ہاتون مبارک سے بی بی عایشہ کے گھر مین دفن کیا تھا
جواب دوسرا گنبذ کو اولیاؤن کے کفارون کے رسم کہنا کہنے والا کافر ہے کیونکہ اولیاؤن
کے گنبذون کو رسم کفارون کی کہنا گویا کہ جھٹلانا ہے قول فعل سب اصحابون علماؤن کا
جھٹلانا قول فعل انھو کا کفر ہے اگر گنبذ بنانا قبر پر رسم کفارون کے ہوتے تو اصحاب حضرت رسول اللہ
کون بی بی عایشہ کے گھر مین ہرگز دفن نکرتے کیونکہ رسم کفارون کی کرنا حضرت کی قبر پر اصحابون
کی شان سے بعید ہے یاروان وہابیون کے جھٹلانے کی لئے پوچھنا اس ایک بات کا بس ہے ابہون سے
کہنا کہ حضرت کے روضہ مبارک کون تم لوگ موافق شرع کے کہتے ہو یا مخالف اگر موافق شرع کے
کہین تو کہو پہر کیون تم اولیاؤن کے گنبذون کو رسم کفارون کی جان کر کافرون کے مثل جیسا
کہتے ہو اگر وہ بی کہین کہ ہم روضہ مبارک کون مخالف شرع کے کہتے ہین تو کہو تم پر لعنت ہے کہ تمام اصحابون
علماؤن کو خطا پر جانتے ہو اسیطرح ان وہابیون نے اس رسالہ ہدایۃ المومنین مین اولیاؤن کی قبر پر جانے
اور جانے والون کو تشبیہ تمثیل کافرون جلنے ولے کا دے کے دی ہے جواب یہ بات بہی لائق وہابیون کی

جھوٹی مخالف مذہب سنت جماعت کے اور موافق مذہب شیطانی اہونکے ہے کیونکہ مطلقاً اولیاؤن
کی قبرون پر جانا نزدیک یا دور سے ہرگز شرع مین رسم کفارون کے نہین جانے والے بہی کافر مشرک
نہین ہوتے لیکن شرع مین اتنی بات ہے کہ اولیاؤن کے قبرون پر جانا تین قسم ہے ایک منع جیسا
کہ اولیاؤن کے قبرون پر جا کر شیطان طوفان کرنا ایسے جانے سے نجانا بہتر ہے دوسرا مباح یعنی
جانا نہ جانا برابر جیسا کہ واسطے کاربار دنیا کے یا تماشے کی جانا یہہ جانا بہلی جانے سے بہتر ہے تیسرا
سنت مستحب جیسا کہ خاص واسطے زیارت اولیاؤن کے انہون کے قبرون پر جانا نزدیک یا دور سے
ایسا جانا شرع مین ہرگز منع نہین بلکہ ایسے جانے سے تو ثواب اور کمالیت ایمان کی اور کفارت
گناہون کی اور رضامندی خدا و رسول کی ہے اگر قبرون پر جانا شرع مین رسم کفارون کے یا منع ہوتا
تو کوئی نبی اصحاب علما اولیا کسی عام خاص کی قبرون پر نجاتے جو کوئی جاتا تو بہی منع کرتے کیونکہ گناہ کو
ثواب کہنا کفر ہے باوجود اسکے حضرت آپ اور اصحاب بہی بارہا واسطے زیارت قبرون کے جاتے تھے
اور حضرت کی زیارت کے واسطے بہی ابتک برسون برس دور دور سے کئی مہینون مین لوگون کا
جمع ہونا ملکون ملک سے مدینہ منورہ مین ہر کسی کو معلوم ہے ٭ سوال اگر کوئی کہے کہ بعض عام لوگ
اولیاؤن کی قبرون پر جا کر سجدہ کرتے ہین انہون کو خدا کے برابر جان کر انہون کے قبرون پر نذر نیاز
چڑہاتے ہین پہر کیون اولیاؤن کے قبرون پر جانا شرک کفر نہوا جواب یہہ بیوقوفی سائل کی
ہے کہ ایسے جاہل لوگون کی باتون کا خیال کر کر اور انہون کے کامون کو دیکھ کر بے علمی کے سبب سے اولیاؤن کے
قبرون پر جانا شرک کفر کہتا ہے بلکہ ایسے لوگ تو اپنی جہالت سے کافر مشرک ہوتے ہین نہ کہ
اولیاؤن کے قبرون پر جانے سے کافر مشرک ہوتے ہین اگر بالفرض اولیاؤن کے قبرون پر جانا شرک

کفر ہوتا تو جو عام خاص جاتا تو کافر مشرک ہوتا حالانکہ یہہ بات غلط ہے اسیطرح نذر نیاز بھی سمجھنا
یعنے اگر کوئی چیز واسطے خدا کے ثواب اوسکا واسطے کسی اولیا کے یا کسی اور کے دلمین نہ جانے
یا منہہ سے بولے کہ یہہ چیز خدا کے واسطے نہین بلکہ خاص واسطے تعظیم عزت اس اولیا کی ہے تو
البتہ اسقدر کی نذر نیاز کرنا منع اور گناہ ہے لیکن اب زمانے مین کوئی مسلمان ایسا نہین کہتا اگر
کوئی کہے تو یہہ کفر شرک اوسکے جہالت کا ہے اسیطرح اولیاؤن کے مکانون سے کوئی چیز کھانے
پینے کی یا دوسرے تبرک ہدیہ کو کے لیجانا ہرگز شرک نہین شرک کہنے والے جہوٹے ہین بلکہ یہہ لیجانا
موقوف نیت دل پر ہے یعنے اگر کوئی ساتھہ عشق محبت اولیاؤن کے لیجاتا ہے تو ثواب ہے
اگر ناتو مباح یعنے لیجانا نہ لیجانا برابر ہے اسی طرح انوہابیون نے اس رسالہ ہدایۃ المومنین مین کی
تیسرے دسوین چالیسوین برسی کرنے کو رسم کفارون کے کہا ہے جواب یہہ بات بہی انوہابیو
جہوٹی مخالف شرع کے موافق مذہب شیطانی انہون کے ہے کیونکہ تیسرا دسوان چالیسوان کرنا
شرع مین ہرگز رسم کفارون کے نہین اور کسی علماء متقدمین متاخرین سنت جماعت کے سے
بہی یہہ دن کرنے سے منع نہین کیا بلکہ وہ آپ بہی یہہ دن اتبک کرتے ہوئے چلے آئے ہین یہہ دن
کرنے والے بہی ہرگز مشرک نہین ہوتے اور کہین حدیثون مین ان دنونکی منع بہی نہین ہوئی اور
ذاتی منع کرنے والے جہوٹے خالی دعوا کرتے ہین بغیر دلیل کے اگر یہہ وہابی سچے ہین تو ان دنون کے
نہ کرنے کی واسطے کوئی آیت حدیث لاوین اگر نہین تو جہوٹون کے سر پر جوتی مارنا بیت
وہابی بیجا جہوٹے ہین یارو ؎ تڑاتڑ جوتیان جہوٹون کو مارو ؛ **سوال** اگر وہابی کہین کہ
دلیل درست کہنے والون کون یعنے تمکو بتانا چاہیے کہ تم یہہ دن کرنے درست کہتے ہو تاکہ منع کرنی

ہین اور کرنے والون کو یعنے ہمکو دلیل بتانا کچھ ضرور نہین ہم تو یہہ دن کرنے سے منع کرتے ہین
جواب دلیل درست جایز ہونے تیسرے دسوین چالیسوین کی تو ظاہر ہے ساتہہ گواہی تمام
مسلمان روئی زمین کی کہ سبب مسلمان عام خاص یہہ دن کرتے ہین اور ساتہہ قاعدے اصول
فقہ کے کہ اصل شئی کا حل ہے حرمت نہین یعنے جس کام کو خدا اور رسول منع نہ کرے وہ کام کرنا شرع
مین حلال اور مباح ہے ایسے کام کی منع کرنے والے جھوٹے گمراہ ہے اب تم ای وہابی ان دنون کے
نکرنے اور شرک ہونے کی دلیل ہمکو بتلاؤ یا روشرع مین اتنی بات ہے کہ کوئی ایکدن یا ایک وقت
یا ایک مہینہ یا ایک برس مقرر کرنا واسطے فاتحہ دلانے میت کے یا روزے رکھنے یا واسطے زکوة
دینے یا نکاح کرنے کے یا واسطے کسی اور کام کار دین دنیا کے اس نیت سے کہ اگر مین آج کے دن
یہہ کام کرونگا یا فاتحہ دلاؤنگا تو میت کو اور ہمکو ثواب ہوگا اگر مین کسی دوسرے دن یہہ کام کرونگا
تو کچھ ثواب نہ ہوگا الغرض ایسی نیت سے دن مقرر کرنا شرع مین تو البتہ مکروہ ہے اور منع ہے
جیسا کہ نماز مین کوئی ایک سورہ قرآن کی مقرر کرکے پانچون وقت ہر رکعت مین پڑہے اس
نیت سے کہ اگر مین دوسری سورة پڑہونگا تو نماز میری درست نہ ہوگی مکروہ ہے اسیطرح دن
مقرر کرنا بھی مکروہ ہے اگر کسی کی ایسی نیت نہ ہو تو دن مقرر کرنا کچھ منع نہین کیونکہ بغیر دن یا
وقت مقرر کرنے کے کسیکا کوئی کام نہین ہوسکتا **جواب** دوسرا تیسرا دسوان چالیسوان
کرنا رسم کفارون کے ہرگز نہین اس رسم عام خاص مسلمانون کی کون رسم کفارون کے کہنے والے
آپ کافر ہین کیونکہ جو کام کہ لوگ تیسرے چالیسوین مین کرتے ہین وہ نیک موافق شرع کے ہین
جیسا کہ قرآن حدیث کا بیان کروانا اور پڑہنا پڑہوانا اپنی مقدور کے موافق طعام پکا کر میت کے

واسطے فاتحہ دلوا کر فقیروں مسکینوں اقرباؤں کو ن کھلانا ایسے کاموں کو رسم کفاروں کی کہنا
یہہ سب انکا مکر ہے اور منع کرنے والے خود شیطان ہین کیونکہ نیک کام کی برائی بیان کرنا اور چھوڑنا
اور چھڑوانا ایسے کاموں سے شیطان بہت راضی ہوتا ہے اسیطرح یہہ وہابی بہی شیطانوں جیسے ایسے
نیک کاموں کے چھڑوانے کے لئے رات دن سعی کرتے یعنے عام مسلمانوں کے دلوں مین وسوسہ ڈالتے رہتے
ہین **سوال** اگر وہابی کہین کہ تیسرے دسوین چالیسوین کے سوا کسی دوسرے دن فاتحہ دلاؤ تو کیا
میت کو ثواب نہین ہوتا کہ تم لوگون نے یہی دن فرض مقرر کر لئے ہین **جواب** یہہ بات سچ ہے
فاتحہ تو جب کوئی دیوے تب درست ہے لیکن تم لوگ بتاؤ تیسرے دسوین چالیسوین دن کیا
میت کو فاتحہ نہین پہونچتی کہ تم لوگ ان دنوں مین فاتحہ دلانا منع کرتے ہو **سوال** اگر وہابی کہین کہ ہم تو
فاتحہ دلانے کو منع نہین کرتے لیکن دن مقرر کرنے سے منع کرتے ہین **جواب** تو ہی جہوٹے ہو کیونکہ اب
کہو وہ کون سا دن ایسا ہے کہ اس دن کوئی فاتحہ دلوائے تو دن مقرر نہ ہو یعنے جب کوئی فاتحہ دلائیگا
تب فی الحقیقت دن مقرر ہوگا کیونکہ بغیر دن یا ساعت مقرر کرنے کے کوئی کام کسی سے نہین ہوتا ہے
اسیطرح ان وہابیوں نے اس رسالہ ہدایۃ المومنین مین تازیہ اور تازیہ بنانے والے کی برائی لکھی ہے **جواب**
یہی ایک بات وہابیوں کی اس تمام رسالہ مین سچی موافق شرع کے ہے اسبات کی اور آیتوں حدیثوں سے
سوا دوسری سب باتین ان وہابیوں کی اس رسالہ مین جہوٹے مخالف شرع کے موافق مذہب شیطانی
انہوں کے ہین کہ انہوں نے ایک تازیہ کے بہانے سے کتنے باتین جہوٹے اپنی مذہب کی بہی ملا دیے
ہین اور یہہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ تازیہ بنانا شرع مین درست نہین یہی مذہب اور عقیدہ تمام
مسلمانوں سنت جماعت کا جب سے یہہ رسم تازیہ بنانے کی نکلی ہے تا ابتک کوئی علما سنت جماعتکا

ہے جب یہہ رسم جاری ہی اب تک درست نہین کہتا لیکن عوام لوگ اپنی جہالت سرکشی سے
برسون برس تازیہ بناتے ہین جیسا کہ تازیہ کے سوا اور بہی بہت کام غیر شرع ہین کہ لوگ اپنی جہالت سے
ہمیشہ کرتے ہین جیسا کہ بیاج کہانا زنا کرنا شراب پینا جہوٹہ بولنا نماز نہ پڑہنا روزہ نہ رکہنا زکوۃ نہ دینا
الغرض ایسے شیطانی کام تو ان وہابیون کے مذہب کے موافق ہین کیونکہ ایسے کام کرنے والون سے تو
ان وہابیون کی ہرگز عداوت نہین جیسا کہ نبیون اصحابون اولیاؤن کے نام سے اور انہون کے
نام لینے والون سے ان وہابیون کی عداوت رہتی ہے الغرض ایسے لوگونکا تو کوئی عاقل اعتبار نہین کرتا
سوال اگر وہابی کہین کہ ہم بہی تو ایسی لوگون کو تازیہ بنانے سے منع کرتے ہین پہر کیون نصیحت کرنے سے
ہمکو منع کرتے ہو جواب ہم بہی تمکو نصیحت کرنے سے نہین منع کرتے بلکہ نبیون اصحابون اولیاؤن کی
ہلکائی بے ادبی کرنے سے تمکو منع کرتے ہین اور تمکو کہتے ہین کہ نصیحت کرنے کی طرح پر نصیحت کرو لیکن
تم وہابی ابوجہل کی اولاد ہو یعنے جیسا ابوجہل رسول اللہ کی اور اصحابون کی ہلکائی بے ادبی کرتا تہا اور
بتون کی تو تعظیم عزت خدا رسول سے ہی زیادہ کرتا تہا اسیطرح تم وہابی بہی تمہارے بڑے شیطانون کی
تو تعظیم عزت نبیون اصحابون سے ہی زیادہ بیان کرتے ہو یعنے مولوی اسمٰعیل وغیرہ کو تو عارف
ربانی غازی اور سید احمد کو ن عارف کامل امام الوقت امیر المومنین بہ کہتے ہو اور نبیون اصحابون
اولیاؤن کی تو ہلکائی بیان کرتے ہو حضرت علی حضرت امام حسین کو تو ہرا اور رہادیو سے ملاتے ہو
مولوی اسمٰعیل وغیرہ کی تابعداراور مریدون کو اور انہون کے نام لینے والون کو مومن موحد کہتے ہو
نبیون اصحابون اولیاؤن کے نام لینے والون کو ن انہون کے مریدون کو مشرک پیر پرست نبی پرست
کہتے ہو الغرض ایسے کام اور بہی بہت غیر شرع ہین کہ وہ تمہارے مذہب مین درست ہین یا روہہ طریق

بھی کن کا

نصیحت کا نہین کہ وہابیون نے سمجہا ہی سوال اگر وہابی کہین کہ ہم حضرت علی حضرت امام حسین کو مہادیو
سے نہین ملاتے بلکہ تازیہ بنانے والون کو ہم کہتے ہین کہ یہہ لوگ کفار و جیسے شراب پی کر گلی کوچے مین
ناپاک منہہ سے علی علی یا حسین کہتے پہرتے ہین جواب تو ہی جہوٹے ہین یہہ فریب شیطانی
انہون کا ہی کہ نادانون کو سمجہاتے ہین اگر غرض وہابیون کی یہی ہوتی تو تازیہ والون کی کسی اور کام
بد کا نام لے کر انہون کو کافر و مشرک جیسی کہتے حالانکہ علی علی یا حسین کہنے سے کوئی کافر مشرک
نہین ہوتا سوال اگر کوئی کہے کہ یہہ وہابی لوگ تو نبیون اصحابون کو برا نہین کہتے بلکہ انہونکے
نام کو ادب سے لیتے ہین یعنے حضرت کا نام لیتے یا سنتے ہین تو درود پڑہتے ہین اسیطرح انکو اماموں
اسی رسالہ ہدایۃ المومنین کی پہلی صفحی مین حضرت حسنین کی تعظیم کے لیئے امامین معصومین کر کے لکہا ہی
اگر انہون کو عداوت ہوتی تو کبہی انہون کی ایسی تعریف نکرتے جواب سائل بڑا بیوقوف
ہی کہ انو ہابیونکی ایسی ایک باتکون خیال کرتا ہی انہون کی اور باتون کو کچہہ نہین سمجہتا کہ یہہ
وہابی ادہر کیا کہتے ہین اودہر کیا بکتے ہین یارو انو ہابیون کی حرکت شیطانی کون ایسی ایک بات
مین سمجھ لینا کہ انہونے اسی منہہ سے اسی رسالہ کے پہلے صفی مین امامین معصومین کہا ہی یعنے امام
حسن امام حسین پاک ہین پہر انہین وہابیون نے اسی منہہ سے اسی رسالہ مذکور کی پانچوین صفحے مین
اوسی امام حسین کو مہادیو جیسا کہا ہی اب کہو یارو ادہر تو امام حسین کو پاک معصوم کہتے ہین
پہر اسی امام حسین کو ناپاک کافرون سے ملاتے ہین عزیزو ذرا تو انصاف کرو کہ یہہ باتین محبت
کی ہین یا عداوت حقارت کی ہی :: بیت :: منہہ کے میٹھے دلون کے زہر بہرے ::
انکی شیرین زبان زہر با نوش :: سوال اگر کوئی کہے کہ تازیہ بنانے والون کو تم لوگ کافر ::

نہیں کہتے اور وہابیون کو تم کیون کافر کہتے ہو جواب تازیہ والون مین اور وہابیون مین بہت
فرق ہی ساتہہ کئی دلیلون کے اول تو یہہ ہی کہ تازیہ والے اکثر بے علم ہوتے ہین پہر انہون مین بہی
بہت قسمین ہین کئی طرح کے لوگ ہوتے ہین یعنے کوئی تازیہ بنانا درست جانتا ہی کوئی نہین جانتا ہی
کوئی تازیہ کو سجدہ کرتا ہی کوئی نہین کرتا ہی کوئی آپ کون گنہگار جانتا ہی کوئی نہین جانتا ہی
کوئی لوگون کو تازیہ بنانے کی نصیحت کرتا ہی کوئی نہین کرتا ہی سوال اگر وہابی کہین کہ تم کہتے ہو کہ
تازیہ والون سے کوئی تازیہ بنانا گناہ جانتا ہی کوئی نہین جانتا یہہ بات تمہاری غلط ہی کیونکہ
اگر وہ لوگ گناہ جانتے تو کبہی تازیہ نہ بناتے اسی سے معلوم ہوا کہ وہ سب ثواب جانتے ہین
گناہ کون نیک جاننا کفر ہی جواب تم جہوٹے ہو کیونکہ بہت مسلمان ایسے ہین کہ وہ کام بد کون
دل سے بد جانتے ہین زبان سے بہی بد بولتے ہین لیکن اپنی جہالت سے اوسکو نہین چہوڑتے
جیسا کہ بیاج کہانا زنا کرنا شراب پینا زکوۃ نہ دینا نماز نہ پڑہنا وغیر ذالک باوجود اسکے کہ اب
اس زمانے مین ایسے بہت مسلمان گرفتار ہین بارو تازیہ سے تو بچنا سہل ہی لیکن ایسے فعلون سے
اب بچنا محال ہی الا من رحم اللہ یعنے جس پر اللہ تعالے کا رحم کرم ہوگا وہی بچیگا الغرض ایسے
مسلمانون کو فی الفور حکم کفر کا کرنا شرع مین ہرگز درست نہین اگرچہ ان بیاز خورون وغیرہ کو فاسق
گنہگار رکہنا درست ہی اسی طرح تازیہ والون کو بہی سمجہنا الغرض تازیہ والون سے جو کوئی غیر شرع کام
کرتا ہی تو اپنی ذات سے کرتا ہی اگر کسی کو کوئی غیر شرع باتین کہتا ہی تو بہی خالی منہہ سے گلی کوچے
مین کہتا ہی لیکن اب تک تازیہ والون سے ایسا کوئی نہین ہوا کہ تازیہ کو قرآن حدیث سے درست
ثابت کرنے کے رسالہ بنا چہپا کر لوگونکو دیتا ہو نا مسجد اور مجلس مین بیٹہہ کر لوگون کو سمجہاتے ہون

دیتا ہون

اور وہابیون کے جیسا کہ تم پر خدا اور رسول کا حکم ہے کہ تازیہ بناکرو اسی واسطے کوئی عالم سنت جماعت کا ایک
تازیہ والون کو حکم کفر کا نہین کرتے اگرچہ انہون کو ہر کوئی گنہگار رکھتا ہے :. اور وہابی لوگ تو آپ کو
سچا حق پر جانکر غیر شرع باتین یعنے نبیون اصحابون اولیاؤن کی حقارت بے ادبی کرنے کو
قرآن حدیث سے ثابت کرکے بلکہ ایمان اسلام سمجھکر نئے رسالے ہندی بناکر اپنے مرضی کے
موافق خلاف شرع کے چھپاکر ہر کسیکو تحفہ کرکے دیتے ہین زبان سے بھی مسجدون و مجلسون مین گلی کوچون
مین وعظ نصیحت کے بہانے سے خدا کے دوستون کی حقارت بے ادبی بولتے رہتے ہین تازیہ والون
اگر کوئی علم پڑھتا یا سنتا ہے تو اپنی حرکت جہالت کون چھوڑ دیتا ہے اگر چھوڑتا نہین تو آپکو گنہگار
سمجھ جانتا ہے وہابی لوگ تو ہندی ترجمے قرآن حدیث کی رات دن پڑھتے سنتے ہین لیکن اپنے
جہالت کون ہرگز نہین چھوڑتے بلکہ جو آیت حدیث انہو کے مذہب کے برابر نہین ہوتی تو اسکی معنے کو
بھی پھیر دیتے ہین یہود جیسا سنت جماعت کے علماؤن کو بھی خطا پر جانتے نعوذ باللہ منہا اور تازیہ والونکا
فساد تو برس مین دس دن تک گلی کوچون مین رہتا ہے ان وہابیون کا فساد تو ہمیشہ مسجدون
محلون گھرون گھر مین رہتا ہے اور تازیہ والون کی عادت ہے کہ دس دن کے بعد زیارت کے دن :.
علماؤن کو بلاکر بیان کرواتے ہین علما انہون کو کلمہ شہادت اور استغفار کی تدبیر کرکے پڑھاکر پھر سے
از سر نو مسلمان کر جاتے ہین وہابی لوگ تو مرتے تک خوشی سے کسی کے ہاتون سے استغفار نہین
پڑھتے اگر کوئی جگہ مارے خوف کی پڑتے ہین تو بھی پھر جاتے ہین ابوجہل جیسا اسیواسطے علما ان وہابیونکو
کافر کہتے ہین اگرچہ ظاہر مین کلمہ پڑھتے نماز روزہ کرتے ہین رافضیون خوجون جیسا جیسا کہ اللہ تعالی خبر
دیتا ہے آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ

یعنے بعضے آدمی ایسے ہین کہ وہ دلمین تو بنیون اصحابون کی عداوت رکہتے ہین اور زبان سے کلمہ پڑہتے ہین منہہ سے کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے ہین خدا رسول پر اور قیامت کے دن پر لیکن یہہ لوگ ہرگز مومن نہین جب تک اپنے دل سے بنیون اصحابون کا بغض نہ نکالین اور توبہ نکرین

باب نمبر ۱۰

اگر یہہ وہابی کہین کہ حضرت علی حضرت امام حسین کون تشبیہ تمثیل دینا ہر ہر مہادیو سے مجتہدون کے قول سے درست ہے تو بہی جہوٹے ہین کیونکہ کسی مجتہد یا عالم سنت جماعت کا ایسا قول نہین کہ حضرت علی یا حضرت امام حسین کون یا کسی اور اصحاب کو تمثیل دینا کافرون سے درست ہو بلکہ مجتہد اور علما تو کسی عام مسلمان کی واسطے بہی ایسی بے ادبی کا لفظ بولنا درست جایز نہین کہتے اصحابون کے واسطے تو کیسے درست کہین گے یعنے اگر کوئی کسی مسلمان دیندار متقی کون یا عالم کون کافر یا کافر جیسا کتا یا کتے جیسا یا گدہے جیسا کہے تو اُسکے واسطے علما حکم تعزیر کا دیتے ہین یہی مضمون ہے مختصر وقایہ کا اور تمام کتابین فقہ کا یار واب دریافت کرنا جب علما کسی عام مسلمان کی بے ادبی کرنے سے راضی نہین تو حضرت علی حضرت امام حسین کی ہلکائی بے ادبی کرنے سے کیسے راضی ہو گئے علما تو یہان تک فرماتے ہین کہ عالم کی جوتی کو جوتڑے کہنا کفر ہے کیونکہ یہہ ہلکائی ہے ہلکائی عالم کی کرنا کفر ہے اگر یہ وہابی کہین کہ حضرت علی حضرت امام حسین کو کافرون سے تمثیل تشبیہ دینا دلیل عقلی سے درست ہے تو بہی جہوٹے ہین کیونکہ دلیل عقلی دو قسم کی ہے ایک موافق قاعدے نحو کے علم سے دوسری موافق دہاری ہر قوم کی ہے اگر وہابی اس تشبیہ کون موافق قاعدے علم نحو کے درست کہتے ہین تو بہی نہین بنتی کیونکہ متکلام عرب کے محاورہ وہین جو کوئی اعلی کو تشبیہ ادنا سے دیتا ہے جو کوئی عزت والے کو ہلکے آدمی جیسا۔۔

لکھتا ہے تو غرض اسکی حقارت بے ادبی کرنے اعلی کی ہوتی ہے جیسا کہ زید کالکلب زید کالحمار یعنے زید
کتے جیسا گدہے جیسا ہے ایسی تشبیہ دینے سے صاف ہلکائی ہو توقی زید کی ہر کسیکو معلوم
ہوتی ہے اسیطرح ان وہابیون بیچیانے بہی حضرت علی حضرت امام حسین کو جو اعلی اشرف ہین تشبیہ
تمثیل ہر ہر بہادیوسے جو ادنا خبیث ہے دی ہے یارو اب اس مثالون کو کوئی خیال کر دیکھے
تو کیا معلوم ہوتا ہے یعنے سوائے ہلکائی بے ادبی حضرت علی حضرت امام حسین کی اور حسد عداوت
ان وہابیون کا دوسرا کچھہ نہین معلوم ہوتا اسیطرح کلام عرب مین جو کوئی ادنی کون تشبیہ اعلی سے
دیتا ہو ڑی مرتبے والے کو تمثیل بڑے مرتبے والے سے دیتا ہے تو غرض اوسکی شرافت بزرگی
بیان کرنے ادنی کی ہوتی ہے جیسا کہ زید کالعالم زید کالشمس یعنے زید عالم جیسا سورج جیسا ایسی
مثالون سے صاف شرافت تعریف زید کی معلوم ہوتی ہے اسیطرح ان وہابیون نے اپنے پیر سید
احمد کون عارف کامل امام الوقت امیر المومنین مولوی اسماعیل کو عارف ربانی لکھا ہے جیسا کہ مذکور
ہوا یارو ان دونون باتون کو یعنے ایک اس بات کون کہ وہابیون نے حضرت علی حضرت امام حسین کو
ہر ہر بہادیو جیسا لکھا ہے دوسرا اس بات کو کہ ان وہابیون نے اپنے پیر سید احمد کون امام الوقت کو
امیر المومنین لکھا ہے یارو اب ان دونو باتون کو ملا کر ذرا انصاف کی نظر سے دیکھو کہ کسی بات مین
عزت تعظیم پائی جاتی ہے اور کس مین ہلکائی بے ادبی پائی جاتی ہے ؛ **بیت** وہابی بیچیارے
جہوٹے ہین یارو ؛ تڑا تڑ جوتیان جہوٹون کو مارو ؛ اگر وہابی اس تشبیہ کون یعنے حضرت
علی حضرت امام حسین کو ہر ہر بہادیو سے ملانا موافق قاعدے کسی اور قوم کے کہتے ہون تو بہی جہوٹے
ہین کیونکہ ایسا کسی قومکا قاعدہ نہین کہ کوئی انہون کے بڑون کو یا انہون کو نیچ کے ساتھہ تشبیہ

تمثیل دیوین تو غرض اوسکی ہلکائی کی نہو یا اس تشبیہ سے کوئی ہلکائی بے ادبی نہ سمجھے یعنے ہر کوئی
ایسی تشبیہ سے ہلکائی بے ادبی جانتا ہے جیسا کہ کوئی کسی ہندو یا مسلمان کو ان کتے جیسا کھے تو
کیسا اوسکو ان برا معلوم ہوتا ہے عزیزو سچ تو یہہ ہے کہ یہہ وہابی لوگ کافرون سے بہی برے
ہین اگر کسی کافر کو ان یا اوسکی بڑون کو کوئی مسلمان جیسا یا مسلمان کھے تو اوسکو کیسا برا لگتا ہے
اب کھو کیا مسلمانی ان وہابیون کی رہی کہ جب یہہ مسلمان ہو کر اپنے بڑون کو یعنے حضرت علی حضرت
امام حسین کو ان آپ اپنے منہہ سے کافر جیسا یعنے برہمہا دیو جیسا کھین پہر ان وہابیون کو
کچھ شرم اور حیا نہ آوے بڑے تعجب کی بات ہے واللہ اعلم ایسی باتین یہہ وہابی جان بوجھ کھتے ہین
یا بے عقلی سے الغرض دونون طرح یہہ وہابی جہوٹے گمراہ شیطان ہین کوئی انہون کی باتون پر بہروسا
نکرے کیونکہ اگر جان بوجھ کر ایسی باتین بولتے ہین تو انہو کی گمراہی صاف ظاہر ہے اگر بے عقلی سے ایسی
باتین بولتے ہین تو یہہ وہابی جاہل بیوقوف ٹھرے جاہلون کی باتکا کچھ اعتبار نہین کیونکہ جب بات کہنیکا
ان وہابیون کو وقوف نہین تو پہر یہہ لوگ قرآن حدیث کو کیا سمجھینگے دوسرا یہہ کہ یہہ وہابی قرآن سے
منکر ہین جیسا کہ آیت فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ یعنے اللہ تعالی نے فرمایا ہے
پوچھو علماؤن سے اگر نہین جانتے ہو تم ای عزیزو اس آیت سے صاف ان وہابیون کا انکار
معلوم ہوتا ہے اگر انہون کو اس آیت سے انکار نہوتا تو کسی کی بہی بات مانکر اپنے مذہب شیطانی کو
چھوڑ دیتے باوجود اسکے تمام علما مسلمان سنت جماعت کے ہر ہر ملک مین ان وہابیون کو جھٹلاتے
ہین لیکن یہہ ابوجہل کی اولاد کسی کی بات نہین مانتے بلکہ سب علماؤن مسلمانون کو جھٹلاتے ہین
مگر آپ نہین جھٹلاتے ہین جیسے ابلیس جیسا سوال اگر وہابی کھین کہ ہم بہی تو علماؤن کی بات مانتے ہین

اگر کسی

کہ اِس رسالہ ہدایۃ المؤمنین پر علماؤن کلکتے کی مہرین ہین اتنے علماؤن کو جھٹلانا بیوقوفی ہے
جواب اول یہہ کہنا تمہارا جھوٹھہ ہے کیونکہ یہہ مہرین علماؤن کی اس رسالہ ہدایۃ المؤمنین پر
نہین بلکہ یہہ مہرین تو اور باتون پر یعنے سوالون پر ہین وہ سوالات اس رسالے سے جدا اور موافق
شرع کے ہین اوسمین ہمارا کچھہ کلام نہین جسمین ہماری گفتگو ہے اوسپر مہرین نہین اگر بالفرض اس
ہدایۃ المؤمنین پر یہہ مہرین ہین تو جھوٹے ہین جواب دوسرا بعد تسلیم کے غلط کہتے ہو بلکہ ان علماؤ
مہر کرنے والون کو سچا ماننا اور تمام ملکون کے علماؤن کو جھٹلانا کمال جہالت بیوقوفی ہے حدیث لَا
یَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ یعنے حضرت نے فرمائے ہین نہین جمع ہوگی امت میری جھوٹی بات پر اس
حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس رسالہ کی مہرین کرنے والے بھی سب گمراہ حضرت کی امت سے
خارج ہین اگر گمراہ نا ہوتے تو کبھی ایسی گمراہی کی باتون پر اتنے عالم جمع ہوکر مہرین نکرتے جواب
دوسرا یہہ مہرین کرنے والے بڑے جاہل بیوقوف نظر آتی ہین کہ اتنے شخصون نے مہرین کین لیکن
یہہ حرکت اور غلطی کسیکو بھی نا معلوم ہوئی جواب تیسرا یہہ تمہارے جہالت ہے کہ تمام ملکون کے
عالمون کو جھٹلاتے ہو اور ایک کلکتے کے عالمون کو سچا جانکر انہون کی تابعداری کرتے ہو سوال
اگر وہابی کہین کہ اب زمانے مین علماؤن مین بھی شریعت کی باتین کہان رہی ہین کہ کوئی انہون کی باتون پر
بھروسا کرے جواب یہہ تمہاری جہالت گمراہی ہے کہ اس زمانے مین کلکتے کے عالمون کو یعنے
تمارے مذہب کے عالمون کون دیندار موافق شرع کے اور انہو کون معصوم تمام گناہون سے پاک
جانتے ہو اور دوسرے ملکون کے یعنے سنت جماعت کے عالمون کو تم لوگ بے دین گنہگار جانتے ہو

باب چوتھا

سوال اگر کوئی وہابی کہے کہ ہم تو حضرت رسول اللہ کو اپنے جیسا بشر قرآن سے کہتے ہین پہر تم کیون کرتے
تم ہمکو منع کرتے ہو جبکہ اللہ تعالی خبر دیتا ہے آیت قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ یعنے
کہدے یا رسول اللہ کہ نہین ہون مین مگر مین تمہارے جیسا بشر ہون جو وحی کیا گیا ہے میری طرف جواب
یہہ بات تمہاری جہوٹی مخالف شرع کے موافق مذہب تمہارے کے ہے کیونکہ یہہ آیت حضرت رسول اللہ کے
کے بشر کہنے کے واسطے نہین نازل ہوئی بلکہ یہودیون کے سوال کے رد کرنے اور جواب دینے کے لئے اللہ تعالی نے
یہہ آیت نازل کی ہے جو یہودی مسلمانون کو کہتے تھے کہ تمہارے کلام اللہ مین ایک جگہہ پہڑتے ہو
مَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔ یعنے جسکو دی گئی ہے حکمت پس تحقیق
دی گئی اوسکو نیکی بہت یعنے علم بہت گمان تمہارے نبی کا یہہ ہے کہ میری تئین حکمت اللہ تعالی نے
دی ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم تمہارا بہت ہی اور جگہہ کلام اللہ مین پہڑتے ہو وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ
اِلَّا قَلِيْلًا ۔ یعنے نہین دئے گئے ہو تم علم سے مگر تہوڑا اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ علم تمہارا تہوڑا
ہے اب یہہ دونو ضدین ہین جمع ہونا دو ضدین کا مشکل ہے یعنے ایک آیت سے معلوم ہوا کہ علم تمہارا
بہت ہے دوسری آیت سے معلوم ہوا کہ علم تمہارا تہوڑا ہے بہت اور تہوڑا آپسمین ضدین ہین
دو ضدین بہلے کبہی نہین ہوتے اب ضرور ان دو آیتون سے ایک آیت سچی دوسری جہوٹی ہوگی
معاذ اللہ اسی سوال کے جواب دینے کے لئے یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰٓى
اِلَيَّ یعنے کہدے یا رسول اللہ ان یہودیون کو کہ مین خدا نہین ہون بلکہ مین بہی تمہارے جیسا بشر
یعنے آدمی ہون ایسا آدمی کہ وحی کیا گیا ہے میری طرف یعنے اگرچہ کتنا ہی علم میرا بہت ہو پہر بہی مین
آدمی ہون آدمی کا علم اللہ تعالی کے علم کے آگے بیشک تہوڑا ہے اللہ تعالی نے علم ہمارے کون جو بہت

کھا ہی سو مخلوق کے علم سے بہت کھا ہی اور جو ہماری علم کو اللہ تعالی نے تہوڑا لکھا ہی سو وہ
اپنے علم سے تہوڑا لکھا ہی اب کہو کہاں ضدین ہین یعنے دونو آیتین سچی ہین یار واسطے
یہی آیت سورہ فصلت مین بہی ہی مشرکون کے رد کرنے کی لیٔے جو مشرک لوگ کہتے تہے رسول اللہ
کون جو ہمارے دلون پر کانون پر پردے پڑے ہین ہم تمارے کلام کون کچہ نہین سمجہتے سنتے
یعنے کتابہی تم ہمکون جنکی باتین کہتے ہو سو کہو لیکن ہم نہین جانتے کہ تم کیا کہتے ہو ان مشرکون کے
جواب کے واسطے یہی آیت پہر نازل ہوئی قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ یعنے کہدے یار سول اللہ
کہ مین بہی تمارے جیسا بنی آدم ہون فرشتہ یا جن نہین ہون کہ تم لوگ میری بات کو نہین سمجہتے اگر
کسی کو اس آیت کی معنے مین شک ہو تو تفسیر حسینی وغیرہ مین دیکہہ لے جواب دوسرا یہہ آیت
حضرت کے بشر کہنے کے لیٔے نہین نازل ہوئی تا ہر کوئی حضرت کو اپنے جیسا بشر کہنا سمجہا ہی نہین جاتا
جیسا کہ وہابیون نے سمجہا ہی کیونکہ حضرت کو اپنے جیسا بشر کہنا یا ہر وقت حضرت کو بشر کہنا یہہ
بلکہ بے ادبی حضرت کی کرنا کفر ہی بلکہ اس آیت سے تو کمال عزت شرافت حضرت کی معلوم ہوتی
ہی اگر کسی کو علم منقول معقول کا ہو تو اس آیت کے معنے کو غور کر کے دیکہے کہ کیا کیا اس آیت مین
رسول اللہ کی بزرگی فضیلت پائی جاتی ہی کہ نا کسی نبی مرسل کی نا کسی فرشتے مقرب کی یہی طاقت ہی
کہ حضرت کی برابری کر سکے دوسری کسکی تو کیا حقیقت ہی کہ حضرت کی برابری کرے لیکن یہہ سمجہنے
موقوف ہدایت اور علم بہت پر ہی جسکون اللہ تعالی نے ہدایت اور علم بہت دیا ہی وہی اس آیت
مطلب کو جانتا ہی باقی گمراہ جاہل کیا جانین اس آیت شریف کے مطالب کو ذرا سے تحقیق آیت مذکور
کے موافق قاعدے علم معقول منقول کی یہہ ہی کہ لفظ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کا جنس ہی مثل ع

حیوان کی اور لفظ یُوحیٰ اِلَیَّ کا فصل ہی مثل ناطق کے اور یہہ فصل یعنے صفت یُوحیٰ اِلَیَّ کی حضرت
رسول اللہ کی ذات مین روز اول سے متصل ہے ساتھہ دلیل اس حدیث کی کُنتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَینَ
الْمَاءِ وَالطِّینِ یعنے فرمائے حضرت نے کہ تھا مین نبی اسوقت سے کہ حضرت آدم درمیان پانی مٹی کے
تھے یعنے ابتک حضرت آدم پیدا ہی نا ہوئے تھے کہ مین نبی تھا پس لفظ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ
یُوحیٰ اِلَیَّ کا سارا مراد ہے رسول اللہ کی ذات پاک ہے جیسا کہ لفظ حیوان ناطق کا سارا مراد انسان
سے کیونکہ لفظ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کا تمام بنی آدم کو شامل ہے جیسا کہ لفظ حیوان کا تمام حیوانون
کو شامل ہے لفظ یُوحیٰ اِلَیَّ کے نے تمام بنی آدم کو حضرت رسول اللہ کی ذات پاک سے جدا کر دیا سوا
نبیون کے کیونکہ یہہ صفت یُوحیٰ کے سوا نبیون کی اورون مین نہین یعنے تمام بنی بشر مین ایسی بشر جو
کو وحی کیا گیا ہے انہون کی طرف جیسا کہ لفظ ناطق کے نے انسان کو تمام حیوانون سے جدا کر دیا ہے جب
حضرت رسول اللہ نے یہہ حدیث فرمائے کُنتُ نَبِیًّا وَّآدَمُ بَینَ الْمَاءِ وَالطِّینِ تو اس حدیث سے
تمام نبی بھی حضرت کی ذات سے خارج یعنے جدا ہو گئے کیونکہ یہہ صفت کنت نبیا کی اور کسی نبی مین اسواسطے
کہ نبوۃ حضرت کی ذات مین ذاتی اور نبیون مین عرضی ہے یعنے نبوۃ اور پیدایش حضرت کی ایک ہی وقت
تھی اور نبیون کی نبوۃ پیدایش کے بعد تھی الغرض اب جیسا کہ انسان کو بیل بکری گھوڑا گدہا کتا یا انھون کے
جیسا کہنا منع اور بیوقوفی ہے اسیطرح نبیون کو بھی اپنے جیسا بشر کہنا گمراہی بیدینی ہے جیسا کہ مذکور
ہوا جواب تیسرا پاک منزہ ہے ذات اللہ تعالی کی اس بات سے کہ اپنے حبیب محمد رسول اللہ
کے حق مین آپ ہلکائی بے ادبی کا لفظ بولے یا کسی کو ن بولنے کا حکم کرے یا کسی کے بولنے سے راضی ہووے
عزیزو جو لوگ کہ واسطے چلانے مذہب شیطانی اپنے کی ہلکائی حضرت کی یعنے اپنے جیسا بشر کہنا

کرنا

حضرت کا قرآن سے ثابت کرکے لوگون کو یہہ آیت اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کی بتاتے ہین تو انہون کو
یہہ آیت جھٹلاتے ہین آیہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ یعنے اے
ایمان وارو مت اونچا کرو تمارے آواز کو نبی کے آواز پر یعنے جب حضرت رسول اللہ کے حضور مین تم
بات کرو تو آہستہ آہستہ ڈرتے ڈرتے بات کرو بادشاہ کے حضور جیسا وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ
بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ یعنے مت بلاؤ تم رسول اللہ کو جیسا کہ تم اپسمین ایکدوسرونکو
خالی نام لیکر بلاتے ہو اسیطرح رسول اللہ کون تم خالی نام لیکر مت بلاؤ جیسا کہ احمد محمد یا نبی یا رسول
یعنے ایسا مت بولو بلکہ تعظیم ادب سے حضرت کا نام لیو جیسا کہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ
یا شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین یعنے ایسا بولنا چاہئے اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ
یعنے ایسا نہو کہ نیک عمل تمہارے جاتے رہین بسبب اس دلیری بےادبی کرنے حضرت رسول اللہ کی
حالانکہ تم نہ جانو کہ ہمارے عمل جاتے رہین یعنے تم جانونگے کہ ہمارے سے کچھ تقصیر نافرمانی اللہ تعالی
کی نہین ہوئی بلکہ حضرت کا بےادبی سے نام لینا یعنے خالی احمد محمد کہنا یہی تمہارے اللہ تعالی کے نزدیک
بڑے تقصیر نافرمانے ایمانی ہے شرک کفر جیسے کیونکہ بغیر شرک کفر کے دوسرے کسی گناہ بڑی چھوٹی
سے مسلمانون مومنون کی نیک عمل نہین جاتے یعنے یہہ مسئلہ عقائد کا ہے کہ نیکی کرنے سے مومن کے
گناہ جاتے ہین لیکن گناہ کرنے سے مومن کے نیک کام نہین جاتے سوا شرک کفر کے جیسا کہ بزرگونکی
بےادبی کرنے مین کہا ہے مَنْ تَرَكَ الْاَدَبَ رُدَّ عَنِ الْبَابِ یعنے جسنے نہ رکھا ادب بڑونکا تو وہ
نکالا گیا ہے دروازے سے عزیز تو نولاکھ برسکی عبادۃ ابلیس کی ایک بےادبی کرنے سے حضرت
آدم کی سے جاتی رہی جو وہم اور شک ظاہری معنے اس آیۃ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کے سے جو

نادانون کی سمجھہ مین آتا ہی کہ حضرت کو اپنے جیسا بشر کہنا درست ہی اب وہ وہم بھی اس
آیۃ لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ کی سے دور ہو گیا یعنے اس آیۃ لَا تَرْفَعُوْٓا سے صاف معلوم ہوا
کہ حضرت کو کہنا بیشک درست نہین کیونکہ جب اللہ تعالی اخالی نام لینے حضرت رسول اللہ کی یعنے خالی
احمد محمد کہنے سے مومنون کو منع کرے اور حضرت کے خالی نام لینے سے غضب ہو کر مومنون کی
نیک عمل بھی حبط اور باطل کرے باوجود اسکے کہ حضرت کو احمد محمد کہنا بہتر ہی بشر کہنے سے پھر وہ
اللہ تعالے ایسا حکم کریگا بندون کو کہ تم حضرت کو اپنے جیسا بشر کہا کرو یا کیسا انہون سے راضی ہو ویگا
اگر بالفرض حضرت کو بشر کہنا درست ہوتا تو اللہ تعالے خالی نام لینے حضرت کے سے بندون کو ہرگز منع نکرتا
کیونکہ حضرت کو بشر کہنا بڑی بے ادبی ہی احمد محمد کہنے سے یا روا اللہ تعالے نے بھی آپ کو کوئی جگہہ کلام اللہ
مین کسی نبی کو یا بشر کر کے نہین کہا ہان خالی نام سے تو البتہ اور نبیون کو پوکارا ہی جیسا کہ یا آدم
یا نوح یا موسی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو خالی نام سے بھی کوئی جگہہ نہین یاد کیا یعنے
کلام اللہ مین کوئی جگہہ یا احمد یا محمد نہین بلکہ اللہ تعالے نے حضرت کو جس جگہہ یاد کیا ہی تو تعظیم عزت سے
یاد کیا ہی جیسا کہ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ یٰٓاَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ یٰٓاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ یٰسٓ طٰہٰ وغیرہ
بھائیو ذرا انصاف تو کرو جب اللہ تعالی آپ حضرت کا خالی نام نہ لیوے مومنون کو بھی خالی نام لینے
احمد محمد کہنے سے منع کرے پھر کیسا بندون کو حکم کریگا کہ تم رسول اللہ کو اپنے جیسا بشر کہو دوسری
دلیل وہابیون کی جھٹلانے کی جو حضرت کو اپنے جیسا بشر کہتے ہین یہ ہی آیۃ اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ یعنے کیا
کرینگے ہم مومنون صالحون کو برابر مفسدون بددینون کے یا کرینگے ہم متقیون پرہیزگارون کو برابر

گناہ گارون بدکارون کے کبھی نہین کرنے کے آیۃ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ
یعنے کہدے یا رسول اللہ مشرکو کون یعنے وہابیون کے باپ دادون کو برابر ہین عالم لوگ اور جاہل لوگ
یعنے ہرگز برابر نہین ایسی اور بھی بہت آیتین ہین کہ سبب طول طویل کے مذکور نہ ہوئی عزیزو اب ان آیتون کی
طرف ذرا غور کرکے انصاف کی نظر سے دیکھو کہ جب اللہ تعالی مومنون متقیون عالمون کو مفسدون
فاجرون جاہلون جیسا نہ کہے اگرچہ نیک بد سب بشر اور اللہ تعالی کے بندے ہین پھر اللہ اپنے حبیب کو
ہمارے تمارے جیسا بشر کیسا کہے گا سوال اگر وہابی کہین کہ حضرت کو بشر کہنا کیا جھوٹھ ہے یعنے حضرت
بشر نہین کہ تم لوگ ہم کو منع کرتے ہین جواب اگرچہ فی الحقیقت حضرت بشر ہین لیکن ہر وقت انہونکو
بشر کہنا درست نہین کیونکہ ہر وقت بشر کہنا ہلکائی ہے ہلکائی کا لفظ حضرت کی جناب مین بولنا
گمراہی کفر ہے اگر کوئی بولے گا تو مردود ابدی ہوگا ابلیس جیسا یارو ایسے اور بھی بہت باتین ہین کہ اصل مین
وہ باتین بولنا سچی ہین لیکن شرع مین ایسا بولنا گمراہی ہوتی ہے بے ادبی کے سبب سے جیسا کہ کوئی
کہے اللہ تعالی کافرون اور شیطانون پلیتی کا پیدا کرنے والا ہے اگرچہ فی الحقیقہ یہ بات سچی ہے
کیونکہ ہر چیز کا خالق وہی ہے لیکن ایسا بولنا منع ہے اب یہہ وہابی ابوجہل کی اولاد بھی نبیون کو اپنے
جیسا بشر کہتے ہین مشرکون جیسا جیسا کہ اللہ تعالی مشرکون کی حال سے خبر دیتا ہے جو مشرک اولے
نبیون کو اپنے جیسا بشر کہتے تھے آیۃ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ مَا نَرَاكَ إِلَّا
بَشَرًا مِثْلَنَا یہہ آیۃ وما من دابۃ کے پاو کے پاس ہے یعنے کہتے تھے بڑے بڑے مالدار اور سردار کافر
حضرت نوح علیہ السلام کو کہ نہین دیکھتے ہم تیرے تین مگر بشر یعنے تو آدمی ہمارے جیسا ہے دوسری
آیۃ قَالُوا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا تُرِيدُونَ أَنْ تَصُدُّونَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وما

امر ہی کے ہونے کے آخر مین ہے یعنے کہتے تھے مشرک لوگ حضرت نوح حضرت عاد حضرت ثمود کتین کہ نہین

تم مگر بشر ہو ہمارے جیسی تیسری آیۃ واسروا النجوی الذین ظلموا ھل ھذا الا بشر مثلکم

افتاتون السحر وانتم تبصرون یہہ آیت اقترب للناس کی شروع مین ہے یعنے کہتے تھے کفار مکے

حضرت رسول اللہ کون کہ نہین یہہ مگر بشر ہمارے جیسا ہے چوتھی آیت فقال الملؤا الذین کفروا

من قومہ ما ھذا الا بشر مثلکم یرید ان یتفضل علیکم یعنے بڑے بڑے مشرک

کہتے تھے کہ نہین یہہ حضرت نوح مگر بشر ہمارے جیسا ہے پانچوین آیت وقال الملا من قومہ

الذین کفروا وکذبوا بلقاء الاخرۃ واترفناھم فی الحیوۃ الدنیا ما ھذا الا بشر مثلکم

یاکل مما تاکلون منہ ویشرب مما تشربون یہہ دونو آیتین قد افلح کے دوسرے

رکوع مین ہین یعنے مشرک کہتے تھے حضرت ہود یا صالح کون کہ نہین یہہ مگر بشر ہمارے جیسا ہے کہاتا ہے

جو کچھہ تم کہاتے ہو پیتا ہے جو کچھہ تم پیتے ہو چھٹی آیت قالوا انما انت من المسحرین ما انت الا بشر

مثلنا فات بایۃ ان کنت من الصادقین یعنے کہتے تھے مشرک حضرت صالح کون نہین تو

مگر بشر ہمارے جیسا ہے ساتوین آیۃ قالوا انما انت من المسحرین ما انت الا بشر مثلنا

وان نظنک لمن الکاذبین . یہہ آیتین دو تو قال الذین کے اول مین ہین مشرک کہتے تھے حضرت

شعیب کون نہین تو مگر بشر ہماری جیسا ہے آٹھوین آیۃ قالوا ما انتم الا بشر مثلنا

وما انزل الرحمن یہہ آیت یس مین ہے یعنے مشرک کہتے تھے نبیون کو نہین تم مگر بشر ہو

ہمارے جیسے نوین آیت فقالوا ابشرا منا واحدا نتبعہ انا اذا لفی ضلال

وسعر یہہ آیت قال فما خطبکم کے پاؤ مین ہے یعنے مشرک کہتے تھے حضرت صالح کو آیا اسی ایک

آدمی ہماری جیسی کے ہم تابع داری کرین دسوین آیت فَقَالُوا اَبَشَرٌ یَّھْدُوْنَنَا فَکَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا
وَاسْتَغْنَی اللّٰہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ٥ یہ آیت قد سمع اللّٰہ کی ہونے کے پاس ہے یعنے مشرک
کہتے تھے نبیون کو آیا ہی آدمی ہمکو ہدایت کرینگے سوال اگر وہابی کہین کہ تم کہتے ہو حضرت رسول اللہ
کو شفاعت کا اذن دنیا مین ہو چکا ہے جب تو تمہارے گناہ معاف ہو گئے پھر کیون تم لوگ نماز روزہ
کرتے ہو **جواب** نماز روزہ واسطے بجالانے حکم اللہ تعالی کے ہے فقط گناہون کے بخشانے کے لیئے
نہین اگر نماز روزہ گناہون کے بخشانیکے واسطے ہوتا تو جو لوگ کہ گناہون سے پاک اور جنتی قطعی
ہین جیسا کہ تمام نبی اور اصحاب عشرۃ المبشرین انہون پر نماز روزہ فرض نہوتا **جواب** دوسرا
یہہ سوال ان وہابیون کا شیطان کے مانند ہے یعنے شیطانی ہے کہ جاہلون کو ایسے جھوٹے دلیلون سے
فریب دیکر گمراہ کرتے ہین یارو انہون کے جواب دینے اور جھٹلانے کے واسطے ان وہابیون کو
کہنا کہ بھلا تم بھی اللہ تعالی کو گناہون کے بخشنے والا جانتے ہو یا نہ اگر کہین ہم نہین جانتے تو کافر
ہین جو اللہ تعالی کی بخشش کا انکار کرتے ہین اگر وہابی کہین کہ ہم اللہ تعالی کو بیشک گناہون کے بخشنے والا جانتے
ہین تو کہو پھر کیون تم لوگ بھی ہمارے جیسا نماز روزہ کرتے ہو یارو کیا یہہ وہابی شیطان گمراہ
بیوقوف ہین یہہ نہین جانتے جب اللہ تعالی کے بخشش کے بھروسے پر نماز روزہ چھوڑنا شرعمین
درست نہین پھر رسول اللہ کی شفاعت کے بھروسے پر نماز روزہ چھوڑ دینا کیسا کسی کو شرعمین
درست ہوگا **نصیحت** یہان یہہ کوئی نہ سمجھے کہ نماز روزہ اور عبادت کرنے والون کو حضرت
رسول اللہ کی شفاعت کی غرض نہین جیسا کہ وہابیون نے سمجھا ہے بلکہ حضرت رسول اللہ کی شفاعت کے
تو انبیاؤن ولیاؤن کو بھی حاجت ہے لیکن اتنی بات ہے نیکون کو واسطے زیادہ ہونے مراتب کے

اور گناہ گارون کو واسطے خلاصی عذاب کے حضرت کی شفاعت ہوگی جیسا کہ شیخ فرید الدین عطار رح
حضرت کی تعریف شفاعت ہونے کی جیسا کہ شیخ نے فرمایا بیت آنکہ آمد نہ فلک معراج او .: انبیا
اولیا و محتاج او .: یعنے انبیا اولیا سب حضرت کی طرف محتاج ہین .: یارو اگر سچ پوچھو تو
ان وہابیون بیحیاؤنے اللہ تعالی کا مرتبہ نہین سمجھا نہ کلام اللہ کا نہ رسول اللہ کا جیسا کہ حق ہے سمجھنے
قدر انہونکا ہے یعنے ایسا اللہ تعالی مالک الملک اور علیم ہے کہ دونو جہان کا علم اسکے علم کے آگے ایک
ذرے سے بھی کمتر ہے جیسا کہ اللہ تعالی خبر دیتا ہے آیۃ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ
یَمُدُّہٗ مِنْ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ یہ آیت الم کی نصف کے پاس ہے یعنے
اگر ہوئے تمام درخت زمین کے قلم اور دریا تمام سیاہی ایسے اور بھی سات دریا سیاہی ہوتی علم
اللہ تعالی کا لکھتے تو ہرگز علم اللہ تعالی کا نہین تمام ہوتا اور ایسا خبیر جو تمام مخلوقات کا راز اور حال ظاہر
باطن ہر وقت ہر آن الآن کما کان بلکہ علی الدوام اوس علام الغیوب کے آگے سورج سے بھی زیادہ
روشن اور ظاہر ہے ایسے مالک جلیل الشان کی علم کو تو وہابیون نے اسکے بندون کے علم سے
بھی کم سمجھا ہے کہ نبیون اصحابون اولیاؤن کی فضیلت بیان کرنے سے شرک جانتے ہین اور
انہون کے نام لینے سے یعنے یا رسول اللہ یا علی یا حسین یا پیران پیر کہنے سے مسلمانون کون
بھی مشرک کہتے ہین پہر لوگونکو یون سمجہاتے ہین کہ تم نبیون اصحابون اولیاؤن کو کیا خدا کا شریک مقرر
کیا ہے جو تم ہر وقت اٹھتے بیٹھتے انہون کے نام لیتے ہو یارو وہابی بیوقوف یہ نہین سمجھتے کہ نبیون اصحابون
اولیاؤن کی فضیلت بزرگی بیان کرنا یہ کمال فضیلت بزرگی مالک حقیقی کی ہے جیسا کہ اللہ تعالی اپ
نبیون کی فضیلت کا بیان کرتا ہے کلام اللہ مین یہ آیۃ وَاذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ اِسْمٰعِیْلَ یعنے یاد کر اے محمد

کلام اللہ میں حضرت اسماعیل کو جو مین نے اوسکو مرتبہ دیا ہی آیتہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيْس
یعنے یاد کر یا رسول اللہ بزرگی حضرت ادریس کی کیونکہ جب اونکی ادنی او رخبیث بندونکا یعنے ابلیس
شیطانون کا علم تو ۃ اتنا ہی جو مشرق سے تا مغرب تک ایک لحظے مین جاوین اور تمام جنون
آدمیون کے دلون کے راز او ربات کو بلکہ انہون کے ایک ایک رگ کو ہر وقت ہر آن جانین اور
انہون کے دلون پر حکم کرین یعنے انہون کی دلون کو نیکی سے بند کرین پھر اسکے اعلی اور اشرف
بندون کا یعنے نبیون اصحابون اولیاؤن کا علم اور مرتبہ کتنا ہوگا پھر انھون کے خالق مالک کا
علم اور مرتبہ کتنا ہوگا یارو اب انصاف کرو اگر نبیون اصحابون کی فضیلت کا بیان کرنا شرک
کفر ہوتا تو اللہ تعالی آپ کیسے نبیون کی فضیلت بیان کرتا جیسا کہ آیتہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ
مُوْسٰی یعنے یاد کر یا رسول اللہ کلام اللہ میں فضیلت حضرت موسی کی اے مسلمانون اب
ان وہابیون شیطانون سے کہو کہ بھلا دجال جو تمام لوگون کے دلون کی باتین بتائے گا اور
ابلیس بھی تمام بنی آدم اور جنون کے دلکی بات ہر وقت جانتا ہی سو انہون کو غیب کی بات
کیسی معلوم ہوتی ہی یعنے دجال ابلیس کیسی غیب کی باتین جانتے ہین اگر وحی سے کہین تو جھوٹے
ہین اگر وہابی کہین کہ اللہ تعالی انہونکو بغیر وحی کے معلوم کرواتا ہی تو کہو پھر کیون تم رسول اللہ کی
جناب مین بکتے ہو کہ حضرت رسول اللہ کو بغیر وحی کے کچھ خبر ہوتی نہی لعنت ہی وہابیون کی
عقل اور مذہب پر بیت لاکھون کروڑون لعنتان اس عقل پر ہو جو سدا ۞ جس مصطفے
کے علم کون ابلیس سے کمتر کیا ۞ اسی طرح ان وہابیون نے کلام اللہ کا بھی قدر نہین سمجھا یعنے
ایسا کلام اللہ جو سر اسر پروردگار کا راز اور رمز اور تمام علمونکا مخزن اور اصل اور فہم اور اشرف

محققون مجتہدون کا کما حقہ اوسکے مقصد مطلب کے سمجھنے مین حیران مفسر لوگ بھی اس کلام اللہ کی
معانی کی تفسیر بیان کرنے سے عاجز تفسیرین اوسکی بھی بے شمار ہون جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید
کی فضیلت سے خبر دیتا ہے آیہ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ
كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا یہ آیت سورہ کہف کے آخر مین ہے یعنے کہدے یا رسول اللہ
اگر ہووے پانی دریا عظیم کا سیاہی واسطے لکھنے معنے کلام اللہ کی یعنے قرآن شریف کی تو البتہ سوکھ جاویگا
پہلے تمام ہونے معنے قرآن کے اگر دوسرا بھی ایسا دریا لاوین ہم تو بھی سوکھ جایگا لیکن معنے قرآن کے
نہین کم ہونے کی ایسی کلام اللہ جلیل القدر کو ان وہابیون نے کسقدر ہلکا اور ایک بچون کا کھیل سمجھ لیا ہے
کہ انہون نے دوسرے علمون کو بالکل چھوڑ کر فقط ہندی ترجمے قرآن حدیث کے پڑھنے پڑھانے
فرض جان لئے ہین یعنے ہندی ترجمے پڑھکر اسقدر مغرور ہو جاتے ہوجاتے ہین کہ مارے تکبر کے
کسی مجتہد اور عالم کو ن تو خیال مین بھی نہین لاتے جہالت سے کیسے کیسے کلمہ کفر کے بک جاتے ہین کہ نعوذ
باللہ منہا یہان تک کہ فقہ اور تفسیرین اور علمون کو ن تو بدعت کہتے ہین پھر لوگون کو وہابی فریب سے
یون سمجھاتے ہین کہ اصل علم تو قرآن حدیث ہے باقی فقہ تفسیرین اور علم حضرت کے وقت مین نہین تھے
پیچھے علماؤن نے اپنے عقل سے بنائے ہین اب انہو نکا کچھ اعتبار نہین ان علمونکا پڑہنا پڑھانا بہی ہمکو
کچھ ضرور نہین نعوذ باللہ منہا غرض وہابی اندھے بیوقوف یہہ نہین جانتے کہ علم فقہ کا جو تمام قرآن
حدیث کا مغز اور مطلب ہے تمام علما اولیا عام اور خاص بھی تمام روئے زمین کے سنہ دوسو
چالیس سے بلکہ ایکسو پچاس سے تااتبک اس فقہ والون کے تابعداری کرتے انہون کو سچا تے اس علم
یعنے فقہ کو پڑھتے پڑھاتے اسکے پڑھنے پڑھانے کو فرض کہتے ہوئے چلے آئے ہین ایسے مجتہد و عالمون عالی

شان کے باتون کو جب یہہ وہابی ناپسند کرین یعنے انہونکی کتابون اور فقہ کو بدعت جان کر نہ پڑہین
پہر ہندی کتابین جو کوئی عالم ان کی سند نہین کرتا کیون یہہ وہابی ایسی کتابون کی سند کرکے رات دن
پڑہتے پڑہاتے ہین حالانکہ ہندی کتابین بہی تو حضرت کے وقت مین نہین تہین سوال اگر وہابی
کہین کہ غرض علم سے قرآن حدیث کی معنا سمجہنا سمجہانا ہے اگر کوئی معنے اسکے اپنی بولی مین نہ پڑہے
تو کیا کوئی سمجہے گا جواب ہم بہی کہتے ہین کہ غرض علم سے قرآن حدیث کا سمجہنا سمجہانا ہے
لیکن قرآن حدیث زبان عربی ہے یہہ کسی کی سمجہہ مین نہین آتا جب تک کوئی اول خوب
طرح بولی عرب کی قاعدو سے نا پہڑلے اگر ہزار برس کوئی ہندی ترجمے قران حدیث پڑہے پڑہائے
تو کبہی قرآن حدیث کے مطلب کو نہین سمجہے گا جب تک کوئی علم عربی سے واقف نہ ہوگا جواب
بعد تسلیم فقہ اور چارون مذہب اور تفسیرین اور دوسرے علم حضرت رسول اللہ کے وقت مین نہین تہے
اسیو کے سطے تم ان علمون کو نہین پڑہتے ہو اور چارون مذہب کون بہی نہین مانتے ہو بہلا تمہارے
مذہب والے یعنے مولوی اسمٰعیل سید احمد وغیرہ لوگ اور تمہارے مذہب کی کتابین یعنے تقویۃ
الایمان وغیرا اور ہندی ترجمے قرآن حدیث کے اور صحاح ستہ کہان حضرت کے وقت مین تہی
پہر کیون تم لوگ تمہارے مذہب والون کو مانتے ہو انہونکی کتابون کی سند کرکے رات دن پہڑتے
پہڑاتے ہو جواب تیسرا فقہ اور چارون مذہب کون بدعت کہنا کفر ہے انہونکی بدعت کہنے
والے اور انہون کے سچانے ولے بہی کافر ہین کیونکہ فقہ اور مذہبون کو بدعت کہنا گویا کہ تمام
مجتہدون عالمون اولیاؤن کو جہٹلانا ہے جہٹلانا مجتہدونکا کفر ہے اگر بالفرض فقہ اور یہہ مذہب
شرع مین بدعت ہوتی ہے جیسا کہ وہابیون نے سمجہا ہے تو مجتہدون جیسے شخص کبہی ایسی

کتابمین نہ ہلنے تمام علما اولیا روئے زمین کے بھی انہون کی تابعداری نکرتے کیونکہ اتفاق کرنا بدعت
اور غیر شرع کی بات پر ایسی شخصون کی شان سے بعید ہے اسیطرح ان وہابیون نے رسول اللہ کا
بھی مرتبہ نہین سمجھا نہ کسی اصحاب نہ اولیا نہ علما کا بھی انہون نے مرتبہ سمجھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انہونکی فضیلت کی
خبر دیا ہے آیۃ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی یعنے لکھ چکا ہے اللہ تعالیٰ روز ازل سے
تحقیق مین غالب ہون اور میرے رسول آیۃ وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ
الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ یعنے عزۃ اور بزرگی ہے واسطے اللہ تعالیٰ کی اور واسطے رسول اللہ کے
اور واسطے سب اصحابون مومنون دینداروں کی لیکن منافق لوگ انہونکی بزرگی کو نہین جانتے
کہ کیا کیا انہون کی مراتب ہین دونون جہان مین اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسے رسول اللہ رحمۃ للعالمین
شفیع المذنبین خاتم النبیین حبیب رب العالمین جسکی تعریف مین آپ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیۃ اِنَّکَ
لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنے یا رسول اللہ خلق تمارا بہت بڑا آیۃ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا
وَحْیٌ یُّوْحٰی ۔ یعنے حضرت رسول اللہ اپنے عقل اور دل سے نہین بات کرتے بلکہ جو کچھ بات کرتے
ہین تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہین دع ما جیسا کہ قصیدے بردے والے نے حضرت کی
فضیلت مین فرماتے ہین شعر دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِي نَبِيِّهِمْ ۔ وَاحْكُمْ
بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمْ ۔ وَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ ۔ فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَيْسَ لَهٗ
حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمٍ ۔ یعنے لڑائی اور گفتگو کرنے والا حضرت کی فضیلت
مین تون چھوڑ دے اسبا تکون جو دعوا کرتی تھے یہود نصاریٰ اپنے نبی کے شان مین

یعنے جیساکہ یہود نصارا اپنے نبی کو یعنے حضرت عیسی اور حضرت موسی کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے تھے
اسیطرح تم ای مومنو رسول اللہ کون ایسا نہ کہو یعنے ای مومنو تم حضرت رسول اللہ کو ایک یہہ بات
یعنے خدا یا خدا کا بیٹا مت بولو یہود نصاری کی جیسا اسکے سوا جو تمارا جی چاہے سو حضرت رسول اللہ
کی تعریف اور فضیلت بیان کرو کیونکہ حضرت کی فضیلت اور بزرگی کی حد نہین تاکہ کوئی انسان
اپنے ایک منہہ سے حضرت کی فضیلت بیان کر سکھے اگرچہ تمام بال انسانکی منہہ ہون ہر یک
منہہ مین زبان ہو تو بھی حضرت کی تمام فضیلت کا بیان نہین ہونے کا پہر ایک زبان سیے تو
کیسے بیان ہوگا تو اللہ تعالے کے حکم سے کرتے ہین جیساکہ قصیدے بردے ولیے حضرت کی ایسے
نبی عظیم الشان کے حق مین اور حضرت علی حضرت امام حسین کے بلکہ تمام نبیون اصحابون اولیاؤن کے
حق مین یہہ وہابی ابو جہل کی اولاد کیسی کیسی بے ادبی کی باتین اور مثالین بولتے بیان کرتے ہین کہ نعوذ باللہ
منہا جیساکہ مذکور ہوا یارو اسیطرح یہہ وہابی حضرت رسول اللہ کون قاصد جیسا کہتے ہین پھر
لوگون کو فریب سے یون سمجھاتے ہین کہ رسول عربی مین قاصد کون اور نبی عربی مین خبر دینے والے کو کہتے
ہین و حضرت رسول اللہ بھی اللہ تعالی کے آگے کیسے ہین جیسا قاصد جواب یہہ بھی انہون کی حرکت شیطانی
ہے کیونکہ باعتبار لغوی معنے یعنے ظاہری معنے لفظ رسول کی حضرت رسول اللہ کون قاصد یا قاصد جیسا
کہنا سمجھنا کفر اور ضلالت ہے کئی دلیلون سے اول تو یہہ ہے کہ قاصد بھیجنے والے کی اور جسکی طرف
قاصد بھیجتے ہین یعنے ان دونون کی راز اور حقیقت سے قاصد بے خبر جاہل بیگانہ ہوتا ہے دوسرا یہہ ہے
کہ قاصد مقصود بالذات نہین ہوتا بلکہ قاصد تابعدار اور فرع اوسکا ہوتا ہے جسکی طرف قاصد بھیجتے ہین
تیسرا یہہ ہے کہ عزت تعظیم قاصد کی مقصود الیہ کی یعنے جسکی طرف قاصد بھیجتے ہین اوسکی طفیل سے

ہوتی ہے اگر وہ نہ ہوتا تو قاصد کو کوئی نہ جانتا جو تھا یہ ہے کہ قاصد کی نہ ہونے سے مقصود الیہ کی
وجود کو کچھ نقصان نہین ہوتا جیسا کہ کوئی شخص قاصد اپنے دوستکی یا سردار کی طرف بھیجا
تو جو بات اور رمز اوسکے دلکی اوسکا دوست اور سردار جانتا ہے قاصد اوسکا نہین جانتا اور جتنا
قدر اور مرتبہ دوست سردار کا اوسکے آگے ہے اتنا مرتبہ قاصد کا اوسکے آگے نہین ہوتا قاصد کے
بھیجنے مین تین شخصونکا ہونا ضرور ہے ایکہ تو قاصد بھیجنے والا دوسرا جسکی طرف قاصد بھیجتے
ہین تیسرا قاصد یار وہابیون کے کہنے کون حضرت رسول اللہ کون قاصد جیسا کہتے ہین اب
اسی قاعدے سے ملا کر دیکھو کہ کیا معلوم ہوتا ہے یعنے قاصد بھیجنے والا اللہ تعالی ہوا جسکی طرف
قاصد بھیجتے ہین وہ مخلوقات ہوئے رسول اللہ قاصد ہوا معاذ اللہ وہابیون کے کہنے سے اب
صاف معلوم ہوتا ہے جتنا مرتبہ مخلوقات کا خدا تعالی کے آگے ہے اتنا مرتبہ حضرت رسول اللہ کا
مخلوقات جانتے ہے وہ راز رسول اللہ نہین جانتے قاصد جیسا معاذ اللہ اور رسول اللہ کو
بھی مخلوقات کے طفیل سے اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے قاصد جیسا معاذ اللہ الغرض یہہ سب
باتین کفر گمراہی ہین بلکہ یہ لفظ رسول کے اور نبی کے تو حضرت کی بڑی فضیلت پائی جاتی ہے
باعتبار معنے اصطلاح کے اگر کسی کو علم ہو تو تحقیق کرکے دیکھ لے تحقیق لفظ رسول کی لفظ
نبی کی موافق قاعدے علم معقول منقول کی یہہ ہے کہ عربی بولی مین ایک لفظ کی دو معنے
ہوتی ہین ایک لغوی ایک اصطلاحی لغوی معنے وہ ہین کہ فقط لفظ کی ظاہری تحت لفظی
معنے ہوتی ہین اور یہی تمام لغوی معنے لفظکی تعریف علم مین یعنے کسی کے نام مین ہرگز مراد نہین ہوتی
بلکہ غرض لغوی معنے سے تو تعریف اور علم مین فقط معلوم کرنے وجہ تسمیہ کی یعنے سبب معلوم

کرنے نام رکھنے کی ہوتی ہے یعنے اسکا یہہ نام کیون رکھا ہے جیسا کہ لفظ کافر کا لغت مین
یعنے عربی بولی کا فر مطلق چیز چھپانے والے کو کہتے ہین اب اصطلاح مین یعنے شرع مین کافر خدا
رسول کے منکر کون کافر کہتے ہین اگر کوئی کہے کہ خدا رسول کی منکر کون کیون کافر کہتے ہین اسکا
سبب کیا یعنے کافرون کو کافر کہنا سبب یہہ ہے کہ کفار لوگ بھی حق کی بات کون چھپاتے ہین چھپانے
کی بات مین دونو شریک ہین اسی ورا سے مناسبت کی یعنے ملاپ کے واسطے خدا رسول کے منکرون کون
کو بھی شرع مین کافر کہتے ہین اسیطرح اللہ کے لفظ مین بھی بیس قول ہین یہی مضمون ہے قاموس
اور تفسیر کبیر کا ایک قول ہین یہی مضمون کا کہ لفظ اللہ کا مشتق یعنے نکالا ہوا گیا ہے الہہ سے
الہہ عربی بولی مین اوس اوٹھنے کون کہتے ہین کہ جسکا بچہ جنگل مین ما سے دور جا پڑا ہو پھر جب
وہ بچہ گھبرا کر اپنی ما کو پکارتا ہے تو اسوقت اوسکی ما آواز سنکر اپنے بچہ کی طرف دوڑ جاتی
ہے اور اوسکون جاکر محبت پیار سے دودہ پلاتی ہے اسیطرح جو کوئی بندہ بھی اللہ تعالے کے قریب
سے بسبب گناہون نافرمانی کی معصیت کے جنگل مین دور جا پڑتا ہے تو جب وہ بندہ لاچار ہو کر دل سے
اپنے خالق کون پکارتا ہے تو اللہ تعالی اوسیوقت اوسپر رحم کرتا ہے یہہ شفقت کی بات دونون مین
پائی جاتی ہے اسی ورا سی مناسبت کے لیئے پروردگار کو بھی شرع مین اللّٰہ کہتے ہین لیکن لفظ کی
لغوی معنے ہو بہو تعریف علم مین ہرگز مراد نہین ہوتی جیسا کہ وہابیون نے سمجھا ہے اصطلاحی معنے وہ
ہین کہ ظاہری تحت لفظی معنے کی سوا لفظ کے دوسرے معنے بھی ہوتے ہین مراد بھی یہی تمام اصطلاحی معنے
لفظ کی تعریف علم مین ہوتے ہین کیونکہ معنے اصطلاحی خاص ہین تعریف علم بھی بغیر خاص کے نہین ہوتا
جیسا کہ لفظ کافر کا اب ہر کوئی خدا رسول کے منکر کون کافر کہتا ہے لیکن بمطلق چیز کے چھپانے

ولیے کو بی کافر ہین کہتا اسیطرح لفظ اللہ کا بھی اب ہر کوئی پروردگار کی ذات کو احد کہتا ہے
اوسکے سوا کوئی احد نہین کہتا شرع مین بھی ایسا کہنا ہرگز درست نہین اگرچہ لغوی معنے کی باعتبار ایسا
ہے عزیز و اسیطرح لغوی معنے یعنے تحت لفظی معنے لفظ رسول کی قاصد کے ہین اور معنے لفظ
نبی کے خبر دینے والے کی ہین اور اصطلاح معنے اونکے یہہ ہین یعنے شرع مین رسول اوس شخص کو کہتے ہین
جو صاحب وحی اور کتاب کا ہو نبی اوسکو کہتے ہین جو فقط صاحب وحی کا ہو حضرت رسول اللہ کو یہی اپنی
اصطلاحی معنے کی باعتبار نبی رسول کہتے ہین فقط لغوی معنے کے باعتبار حضرت رسول اللہ کون نبی رسول
کہنا سمجھنا شرع مین ہرگز درست نہین کیونکہ لغوی معنے لفظ رسول نبی کے عام ہین عام وصف سے
تعریف مرتبہ کسی کا نہین ظاہر ہوتا بلکہ ہلکائی ہوتی ہے ہلکائی رسول اللہ کی کرنا کفر ہے معاذ اللہ اگر
بالغرض حضرت رسول اللہ کون قاصد کہنا باعتبار لغوی معنے لفظ رسول نبی کے درست ہوتا جیسا کہ
وہابیون کا مذہب ہے تو نبوۃ رسالت ہی حضرت رسول اللہ پر ختم نہ ہوتی بلکہ جو کوئی خدا کے حکم کی
بات کرتا تو وہ بھی نبی رسول ہوتا کیونکہ یہہ بھی پیغام پہنچانے والا اور خبر دینے والا ہے خدا کے
حکم کا حالانکہ نبیون کے سوا کسی کو نبی رسول کہنا کفر اور غلط ہے عزیزو ایسی اور بہی بہت باتین
بیہودہ ان وہابیون کی ہین کہ سبب تطویل کے مذکور نہ ہوئین الغرض ایسی ایسی باتین بکتی ہین پھر وہابی
لوگون کو یون سمجھاتے ہین کہ ہم تو قرآن حدیث پر چلتے ہین شرک بدعت کون منع کرتے ہین سو فقط
لوگ ہمکون وہابی کہتے ہین جیسا کہ ان وہابیون نے اس ہدایۃ المومنین کے اوگن چالیسوین
صفحے کے آخر مین یہی لکھا ہے سو عبارۃ اوسکی یہہ ہے اور بعضے بیوقوف جسکون سنتین
کہ بدعت اور تعزیہ داری سے منع کرتا ہے تو کہتے ہین یہہ شخص وہابی ایسی باتین وہابی پنے کی کرتے

تھے اسکا جواب یہہ ہے کہ جس بات سے ہم منع کرتے ہین اوسکی برائی قرآن اور حدیث سے بیان کرتے ہین
بعض وہابیون کا نام نہین لیتے ہین نہ اونکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکے ہمارا وہابی کہنا ہمکو جہالت ہے
اگر وہابی اسیکا نام ہے کہ جو شرک اور بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن اور حدیث کے عمل مین لاے تو
ہم وہابی سنیہی بقول امام شافعی کے کہ اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے تو ہم بہی رافضی ہین تمام ہوئی عبارت
ہدایۃ المومنین کی یارو اسی بات پر یعنے امام شافعی کے قول پر سے وہابیون کو جوتی مارنا چاہئے نقل
مشہور ہے انہونکا جوتا انہیکا سر اب کہو بھلا رسول اللہ کے آل کی یعنے حضرت علی حضرت امامین وغیرہ کے
نام لینے تعریف کرنے سے اگر شرک کفر ہوتا تو امام شافعی جیسے جناب کیون حضرت کی آل سے اتنے محبت
کرتے یعنے ہمیشہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے کیون انہونکا اتنا نام لیا کرتے تھے کہ عوام لوگونکو گمان وہم ہوگیا تھا
کہ شاید امام شافعی رافضی ہوگئے ہین کہ اتنا انہون سے محبت کرتے ہین کہ کوئی وقت انہونکے نام کو نہین ہوتے
سوال اگر وہابی کہین امام شافعی حضرت کی آل کی فقط محبت رکھتے تھے ہر وقت انہونکا ذکر کہان کرتے
تھے جواب تو بھی جہوٹے ہین کیونکہ اگر امام شافعی حضرت کی آل کا ہر وقت نام نہ لیتے تھے تو لوگون
کون انکے دل کا حال کیسے معلوم ہوا کہ امام شافعی کون حضرت کی آل سے بہت محبت ہے عزیزو
اب ان وہابیون کی منہہ کی باتون کی طرف دیکھو کہ کیا بکتے ہین یعنے منہہ سے کہتے ہین کہ ہم قرآن حدیث
پر چلتے ہین اور انہون کی کتابون کون بھی ذرا خیال کرو کہ کیا لکھتے ہین یعنے حضرت علی حضرت امام حسین
وغیرہ مسلمانون کون کفارون سے ملاتے ہین جیسا کہ مذکور ہوا یعنے انہونکی ایسی باتون سے اوصاف
ان وہابیونکا کفر جہالت معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہہ وہابی لوگ تمام نبیون اصحابون اولیاؤن کون
مشرکون سے ملانا اور حضرت علی حضرت امام کون بھی ہر ہر بہادیو سے ملانا موافق قرآن حدیث کے

جلانتے ہین یہودیون جیسا نعوذ باللہ یعنے کلمہ کفر کے اور جہوتی باتین اپنی مذہب کی عقل سے بنا کر بنے
رسالے اور کتابین ہندی مین لکھکر لوگون کو دیکھتے ہین اور کہتے ہین یہی خدا رسول کا حکم ہے تم اسپر اب اوپر
عمل کرو اور اللہ تعالی پر بہتان باندہتے ہین جیسا کہ اللہ تعالی جہوتی کتابین بنانے والے کے حال سے آیۃ فَوَیْلٌ
لِّلَّذِیْنَ یَکْتُبُوْنَ الْکِتٰبَ بِاَیْدِیْہِمْ ثُمَّ یَقُوْلُوْنَ ہٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ یعنے افسوس اور کیا عذاب
سخت ہے واسطے ان لوگون کے جو لکھتے ہین کتاب یا رسالہ اپنے ہاتون سے یعنے قرآن کی آیتون کو بدلا کر
اپنے مذہب کے موافق کر لیتے ہین پھر کہتے ہین لوگون کو یہی خدا کا حکم ہے تو کیون نہین مانتے اگر کوئی ان
وہابیون کو کہتا ہے کہ تم نبیون اصحابون اولیاؤن کی حقارت بے ادبی مت کرو تو کہتے ہین کہ ہم تو قرآن شریف
حدیث پر چلتے ہین یارو اندہون کی نقل ان وہابیون کے علم کی موافق ہے کہ کسی جگہ ایک اندہے بستے رہتے تھے
ایک مسخرے نے انہون سے جا کر کہا کہ بھلا کبھی ہاتی بھی تملوگون نے دیکھا ہے اندہون نے کہا کہ ہمنے تو کبھی نہین دیکھا پھر اوس مسخرے نے
کہا چلو تو مین تمکو ہاتی بتلاؤن الغرض ایک اندہے کا ہاتھ لیکر ہاتی کے کانون پر پھرایا اسکو کہا یہی ہاتی ہے پھر
اوس اندہے کو الگ لیکر دوسرے اندہون سے جدا بٹھایا اسیطرح دوسرے اندہے کا بہی ہاتھ لیکر ہاتی کی سونڈ پر
پھرایا اوسکو بہی کہا یہی ہاتی ہے پھر اسکو بہی جدا بٹھایا الغرض اسیطرح سب کو جدا جدا لیکر ہاتی کی ایک ایک
عضو پر انہون کے ہاتھ پھرانا گیا ہر ایک کو کہتا گیا کہ یہی ہاتی ہے لیکن مسخرے نے یہہ کسیکو نہ سمجہایا کہ یہہ
ہاتی کا کان ہے یہہ سونڈ ہے یہہ دانت یہہ پاؤن ہے اوسکے بعد سب اندہے جمع ہو کر آپس مین ہاتی کی باتین
کرنے لگے یعنے کوئی کچھ کہنے لگا کوئی کچھ کہتا تھا الغرض اندہون مین ایک بڑا اختلاف فساد پیدا ہو گیا یہانتک
کہ آپسمین مارا ماری کرنے لگے تمام لوگ یہی اندہونکا حال دیکھ کر ہنسنے لگے یہی حال ہے وہابی لوگونکا بہی اب زمانے مین
اندہون جیسی قرآن حدیث کے مطلب کو تو کچھ سمجھتے نہین مگر خالی ہندی ترجمے قرآن حدیث پھر کر کچھ کا کچھ بکتے

کتّے جیسا ہڈی پر لوگون سے لڑتے عوام مسلمانون کے دلمین وسوسہ ڈالتے پھرتے ہین ایسی باتون سے تو چوطرفی جوتی
بھی کھاتے ہین یار و جیسا کہ کفار لوگ اپنے کفر کے نام سے خوش ہوتے ہین اسیطرح یہہ وہابی لوگ بھی وہابی کے نام سننے
خوش ہوتے ہین اسیطرح یہہ وہابی لوگ بھی وہابی کے نام سے خوش ہوتے ہین اسیطرح یہہ وہابی لوگ بھی کہتے ہین
کہ ہم وہابی ہین وہابی احمد والے کون کہتے ہین ہم بھی احمد والے ہین کہ قرآن حدیث پر چلتے ہین انکا جواب بعد تسلیم
یہہ ہے یہہ بات جو وہابی کہتے ہین کہ ہم قرآن حدیث پر چلتے ہین اب وہابیون سے کہنا کہ تم یہہ بات سچ کہتے ہو
یا جھوٹھہ اگر جھوٹھہ کہین تو کہو تم کافر ہو کہ اپنی بد کامون کو موافق قرآن حدیث کے کہتے ہو اگر کہین ہم سچ کہتے
ہین تو کہو تم لوگ شیطان ہو کہ اپنکون سب سے بہتر جانتے ہو اور اپنی آپ تعریف کرتے ہو جیسا کہ ابلیس کہتا تھا
کہ مین حضرت آدم سے بہتر ہون اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاتمہ

سورہ مریم مین بیچ تفسیر لفظ کہیعص کی مذکور ہے کہ
حضرت رسول اللہ کی تین صورتہ ہین یہی مضمون ہے تفسیر حسینی کا ایک بشری یعنے حضرت کی ایک صورتہ انسانی
ہے جیسا کہ اللہ تعالی خبر دیتا ہے قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ دوسری صورتہ حضرت کی ملکی یعنے فرشتون کی
ہے جیسا کہ حدیث اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ یعنے حضرت نے
فرماتے ہین نہین ہون مین تم لوگون جیسا بلکہ مین تو رہتا ہون راتکون اللہ تعالی کی پاس وہ کھلاتا پلاتا ہے مجھے
تیسری صورتہ حضرت کی حقی ہے جیسا کہ حدیث لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ
مُرْسَلٌ یعنے حضرت نے فرماتے ہین کہ میرا اللہ تعالی سے ایک وقت خاص قرب اور مرتبہ خاص ہے کہ کوئی فرشتہ
مقرب یا نبی مرسل بھی ایسے اوسی قرب مرتبہ کون نہین پہونچتا حدیث مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی اللّٰہَ یعنے
حضرت نے فرماتے جسنے میری تئین دیکھا تحقیق اوسنے اللہ تعالی کون دیکھا حدیث قدسی مِنْ لَدُنِ الْعَرْشِ

اِلیٰ تحتِ الثریٰ کُلّھُم یطلبُونَ رضائی وَاَنَا اَطلُبُ رِضاءَکَ یا سُلطانَ المُرسلین کہ یعنے اللہ تعالیٰ
حضرت کی شان مین فرماتا ہے عرش سے تا تحت الثریٰ تک تمام مخلوق میری رضا مانگے گے قیامت کے دن اور مین تیری
سے رضا مانگونگا یا رسول اللہ صلعم بنی آدم بھی تین قسم ہین ایک عام ہین جیسا کہ مشرک منافق کافر دوسرے خاص
جیسا کہ تمام مسلمان دیندار اور علما علم ظاہری کی تیسری خاص الخاص جیسا کہ اصحاب تابعین اور صاحب معرفۃ حقیقۃ
کی صاحب معرفت کی حضرت رسول اللہ کی صورۃ حقی پر نظر کرکے حضرت کون تمام نور سر خق کا کہتے ہین اور
صاحب شریعت کی حضرت کی صورت ملکی پر نظر کرکے حضرت کو اشرف سردار مخلوقات کا کہتے ہین اور کافر
مشرک منافق اور وہابی لوگ حضرت کی ظاہری یعنے انسانی صورۃ دیکھ کر حضرت کو اپنے جیسا بشر کہتے
ہین الغرض حضرت کو سر اور نور اللہ تعالیٰ کا کہنا قول عارفون کا ہے اور سردار اشرف مخلوقات کا کہنا قول مسلمانون
مومنون کا ہے اور حضرت کون اپنے جیسا بشر کہنا قول کافرون مشرکون کا ہے اسیطرح یہہ وہابی حضرت
رسول اللہ کے نام کون خدا کے نام سے ہر وقت ملانا شرک جانتے ہین عبد الرسول عبد النبی غلام محمد نام رکھنا
بھی شرک کہتے ہین یاروبہ باتین بھی وہابیون کی جھوٹی مخالف شرع کے موافق مذہب شیطانی انہون کے ہین کیونکہ
حضرت کے نام پاک کو خدائی تعالیٰ کے نام پاک سے ملانا اور عبد اللہ اور جیسا عبد الرسول غلام محمد نام رکھنا
شرع مین ہرگز شرک اور کچھ منع نہین بلکہ رضامندی خالق کی اور نشانی ایمان کی اور خلاصی عذاب آخرت
کی ہے جیسا کہ حدیثون مین مذکور ہے حضرت کی فضایل مین ورلے سے فضایل یہہ ہین حدیث رُوِیَ عَنِ النَّبِیّ
صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ دَفَعَ خَاتِمَہٗ اِلیٰ اَبِی بَکرِنِ الصِّدِّیقِ رض فَقَالَ اُکتُبْ فِیہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ
فَدَفَعَہٗ اِلَی النَّقَّاشِ فَقَالَ اُکتُبْ فِیہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ فَکَتَبَ النَّقَّاشُ ذٰلِکَ
فَاَتیٰ اَبُو بَکرِنِ الصِّدِّیقُ بِذٰلِکَ الخَاتَمِ اِلَی النَّبِیِّ فَرَایَ النَّبِیُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہِ

ابو بکر الصدیق فقال یا ابا بکر ما هذه الزوائد فقال ابو بکر یا رسول الله ما رضیت
ان افرق اسمك عن اسم الله واما الباقی فما قلته وخجل ابو بکر فجاء جبریل ع وقال یا رسول الله
اما اسم ابی بکر فکتبته انا لانه ما رضی ان یفرق اسمك عن اسم الله تعالیٰ فما ینبغی لله ان
یفرق اسمه عن اسمك یعنے حضرت رسول اللہ نے انگوٹھی دی حضرت ابا بکر صدیق کو ن جو اسپر لا اله
الا الله لکھوا کر لیا صدیق اکبر نے کھودنے والے کو ن کہا اسپر لا اله الا الله محمد رسول الله اونے
بھی لکھ دی لا اله الا الله محمد رسول الله اسنے یہی لکھ دیا صدیق اکبر انگوٹھی کو حضرت کے پاس لیکر گئے
حضرت نے دیکھا کہ لکھا ہوا ہے اوسپر لا اله الا الله محمد رسول الله ابو بکر صدیق تب حضرت نے کہا اے ابا بکر
صدیق اتنا زیادہ کیون لکھوایا تو نے صدیق اکبر نے کہا یا رسول اللہ میرا دل نہوا کہ میں تیرے نام کو ن اللہ تعالیٰ کے نام سے جدا کرون
لیکن میں اسکو یہ نہیں کہا کہ تو ابو بکر صدیق بھی لکھ صدیق اکبر نے تو اپنا نام دیکھکر شرم سے چپ رہے اتنے میں جبریل امین آ
ئے اور کہا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابا بکر صدیق کا نام میں نے لکھا ہے جیسا ابا بکر صدیق نے نہ چاہا کہ تیرا نام
میرے نام سے جدا ہوا اسیطرح میں نے بھی نہ چاہا کہ ابا بکر صدیق کا نام تیرے نام سے جدا ہو وعن شریح بن یونس رضہ
قال ان لله ملائکة سیاحین عبادتها زیارة کل دار فیها احمد محمد اکراما منهم لمحمد ص یعنے
شریح بن یونس فرماتے ہیں کہ تحقیق اللہ تعالیٰ کے فرشتے سیاحین ہیں جو عبادة انہونکی دیکھنا ہے اون مکانوں سے
اور گھرونکا کہ جسمیں کسیکا نام احمد محمد غلام محمد ہے واسطے تعظیم اس نام والون کی رسول اللہ کے نام کی طفیل
وعن جعفر بن محمد عن ابیه انه قال اذا کان یوم القیمة نادی مناد لیقم من اسمه
محمد فلیدخل الجنة لکرامة اسمه یعنے جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں جو قیامت کے
دن پکاریگا پکارنے والا کھڑا ہو جاوے وہ شخص کہ جسکا نام محمد ہے پس وہ جنت میں چلا جاوے رسول اللہ کے

نام کی برکت سے وعن انس بن مالک رضہ ان رسول اللہ قال یوقف عبدان بین
یدی اللہ تعالی فیامر بهما الی الجنة فیقولان ربنا بما استاهلنا الجنة ولم نعمل عملا
تجازینا به الجنة فیقول اللہ ادخلا الجنة فانی آلیت علی نفسی ان لا یدخل النار
من اسمه احمد و محمد یعنے انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ حضرت رسول اللہ نے فرمائے ہین کہ حاضر
کیے جاوینگے دو شخص وہ جو جسکا نام احمد ہوگا دوسرے کا نام محمد ہوگا اللہ تعالی کے آگے قیامت کے دن پھر حکم کریگا
اللہ تعالی ان دونون کو کہ تم جنت مین چلے جاؤ پھر وہ کہین کے الٰہی کیون تو ہمکو جنت مین بھیجتا ہے ہمنے تو
جنت کے لایق کا کوئی کام نہین کیا پھر اللہ تعالی کہیگا انہون کو تم جنت مین چلے جاؤ تحقیق مین نے قسم کھائی ہے
کہ جسکا نام احمد محمد ہوگا مین اسکو جہنم مین نہین ڈالونگا واعلم ان آدم وجمیع المخلوقات خلقوا لاجل
نبینا ومعرفة حبیبنا واظهار کرامة سیدنا محمد فهو عروس خلق اللہ وفص مملکة اللہ
وانه سلطان الانبیاء والمرسلین وهم نوابه ووزراؤه :: حدیث قدسی یا محمد انا وانت
وما سوا ذلک خلقتها لاجلک یعنے جان تو تحقیق حضرت آدم اور تمام مخلوقات پیدا کی گئی ہین واسطے
رسول اللہ کی اور واسطے جاننے ظاہر کرنے مرتبہ اونکے پس وہ رسول اللہ سردار ہین اللہ تعالی کی خلقت کی اور زینت
ہین اللہ تعالی کے ملک کے اور بادشاہ ہین تمام انبیا و مرسلون کے تمام انبیا مرسل نایب اور وزیر ہین رسول اللہ
کے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے یا رسول اللہ مین اور تو اور اسکے سوا جو پیدا کیے ہین مین نے سب تیری واسطے حضرت
آدم اپنے بیٹے کو یعنے حضرت شیث کو نصیحت کی اور کہا کلما ذکرت اللہ فاذکر الی جنبه اسم
محمد فانی رایت اسمه مکتوبا علی ساق العرش وانا بین الروح والطین ثم انی طفت
السموات فلم ار فی السموات موضعا الا رایت اسم محمد مکتوبا علیه وان ربی اسکننی

الجنة فلم ار فی الجنة قصرا ولا غرفة الا اسم محمد مکتوبا علیه ولقد رایت اسم محمد
مکتوبا علی نحور الحور العین وعلی ورق الجنة وعلی ورق شجرة طوبی وعلی ورق سدرة
المنتہی وبین اعین الملائکة فاکثر ذکرہ فان الملائکة تذکرہ فی کل ساعاتہا یعنی حضرت
آدم حضرت شیث کو کہا جب یاد کرے تو اللہ تعالیٰ کے نام کو تو رسول اللہ کے نام کو بھی اللہ تعالیٰ کے نام کے
ساتھ یاد کر تحقیق دیکھا ہوں میں رسول اللہ کا نام لکھا ہوا عرش کے کنارے پر میرے سے بھی آگے پھر پھرا ہوں
میں تمام آسمانوں پر کوئی جگہ رسول اللہ کی نام سے میں نے خالی نہیں دیکھے پھر اللہ تعالیٰ نے میرے تئیں جنت میں رکھا
جنت میں بھی ہر ہر مکان پر یعنی جنت کے محلوں اور کھڑکیوں پر اور حوروں کی چھاتیوں پر درختوں کے
پتوں پر طوبی اور سدرة المنتہی کے پتوں پر درمیان دو آنکھوں فرشتوں کی نام حضرت رسول اللہ کا میں نے
لکھا ہوا دیکھا ہے اب تو بھی اے شیث بہت یاد کر رسول اللہ کے نام کو ہر وقت ہر ساعت تحقیق فرشتے
بھی ہر ساعت رسول اللہ کا نام لیا کرتے ہیں ومنہا انه اباح له المکث فی المسجد جنبا وانه لا ینتقض
وضوءہ بالنوم ومنہا انه اباح له الصلوة بعد العصر وحمل الصغیر فی الصلوة ومنہا انه اذا جلس
یکون کتفه اعلی من جمیع الجالسین ومنہا انه لم یر له اثر قضاء حاجته بل کانت الارض تبلعه
ویشم مکانه رائحة المسک وکذا الانبیاء ص ومنہا انه لا یبلی جسدہ وکذا الانبیاء
لانا کل لحومہم الارض ولا السباع ولا خلاف بینہم وفی غیرہم خلاف وھو فی قبرہ یصلی
فیه باذان واقامة وکذا الانبیاء ولہذا قیل لا عدة علی ازواجه یعنی بعضے فضائل حضرت کی
یہ ہیں کہ درست تھا رسول اللہ کو غسل سے مسجد میں رہنا اور نہ تو ٹوٹتا تھا حضرت کا وضو نیند سے درست تھا
حضرت کو نفل پڑھنا بعد عصر کے درست تھا حضرت کو نفل چھوٹا بچہ اوٹھانا نماز میں حضرت کے دونو بازو مبارک

سب مجلس والوں سے اونچے دیکھاتے تھے فی الحقیقت حضرت آپ اونچے نہ تھے بلکہ یہہ حضرتکا معجزہ تھا کہ کوئی کسی بات مین
حضرت سے زیادہ یا برابر نہ ہو جاوے حضرت کی جاضرور کی نشانی زمین پر ظاہر نہ ہوتی تھی بلکہ زمین نگل جاتی تھی اوسی جگہہ
سے تو مشک عطر کی خوشبو آتی تھی درندے زمین نہیں کھاتی گوشت حضرتکا اور تمام نبیونکا انہونکا بدن مبارک سطے
نہیں پھولتا حضرت رسول اللہ اور تمام نبی اپنے قبروں مین زندہ حیات ہین نماز پڑھتے ہین آذان اقامت سے اسیوا
حضرت کے بی بیون پر عدہ نہیں وَمِنْهَا اَنَّهُ كَانَ سُمِّيَ اَحْمَدُ وَلَمْ يُسَمَّ بِهِ اَحَدٌ قَبْلَهُ وَمِنْهَا اَنَّهُ كَانَ يَبِيتُ
جَائِعًا وَيُصْبِحُ طَاعِمًا يُطْعِمُهُ رَبُّهُ وَيَسْقِيهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَمِنْهَا اَنَّهُ كَانَ يَرَى مِنْ خَلْفِهِ كَمَا
يَرَى مِنْ اَمَامِهِ وَمِنْهَا اَنَّهُ يَرَى فِي اللَّيْلِ وَفِي الظُّلْمَةِ كَمَا يَرَى بِالنَّهَارِ وَالضَّوْءِ وَمِنْهَا اَنَّهُ كَانَ
رِيقَهُ يُعَذِّبُ الْمَاءَ الْمِلْحَ وَمِنْهَا اَنَّهُ اِبْطَهُ كَانَ لَا شَعْرَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَبْيَضَ غَيْرَ مُتَغَيِّرِ اللَّوْنِ
نَظِيفًا طَيِّبَةَ الرَّائِحَةِ وَمِنْهَا اَنَّهُ يَبْلُغُ صَوْتُهُ وَسَمْعُهُ مَا لَا يَبْلُغُ صَوْتُ غَيْرِهِ وَسَمْعُهُ وَكَانَ تَنَامُ
عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَمِنْهَا اَنَّهُ مَا تَثَاءَبَ قَطُّ وَمَا احْتَلَمَ قَطُّ وَكَذَا الْاَنْبِيَاءُ وَكَانَ عَرَقُهُ
اَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ وَكَانَ اِذَا مَشَى مَعَ الطَّوِيلِ طَالَهُ وَمِنْهَا اَنَّهُ لَمْ يَقَعْ لَهُ ظِلٌّ عَلَى الْاَرْضِ وَلَا رَأَي
لَهُ ظِلٌّ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ وَمِنْهَا اَنَّهُ لَا يَقَعُ عَلَى ثِيَابِهِ ذُبَابٌ قَطُّ وَلَا تَمُصُّ دَمَهُ الْبَعُوضُ وَمَا
اَذَاهُ الْقُمَّلُ یعنے نام پاک حضرتکا احمد ہے آگے اور کسی نبی کا نام احمد نہ تھا حضرت راتکو بھوکے سوتے تھے فجر کو کھائے
پیئے ہوئے اوٹھتے تھے حضرت کون اللہ تعالے نے جنت سے کھلاتا پلاتا تھا حضرت دیکھتے تھے پیٹھ پیچھے سے جیسا کہ دیکھتے
تھے آگے سے حضرت دیکھتے تھے رات اور اندھیری مین جیسا کہ دیکھتے تھے دن مین اور اوجالے مین حضرت کے
تھوک سے کھارا پانی میٹھا ہوتا تھا حضرت کی بغلوں مین بال نہ تھے رنگ بغلونکا سفید تھا کچھ بدلا نہ تھا بغلوں سے
مشک عطر کی خوشبو آتی تھی حضرتکا آواز اور کان اوس جگہہ پہنچتا تھا کہ کسیکا آواز اور کان نہ پہنچ سکتا تھا

حضرت

حضرت کی آنکھیں مبارک سوتی تھیں دل مبارک نہیں سوتا تھا حضرت کون اور تمام نبیوں کون نعاسہ اور
اور احتلام کبھی نہ ہوا تھا کیونکہ یہ دونو حرکت شیطانی ہیں تمام نبی حرکت شیطانی سے پاک ہیں حضرتکا
پسینا مشک سے زیادہ خوشبودار تھا حضرت کسی اونچے آدمی کے ساتھ چلتے تھے تو اسی سے بھی
اونچی دیکھاتے تھے یہہ بھی حضرتکا معجزہ تھا تا کسی کا قد بھی حضرتکی قد سے زیادہ یا برابر نا ہو جاوے حضرت کے
چلتے
قدمبارک کا سایہ یعنے پچھایا نہ تھا حضرت کی بدن اور کپڑے پر مکھی نہ بیٹھتی تھی مچھر بھی حضرت کا لوہو نہ
پیتے تھے وَمِنْهَا اَنَّهُ رَاَى اللّٰهَ بِعَيْنِهِ وَمِنْهَا اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسِيْرُ مَعَهُ حَيْثُ سَارَ يَمْشُوْنَ
خَلْفَ ظَهْرِهِ وَقَاتَلَتْ مَعَهُ وَمِنْهَا اَنَّهُ بُعِثَ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً فَلَا يَسْمَعُ بِهِ اَحَدٌ اِلَّا لَزِمَهُ
الْاِيْمَانُ بِهِ وَمِنْهَا اَنَّهُ اَقْسَمَ اللّٰهُ عَلَى رِسَالَتِهِ بِحَيَاتِهِ وَبَلَدِهِ وَعَصْرِهِ وَمِنْهَا اَنَّ اِسْرَافِيْلَ
هَبَطَ عَلَيْهِ وَلَمْ يَهْبِطْ عَلَى نَبِيٍّ قَطُّ وَمِنْهَا اَنَّ الْمَيِّتَ يُسْئَلُ عَنْهُ وَمِنْهَا يَجُوْزُ اَنْ يُقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ
بِهِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ لِغَيْرِهِ وَمِنْهَا ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ لَهُ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَذِكْرُ اِسْمِهِ الشَّرِيْفِ فِي الْاَ
فِيْ عَهْدِ اٰدَمَ وَفِيْ مَلَكُوْتِ الْاَعْلٰى وَمِنْهَا اَنَّ الْمُصَلِّيْ يُخَاطِبُهُ بِقَوْلِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَلَا يُخَاطَبُ غَيْرُهُ وَيَجِبُ عَلٰى مَنْ دَعَاهُ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ اَنْ يُّجِيْبَهُ وَمِنْهَا اَنَّهُ لَا
يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْخَطَاءُ وَلَا النِّسْيَانُ وَمِنْهَا اَنَّهُ لَا يُقْرَءُ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا كِتَابُهُ وَلَا يُتَكَلَّمُ فِي الْجَنَّةِ اِلَّا
بِلِسَانِهِ وَمِنْهَا اَنَّهُ عُرِضَ عَلَيْهِ اُمَّتُهُ بِاَسْرِهِمْ وَعُرِضَ عَلَيْهِ مَا هُوَ كَائِنٌ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ
یعنے حضرت رسول اللہ نے اپنی آنکھوں سے دنیا میں اللہ تعالیٰ کون دیکھا تھا اور کسی نبی نے دنیا میں اسی طرح اللہ تعالیٰ کو نہیں
دیکھا فرشتے پیچھے پیچھے حضرتکی چلتے تھے حضرت کے ساتھ ہوکر فرشتے کافروں سے لڑائی کرتے تھے
حضرت سب کی طرف سب جنوں اور آدمیوں کے بھیجے گئے ہیں جسنے حضرت رسول اللہ کا نام سنا تو اسکو

ایمان لانا حضرت پر فرض ہوا اور حضرت اللہ نے آپ حضرت رسول اللہ کی رسالت پر حضرت کی حیاتی کی اور شہر کے اور زمانے کی قسم کھائی ہے حضرت اسرافیل بھی رسول اللہ کے سوا کسی نبی پر نہیں آیا میت پوچھی جاتی ہے رسول اللہ سے یعنے فرشتے قبر میں میت کو کہتے ہیں مَنْ نَبِیُّكَ وَمَا تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ یعنے نبی تیرا کون سا ہے تون اسکو یعنے تون رسول اللہ کون کیا کہتا ہے تون جانتا ہے اکون یہہ کون ہیں درست ہے قسم کھانا رسول اللہ کی نہیں درست قسم کھانا اور کی فرشتے ہر ساعۃ رسول اللہ کا نام لیتے ہیں حضرت آدم کے زمانے ہیں اور آسمانوں میں بھی اذان میں حضرت کا نام تھا نمازی رسول اللہ سے باتکرتا ہے نماز میں اور آسمان میں اس لفظ کے کہنے سے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ یعنے ای رسول اللہ سلام ہو تو تیرے پر نہیں درست ایسی بات کرنا نماز میں اور سیے اگر حضرت فرض پڑہنے والے کو پکارے تو اوسپر فرض ہے کہ فرض توڑ کر حضرت کو جواب دیوے کیونکہ اسوقت اوسپر نماز پڑہنا فرض نہیں بلکہ حضرتکو جواب دینا اسوقت فرض ہے حضرت کو بھول چوک کی نسبت کرنا درست نہیں جنت میں کتاب یعنے قرآن ہوگا اور بولی حضرت کی یعنے عربی ہوگی حضرت جانتے ہیں اپنی تمام امت سے ایک ایک آدمی کو اور انہون کے نامون کو امت کے پیدا ہونے سے بھی آگے حضرت جانتے ہیں ہر چیز کون جو دنیا میں ہے جو قیامت تک ہوگی وَتُعْرَضُ عَلَیْهِ اَعْمَالُ اُمَّتِهٖ فَیَسْتَغْفِرُ لَهُمْ وَمَنْ رَاٰهُ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰهُ حَقًّا وَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ فِیْ صُوْرَتِهٖ وَمَنْ اَمَرَهٗ بِاَمْرٍ فِی الْمَنَامِ وَجَبَ عَلَیْهِ اِمْتِثَالُهٗ وَمِنْهَا اَنَّهٗ لَا تَاْكُلُ النَّارُ شَیْئًا مِمَّنْ مَسَّهٗ بِیَدِهٖ وَكَذٰلِكَ الْاَنْبِیَاءُ یعنے ظاہر کیے اور دکھلائے جاتے ہیں اعمال امت کے حضرت کو اگر کسی امتی کا کام نیک دیکھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں الٰہی اسکو توفیق زیادہ دے تا یہہ نیک کام بعث کرے اگر کسی کا بد کام دیکھتے ہیں تو اوسکے واسطے کہتے ہیں الٰہی اسکون ہدایت دے تا بد کام نکرے

اگر کوئی رسول اللہ کون خواب مین دیکھے تو یہہ خواب سچا ہی کیونکہ شیطان رسول اللہ کی صورت نہین بن سکتا
جسکو خواب مین اگر حضرت کسی کام کا حکم کرین وہ کام کرنا واجب ہی رسول اللہ اور تمام نبی کو کسیکو ہاتھ لگائین
تو اسکون آگ نہین جلاتی وَمِنْهَا نَعْتُهُ صلعم فِي الْكُتُبِ السَّابِقَةِ وَنَعْتُ اَصْحَابِهِ وَخُلَفَائِهِ وَاُمَّتِهِ
وَمِنْهَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى لَهُ مُلْكًا عَظِيْمًا بِحَيْثُ مُلْكُ سُلَيْمَانَ تَحْتَ مُلْكِهِ وَاِنْ كَانَ فِي الظَّاهِرِ
حُلَلَ الْعَبْدِ وَذٰلِكَ اَنَّ مَلَّكَهُ اللّٰهُ اَرْضَ الدُّنْيَا كُلَّهَا وَاَرْضَ الْجَنَّةِ وَمَا فِيْهَا بَلْ خَزَائِنَ مَمَالِكِهَا
كُلَّهَا وَاَعْطَاهُ الْحُكْمَ الْعَامَّ فَلَهُ اَنْ يُقْطِعَ الْاَرَاضِيَ كَيْفَ يَشَاءُ وَيَحْكُمَ لِمَنْ يَشَاءُ وَعَلٰى مَنْ يَشَاءُ
بِمَا شَاءَ وَاَيْضًا جَعَلَ مَا سِوَاهُ مُفْتَقِرًا اِلَيْهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مُفْتَقِرًا اِلَّا اِلَى اللّٰهِ نَفْسِهِ یعنی تعریف رسول اللہ
کی چار یارون کی سب اصحابون کی حضرت کے امت کے اول کی کتابون مین بھی تھی دیا تھا حضرت کو اللہ تعالی نے
ایسا ملک عظیم جو حضرت سلیمان کا ملک بھی حضرت کے ملک کے نیچے تھا اگرچہ ظاہر مین رسول اللہ [illegible] عبد تھا
تھا مالک کیا ہی رسول اللہ کو اللہ تعالی نے تمام زمین دنیا اور جنت کا اور جو کچھ دنیا اور جنت مین ہی ملکہ ملک کیا تھا
حضرت کون اللہ تعالی نے تمام خزانون بادشاہی اپنے کا اور دیا تھا اللہ تعالی نے رسول اللہ کو حکم [illegible] عام
رسول اللہ مختار تھے جسطرح چاہین زمین نون کا سہ کرین جسکے واسطے چاہین حکم کرین جس [illegible] جسطرح چاہین
اللہ تعالی نے سبکو محتاج کیا ہی رسول اللہ کی طرف لیکن رسول اللہ کو اپنے سوا کسی کی طرف محتاج نہین کیا
وَعَنْ سَلْمَانَ رض هَبَطَ جِبْرَئِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ وَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اِنْ كُنْتُ اتَّخَذْتُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا
فَقَدِ اتَّخَذْتُكَ حَبِيْبًا وَمَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنْيَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ
كَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِيْ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا رَوَاهُ ابْنُ عَسَاكِرَ یعنی سلمان فرماتے
ہین کہ حضرت جبرئیل نے اگر حضرت کو کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہی اگر حضرت ابراہیم میرا خلیل تو تو میرا حبیب ہی حبیب کا

مرتبہ خلیل سے زیادہ ہے اور نہین پیدا کی مین نے کوئی مخلوق کو بہتر ترین تیرے سے میرے آگے پیدا کیا ہے
مین نے دنیا کو اور وجود بنایا مین ہے تا کہ انہون کو معلوم کروا وُن بتلاوُن مین عزۃ مرتبہ تیرا جو میرے نزدیک
ہے اگر تم نہ ہوتے یا رسول اللہ تو مین کبھی نہ پیدا کرتا دنیا کو وَ مِنْهَا اَنَّ اللّٰہَ اَعْطٰی سُلَیْمَانَ الرِّیْحَ الَّتِیْ کَانَ
غُدُوُّهَا شَهْرًا وَّ رَوَاحُهَا شَهْرًا تَحْمِلُهُ اَیْنَ اَرَادَ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَ اَعْطٰی سَیِّدَنَا وَ حَبِیْبَنَا
مُحَمَّدًا نِ الْبُرَاقَ الَّذِیْ هُوَ اَسْرَعُ مِنَ الرِّیْحِ بَلْ اَسْرَعُ مِنَ الْبَرْقِ الْخَاطِفِ فَحَمَلَهُ مِنَ الْفَرْشِ اِلَی
الْعَرْشِ فِیْ سَاعَةٍ زَمَانِیَّةٍ وَّ اَقَلُّ مَسَافَتِهٖ فِیْ ذٰلِكَ سَبْعَةُ اٰلَافِ سَنَةٍ وَّ تِلْكَ مَسَافَةُ السَّمٰوٰتِ
وَ اَمَّا الْمُسْتَوٰی وَ اِلَی الرَّفْرَفِ فَذٰلِكَ مِمَّا لَا یَعْلَمُ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰی وَ اَیْضًا فَالرِّیْحُ سُخِّرَتْ لِسُلَیْمَانَ لِتَحْمِلَهُ
اِلٰی نَوَاحِی الْاَرْضِ وَ لِنَبِیِّنَا زُوِیَتْ لَهُ الْاَرْضُ اَیْ جُمِعَتْ حَتّٰی رَاٰی مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَ فَوْقَ بَیْنَ
مَنْ یَسْعٰی اِلَی الْاَرْضِ وَ بَیْنَ مَنْ تَسْعٰی لَهُ الْاَرْضُ یعنے اللہ تعالی نے یون کون حضرت سلیمان کے حکم مین کیا تھا
کہ ایک مہینے کے رستے تک دن کو ایک مہینے کے رستے تک رات کو حضرت سلیمان کو لیکر جاتے تھے جدہر آپ ارادہ کرتے
تھے روئے زمین پر اللہ تعالی نے حضرت کو براق دیا تھا کہ وہ پون سے زیادہ چلتے تھے بلکہ بجلی سے بھی زیادہ
چلتے تھے دیکیا تھا حضرت کو براق زمین سے عرش تک ایک لحظے مین یہہ مسافت زمین سے ساتوین آسمان
تک سات ہزار برس کا رستہ تھا اور عرش تک اور رفرف تک تو خدا جانتا ہے کہ کتنے ہزار برس کا رستا تھا پون
حضرت سلیمان کو مشرق سے مغرب تک لیجاتی تھی اور واسطے رسول اللہ کے تو زمین آپ سے آپ پھیلی ہو جاتی تھی
یہان تک کہ حضرت رسول اللہ مشرق مغرب کو اپنے جگہہ پر بیٹھے ہوئے دیکھہ لیتے تھے عزیزو بہت فرق ہے درمیان
حضرت سلیمان کے اور درمیان حضرت رسول اللہ کے کیونکہ حضرت سلیمان کے اور درمیان حضرت رسول اللہ
کے از بسکہ رتبہ مین بہت فرق ہے کیونکہ کہ حضرت سلیمان زمین طرف چلکے جاتے تھے اور زمین آپ حضرت رسول اللہ

کی طرف چل کے آتی تھی ومنها ان الله اعطى سليمان الملك الذي لم يعطه من بعده واعطى
نبينا وحبيبنا جميع خزائن الارض ومفاتيحها وسخر الجبال ذهبا تسير معه حيث سار وخ
خيّر بين ان يكون نبيا ملكا وان يكون نبيا عبدا فاختار نبيا عبدا عن ابن عمر رضه قال سمعت
عن رسول الله يقول لقد هبط علي ملك وما هبط على نبي قبل ولا يهبط على احد بعدي وهو
اسرافيل فقال انا رسول ربك اليك امرني ان اخيرك ان شئت نبيا عبدا وان شئت نبيا
ملكا كان الجبال معي ذهبا فالحاصل فرق بينهما حيث طلب سليمان الملك فاعطى ونبينا
وحبيبنا محمد اعطى الملك بلا طلب فابى ان يختاره ولم يرد الا الله ورضاءه ولم يلتفت الى
ماسواه ثم لما ابى الا ان يكون عبد الله جمع الله له العبودية والملكية فجعله عبدا كاملا
بحيث لا شريك له في العبودية وكمالها كما انه لا شريك للرب في الربوبية وخواصها ولذا
سماه الله تعالى عبد الله ولم يسم به غيره من الانبياء * یعنی اللہ تعالی نے حضرت سلیمان کو ملک دیا تھا کہ
بعد کسی کو ایسا نہیں دیا اور رسول اللہ کو جو اللہ تعالی نے دیا تھا تمام خزانے زمین کے اور چابیان انہون کی رسول اللہ کے
تابع اور حکم مین کی تھی اللہ تعالی نے پہاڑ سونے کے حضرت کے ساتھ چلتے تھے جدہر حضرت جاتے تھے حضرت مختار
تھے نبی اور بادشاہ ہونے مین نبی اور عبد ہونے مین لیکن حضرت رسول اللہ نے قبول کیا نبی اور عبد ہونے کو ابن عمر
فرماتے ہین کہ سنا ہون مین رسول اللہ سے کہ آپ فرماتے تھے کہ میرے پاس آیا ہے ایک فرشتہ کہ پہلے کسی پر نہین آیا
نہ آئیگا یعنی حضرت اسرافیل نے میرے تئین آکر کہا ہے کہ اللہ تعالی نے آپکو مختار کیا ہے اگر چاہو تو آپ نبی اور بندا ہو
اگر چاہو تو آپ نبی اور بادشاہ ہو حضرت رسول اللہ نے نبی اور بندے ہونے کو قبول کیا بادشاہی کو قبول
نہ کیا حضرت نے فرماتے ہین اگر مین قبول کرتا بادشاہی کو تو چلتی میری پہاڑ سونے کے جدہر مین جاتا بہت فرق

ہے درمیان حضرت سلیمان کے اور حضرت رسول اللہ کے حضرت سلیمان نے اللہ تعالی سے ملک مانگا تو
اسپر عطا کیا حضرت رسول اللہ کو بغیر مانگے کے بادشاہی دی لیکن حضرت نے قبول نہ کیے خدا کی سوا کسی چیز کی
غرض نہ کی حضرت نے جب بادشاہی کو چھوڑکر عبدیت کو قبول کیا تو اللہ تعالی نے حضرت کی ذات پاک مین بادشاہی
اور عبدیت دونو جمع کیے حضرت کون ایسا عبد کامل کیا جو کوئی حضرت کا شریک نہین عبدیہ مرتبے مین جیسا کہ کوئی
اللہ تعالی کا شریک نہین خدا ہونے مین اسیواسطے اللہ تعالی نے رسول اللہ کو عبد اللہ کہا ہے اور کسی نبی کو
عبد اللہ نہین کہا اگر کسی کو ان باتون مین شک ہو تو شمایل محمدی مین وغیرہ حدیثون مین دیکھ لے غرض وہ
ایسی آیتون حدیثون کا تو وہابی لوگ کسی کے آگے نام ہی نہین لیتے بلکہ ایسی باتون سے تو مارے عداوۃ
کے انکار کرتے ہین اب یہہ وہابی چاہتے ہین کہ کوئی نبیون اصحابون اولیاؤن کی تعظیم ادب نکرے تو بہتر ہے
کافرون مشرکون جیسا وہابی بیوقوف یہہ نہین جانتے کہ بھلا اللہ تعالی کی عزۃ دی ہوئی بہی کسکی چھپائے
کہین چھپتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی خبر دیتا ہے آیۃ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰہُ
مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ ۔ یعنے چاہتے ہین کفار تاکہ چھپا دیوین رسول اللہ کے دین اور فضیلت کو
اپنی پھونکی باتون سے اللہ تعالی تمام اور ظاہر کرنے والا ہے رسول اللہ کے دین اور فضیلت کو قیامت تک
اگرچہ برا جانتے ہین کفار حضرت کے دین اور فضیلت سے آیۃ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰہُ مَرَضًا
یعنے یارسول اللہ منافقون کے دلون مین بیماری حسد بغض کی ہے جو رات دن نبیون اصحابون کی عداوۃ حقارۃ
مین کوشش کرتے ہین پس زیادہ کی ہے اللہ تعالی نے یہہ بیماری انہون کی مرنے تک یعنے انہون سے ہرگز نہین
جانیکی یہی حال ہے اب وہابیونکا آیۃ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ
الْفِتْنَةِ یعنے جنھون کے دلون مین گمراہی خرابی شک ہے تو کلام اللہ کی ایسی آیتون پر عمل کرتے ہین اور لوگونکو

بتلاتے ہین جو مضامین آیتون کی شکل مین ہین کسی کو مطلب انہونکا صاف نہین معلوم ہوتا واسطے فساد اور شک ڈالنے کے لوگون مین جو کوئی رسول اللہ کا ایک عیب بیان کرتا ہے تو اللہ تعالی اسکے دس عیب ظاہر کرتا ہے جیسا کہ ولید بن مغیرہ کہ وہ بڑا سخت کافر تھا حضرت رسول اللہ کو جادوگر کہتا تھا تو اللہ تعالی نے اسکے واسطے یہہ آیۃ نازل کی آیۃ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ۝ یعنے مت مانو تم یا رسول اللہ بات اس کافر کی جو آپ کو جادوگر کہتا ہے کیونکہ یہہ بہت جہوٹے قسمین کہانے والا ہے بے عزۃ متکبر منہہ پر طعنے مارنے والا چلتے چلتے فساد کرنیوالا نیکی کو منع کرنے والا ظالم بہت بدکار بدشکل بدعادۃ اور ولدزنا ہے اسیطرح جو کوئی اب بہی نبی کی شان مین بے ادبی کی بات بولے یا بولنے والے سے راضی ہوئے تو یہہ بہی دونو ولدزنا نطفہ شیطانی ہین ابو جہل ولید بن مغیرہ جیسا ساتہہ ولیل اس آیۃ شریف کے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ الْحَسَنِ وَاَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَجَدِّهٖ وَبَنِیْهِ اَنْ تَقْضِیَ لِیْ حَاجَتِیْ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ وَنُوْرِ عَرْشِهٖ فَخْرِ مَعْرِفَةٍ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

تمت تمام شد سنہ ۱۲۷۰

نسخہ مذاہب سنیہ فی رد مذہب وہابیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ وصحبہ اجمعین اما بعد یہہ فرقہ وہابیہ شیطانیہ بڑا جہوٹا نائب دجال العین کا جواب زمانے مین اپنے مذہب شیطانی کی سچائی کے لیئے

ان چارون مذہبون کو جہوٹے جانکر بدعت کہتے ہین پہر عوام الناس کو فریب سے یون سمجہاتے ہین کہ یہہ مذہب حضرت کے وقت مین کہان تہے جو تم ان مذہبون کو مانتے ہو اب کیون تم قرآن حدیث کو چہوڑ کر مذہبون پر چلتے ہو بہلا اب کہو کیا حضرت رسول اللہ یا اصحاب شافعی حنفی تہے جو تم آپ کو شافعی حنفی کہلاتے ہو الغرض یہہ وہابی شیطان ایسے ایسے فریبون سے لوگون کے دلون مین وسوسے شیطانی ڈال کر نادانون جاہلون کو گمراہ بیدین کرتے پہرتے ہین اب اس عاصی فقیر باب الرسول نے واسطے فائدے عام مسلمانون کے ان وہابیون کی ایسی جہوٹی باتون کا جواب اور رد ان ورقون مین بیچ ہندی عبارت کے لکہا ہی تا ہر ایک عام مسلمان کو بہی وہابیون کا جہوٹہ فریب خوب معلوم ہو جاوے عزیزو یہہ وہابی جو مذہبون کو بدعت جہوٹہ جانکر مذہبون سے انکار کرتے ہین اب ان وہابیون کا رد اور جواب ساتہہ دلیل نقلی عقلی کے یہہ ہے اگر یہہ وہابی لوگ ان چارون مذہبون کو بدعت مخالف شرع کے قرآن سے کہتے ہین تو جہوٹے ہین کیونکہ ایسی آیت کلام اللہ مین صریح ظاہر کہین نہین کہ جسمین آیا ہو کہ ان چارون مذہبون کی پیروی کرنا درست نہین اور کسی آیت کے معنے سے بہی اشارتاً کنایتاً ایسا نہین سمجہا جاتا اور کسی تفسیر والے نے بہی کسی آیت کے معنے کے نیچے ایسا نہین لکہا کہ یہہ مذہب بدعت ہین اب ان مذہبون کی پیروی کرنا درست نہین بلکہ مفسر لوگ تو آپ بہی ان مذہبون کو مانتے تہے یعنے کوئی مفسر حنفی کوئی شافعی کوئی مالکی کوئی حنبلی تہے لیکن کوئی مفسر مسلمانون مین بے مذہب نہین ہوا اور ان انہون کی مذہب کی باتون کا اور انہون کی فضیلت کا تو بیان تفسیرون مین بہت ہی جیسا کہ تفسیر حسینی مین بہی اس آیت کے معنے مین مذکور ہے آیہ یَوْمَ نَدْعُوْ کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ یعنے یاد کرو ای موسٰی اس دن کو جو پکاریگا پکارنیوالا تمام بنی آدم کو ساتہہ پیشوا اور سردار انہون کے یعنے یا ساتہہ نبی انہون کے جیسا کہ ای امت موسٰی ای امت عیسٰی یا ساتہہ

اوسن پیشوا کی جو جسکے مذہب مین تھے جیسا کہ امام حنفی امام شافعی اسکے سوا
اور آیتین بہی بہت ہین کہ اسمین گفتگو مذہبون کی ہے جیسا کہ آیۃ وضو کی ؀
وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ یعنے سر کی مسحے مین بہی چارون امامون کے
گفتگو ہے الغرض کوئی آیۃ حدیث ان امامون کی گفتگو سے خالی نہین ہے
اگر یہہ وہابی ان مذہبون کو بدعت حدیث سے کہتے ہین تو بہی جھوٹے ہین کیونکہ
ایسی حدیث کہین صحاح ستہ مین یا کسی اور حدیثون مین بہی ظاہر صریح نہین
اور کسی حدیث کے معنے سے بہی اشارۃً کنایۃً ایسا نہین سمجہنا چاہیے اور
کسی محدث نے بہی کسی حدیث کی معنے مین اتبک ایسا نہین لکہا کہ یہہ
مذہب بدعۃ ہین انہون کی پیروی کرنا نہ چاہیے بلکہ محدث لوگ آپ بہی
تابع ان مذہبون کے تھے اگر کسیکو اسبات مین شک ہو تو مشکاۃ کی شرح اور
سفر السعادۃ مین دیکھ لیوے کہ محدث لوگ ان اماموں کی کیا کیا فضیلت
اور بزرگی بیان کرتے ہین عزیزو یہہ وہابی شیطان یون ہین خالی جھوٹھ
جاہلون کے آگے حدیثون کا نام لیتے ہین تا کہ جاہل لوگ انہون کی باتون کا بہروسا
کرین اگر سچ یہہ وہابی حدیثون پر چلتے یا حدیثون کو مانتے تو ہرگز مذہبون سے
انکار نکرتے کیونکہ تمام حدیثین اور محدث لوگ خود ان وہابیون کو جھٹلاتے
ہین از روی انصاف کے جیسا کہ یہود نصارا کو توریت انجیل اور حضرت موسی
حضرت عیسی جھٹلاتے ہین اگر فقط زبان کا کہنا صحیح ہوتا تو یہود نصارا بہی مومن ہوتے

قول کو ہرگز نہیں مانتے سوا اپنے مذہب والون کے لیکن خالی زبان سے جاہلو کو
کہتے ہین ہم تو تفسیر حدیث پر عمل کرتے ہین مذہبون کو نہین مانتے یارو انکی باتو پر
اسی بات پر سے جوتی مارنا چاہئے کیونکہ جب یہہ وہابی ایسے بڑے عالم ہین
جو مذہبون کو ان بدعت جان کر نہین مانتے پھر علماؤن مذہب ماننے والونکی
باتون اور کتابون کو یہہ وہابی کیون پڑہتے پھرتے سند کرتے ہین جیسا کہ
اب یہہ وہابی مشکوٰۃ کا ہندی ترجمہ اور تفسیر جلالین اور ہندی ترجمہ قرآن کا
جو شاہ عبد العزیز کا بنا ہوا ہے رات دن پڑہتے پھراتے ہین اور انہو کی سند
کرتے ہین مشکوٰۃ اور تفسیر جلالین والے شافعی ہین اور شاہ عبد العزیز حنفی ہین
اسیطرح اور تفسیر و حدیثون والے بھی اکثر شافعی حنفی ہین یعنے مالکی حنبلی
انہون سے کم ہین لیکن مذہبون سے انکار کسی نے نہین کیا اگر یہہ وہابی سچے
ہین تو انہون کی کتابون کی سوا اور کتابین ایسی لادین اور پڑہین جو وہ
کتابین رسول اللہ صلعم کی یا اصحابون کی بنی ہوئی ہون تو ہم جانین کہ یہہ وہابی بڑے
عالم ہین ابلیس جیسے اگر نہ تو یہہ وہابی بڑے جاہل ہین ابو جہل جیسے ۔ سوال
اگر وہابی کہین ہم تو قرآن حدیث پر عمل کرتے ہین قرآن حدیث کلام خدا اور رسول
کا ہے کسی مجتہد اور کسی تفسیر حدیث والے کا کلام نہین کہ ہم تفسیر و حدیث کو نہ پڑہین
اگرچہ تفسیر حدیث والے مذہبون کو مانتے ہین تو ہمارا انہو سے کیا کام ہے ۔
جواب سچ قرآن حدیث کلام خدا اور رسول کا ہے اور کسی کا نہین لیکن وہابی یہہ

نہین تہا اور حضرت کے وقت کا بہی اب کوئی نہین الغرض ان وہابیون کے کہنے
موجب اصحابون کے سوا سب علما خاص عام معاذ اللہ بدعتی ہوئے سوا انہون کے
مذہب والون کے پہر یہہ وہابی بدعتی لوگون کے کہنے کو کیون سند کر کے انہون کی
کتابون کو پہڑتے پہراتے ہین اگر وہابی کہین ہم تو تفسیر و حدیثون والون کو مانتے
ہین تو کہو پہر کیون تم وہابی لوگ تفسیر و حدیث والون کی چال پر نہین چلتے
یعنے تمام مفسر محدث تو مذہبون کو مانتے تہے اب تم وہابی مذہبون سے
کیون انکار کرتے ہو ؛ ابیات بڑے جہوٹے وہابی بچیا ہین ؛ جہوٹون کا
دو جہان مین روسیاہی ہے ؛ سچون کے منہہ اوپر رحمت خدا ہے ؛
جہوٹون کے منہہ اوپر لعنت خدا ہے ؛ مذاہب چاریہ بیشک سچے ہین
انہون کے سچ اوپر لاکہون گواہ ہین ؛ وہابی بچیا بیشک جہوٹے ہین ؛
انہون کے جہوٹہ پر سو سو گواہ ہین ؛ اماموں پر سدا رحمۃ خدا ہے
انہون کے علم سے روشن جہان ہے ؛ وہابیون پر سدا لعنت خدا ہے
انہون سے دین مین فتنہ پڑا ہے ؛ بڑا مومن مسلمان وہ ہوا ہے
فقہ کو دین ایمان خود کیا ہے ؛ بڑا مردود وہ بیشک ہوا ہے ؛ فقہ کو
چہوڑ کر منکر ہوا ہے ؛ مذہب کی پیروی پر جو چلا ہے ؛ خدا کے قرب کو
جا کر ملا ہے ؛ انہون کے مذہب مین جو کوئی ہوا ہے ؛ نبی کے دین مین داخل
ہوا ہے خدا نے پر کرم اپنا کیا ہے ؛ انہون کو اس مذاہب پر رکہا ہے

شرف دارین کا اسکو ملا ہی ۔ مذہب اسکا بہی دوجا ہوا ہی ۔ امام مالک یقین محبوب حق ہی ۔ مذہب اوسکا بہی تیجا ہوا ہی ۔ امام احمد حنبل مقبول حق ہی ۔ مذہب انکا بہی چوتہا ہوا ہی ۔ انہوں کی روح پر رحمۃ خدا ہی انہوں سے دین کی راحت سدا ہی ۔ خدا انپر کرم کیسا کیا ہی ۔ انہوں کا فیض قیامت تلک چلا ہی ۔ وہابی بیچارے اندہے ہوئے ہین ۔ مذہب کو چھوڑ کر گمراہ ہوئے ہین ۔ جہالت کی خرابی مین پڑے ہین ۔ رہے حق چھوڑ کر بہولے پڑے ہین ۔ انہوں کے ہوش سب جاتے رہے ہین ۔ شیطانی راہ پر راضی ہوئے ہین ۔ مذاہب کو بدعۃ ہی نے کیا ہی ۔ شیطان کو پیشوا اپنا کیا ہی ۔ وہابیوں نے یہہ کیا سودا کیا ہی ۔ ہدایۃ دیکے گمراہی لیا ہی ۔ اگر یہہ وہابی ان مذہبوں کو بدعۃ بے عقل کہتے ہین تو بہی جہوٹے ہین کیونکہ تمام علما متقدمین متاخرین تمام مفسر محدث بلکہ تمام مسلمان عام خاص روئے زمین کے اور انہونکی کتابین سنہ ایکسو بیس تا اب تک ان مذہبوں کے سچ پر گواہ ہین اب اتنے شخصوں کو جہٹلانا عقل سے خارج ہی باوجود اسکے شرع مین تو فقط دو یا چار مسلمانوں کی گواہی بس ہی سوال اگر وہابی کہین کہ بہلا کہان قران حدیث مین ان چاروں علما کا نام ہی کہ تم لوگ دوسرے علماؤں کو چھوڑ کر ان چاروں کی پیروی کرتے ہو حالانکہ حضرت کی امت مین تو علما ان چاروں کی سوا اول آخر اور بہی بہت ہوئے ہین اب تم دوسرے علماؤں کو سند کیون نہین کرتے

مذہب والون کو یعنے مولوی اسماعیل وغیرہ کو تم لوگون نے کیسا حقیر جانا باوجود
اسکے کہ انہونکے جہوٹہہ ہزار لاکھون گواہ ہین اور مولوی اسماعیل کے سوا اور بہی بہت
عالم ہین اسماعیل سے بہی زیادہ اب کیون تم انکے سوا اور علماؤن کی سند
نہین کرتے اب تم ہم کو انہون کے سچے ہونے کی کوئی آیتہ حدیث بتاؤ یعنے کیسا
تم کو معلوم ہوا کہ مولوی اسماعیل حقیر ہے یہہ چارون مذہب حقیر نہین یعنے
بدعتہ ہین اسبات کی آیت حدیث لاؤ عزیزو یہہ بڑی دلیل ہے انو ہابیون کے
جہٹلانے کی عام مسلمانون کے لئے دجال لعین جیسا کیونکہ یہہ ہی دجال کے نائب
ہین تب یعنے جب دجال لعین دعوا خدائی کا کریگا تو لوگون کو ہر ایک فریب سے گمراہ
بے ایمان کرے گا لوگ بہی کسی دلیل سے دجال سے بر نہین آئین گے لاچار ہو کر
دجال کو خدا کہین گے سوا مومنون کے جو مومن دجال سے فقط یہہ بات پوچہینگے
کہ یہہ آنکہ کانی کیون تیری جو کانی یعنے اندہی ہے اسکو اب تو سیدہا کر تو ہم جانین
کہ تو خدا ہے اگر نہین تو تو جہوٹا ہے دجال لعین بہی اسی ایک بات سے عاجز ہوگا
مومن بہی اسی بات سے دجال کے فریب سے بچین گے اسیطرح اسکے زمانے مین
ان وہابیون کا بہی فساد پہیل رہا ہے علم اور دین کی بہی سستی ہو گئی ہے
اب اگر سبکو دین ایمان کی غرض ہو تو ان وہابیون سے یہی بات پوچہے کہ
بہلا کسی آیت حدیث مین بہی تمہارے مذہب والون کا یعنے مولوی اسماعیل
وغیرہ کا ذکر ہے کہ تم مذہبون کو چہوڑ کر انہون کو مانتے ہو اگر کوئی آیت حدیث

جسنے اوسکی دشمنی کی اسنے میری دشمنی کی اور جو لوگ ان حدیثون کو موضوع کہتے تو انہون کو در المختار والے نے رد کیا ہی اور راوی ان حدیثون کے بہت طرح بیان کیے ہین اگر کسیکو شوق ہو تو در المختار کی اول مین دیکھہ لیوے دوسرا جواب موضوع کہنے والونکا یہہ حدیث مشکاتکی ہی جو اسمین سے بھی ان چارون مذہب والون کی فضیلت مجمل معلوم ہوتی ہی الغرض ہر طرح پر ان مذہبون کی فضیلت کے منکر اور انہون کو بدعتی کہنے والے جہوٹے ہین ساتھہ گواہی دلیل اس حدیثون کے حدیث قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ٭ یہہ حدیث مشکاتکی ہی یعنے حضرت فرمائے بہتر میری امت کی میری اصحاب مین اوسکے بعد اصحابون کے دیکھنے والے یعنے تابعین اوسکے بعد تابعین کے دیکھنے والے یعنے تبع تابعین اوسکے بعد دن بدن خراب لگی ہی اور اصحابون کا زمانہ ایک سو دس برس تک تھا حضرت امام اعظم کی پیدایش بھی سن اسی مین اور وفات انہون کی ایک سو پچاس مین تھی عمر انہون کی ستر برسکی تھی اور پیدایش امام شافعی کی سن ایکسو پچاس مین تھی عمر اوسکی پچاون برسکی تھی اور پیدایش امام مالک کی سنہ پچانوین مین تھی عمر اونسکی چوبین برسکی تھی اور پیدایش امام احمد حنبل کی سنہ ایکسو چوسٹھہ مین تھی عمر انکی ستر اور سات برسکی تھی الغرض سنہ ایکسو سے تا دو سو چالیس برس تک

کیونکہ سب فرقہ والے اپنے منہہ سے کہتے ہین کہ ہم رسول اللہ کی امت ہین قرآن
حدیث پر عمل کرتے ہین لیکن ان تمامون کو قرآن حدیث جھٹلاتے ہین سوا مذہب
سنت جماعت والون کے اسیواسطے اب ان چارون مذہبون کے سوا دوسرے
مذہب اور انہون کے سچانے والے سب جہوٹے اور مردود ہین الغرض ثبوت
ان چارون مذہبون کو ساتھہ اجماع امت کے ہے اجماع امت کا دلیل قطعی ہے
منکر دلیل قطعی کے کافر ہین اسیطرح اب ان مذہبون کے انکار کرنے والے اور
انہون کے سچانیوالے سب کافر ہین سوال اگر وہابی کہین یہہ بات تمہاری
غلط ہے جو کہتے ہو کہ ان چارون امامون جیسا کوئی نہین ہوا کیونکہ ان
چارون کے آگے اور بھی بہت تابعین بڑے مجتہد بڑے عالم ان امامون سے
بھی زیادہ ہوئے ہین پھر کیون تم انہونکو چہوڑکر ان چارون کی پیروی کرتے ہو
جواب اول یہہ سوال تمہارا غلط ہے کیونکہ یہہ تو ہم بھی کہتے ہین کہ انہون کے
آگے بہت تابعین مجتہد تھے انہون سے بھی زیادہ جیسا کہ تمام تابعین سے
تمام اصحاب افضل تھے لیکن ہم جو کہتے ہین انہون جیسا کوئی نہین ہوا سو انہون کے
بعد ذکر کرتے ہین انہون کے آگے کا ذکر نہین کرتے جواب دوسرا ان
امامون کے قول فعل اور انہون کے مذہب کی باتین تو تمام کتابون مین اب تک
موجود ہین اور تمام مسلمان عام خاص بھی روئے زمین کے انہون کی تابعداری
پیروی کرتے ہوئے چلے آئے ہین اسیواسطے تمام عام خاص مسلمان بھی ان مذہبون کو

اجماع امت کا کہان سے آیا جو تم اب کہتے ہو کہ ثبوت ان مذہبونکا ساتھ
اجماع امت کے ہے بحث جواب بعد تسلیم اب انوہابیون سے پوچھا چاہئے
کہ بھلا اس صحاح ستہ کو تم کسکے قول سے مانتے ہو اگر حضرت کے قول سے
کہتے ہین تو جھوٹے ہین یا اصحابون کی یا تابعین کے قول سے کہتے ہین تو بھی
جھوٹے ہین کیونکہ یہہ صحاح ستہ انہونکی وقتین ہین آیا یہہ بھی حضرت کے وقتمین
تھے یا نہین اگر حضرت کے وقت مین بھی یہہ مسایل فقہ کے تھے تو پہر کیون تم
ایسے وہابیوا نہوسے انکار کرتے ہو اور جاہلون نادانون کے آگے کہتے ہو یہہ مذہب
حضرت کے وقت مین نہ تھے نہ انہون نے یہہ کتابین پڑہی ہین پہر کیون تم
اس صحاح ستہ کو اور ہندی کتابون کو پڑہتے پڑہاتے انہونکی سند کرتے ہو
اب اسکی ایسی دلیل بتاؤ کہ حضرت نے یا اصحابون نے کہا ہو کہ یہہ صحاح ستہ
صحیح ہین اور اگر وہابی کہین اگرچہ کتابین صحاح ستہ کی حضرت کے وقت مین نہ
تہین لیکن یہہ حدیثین صحاح ستہ کی تو حضرت وقت مین تھین پہر کیا تم کہتے
ہو کہ حضرت کے وقت مین یہہ صحاح ستہ نہ تھین جواب سچ ہے اب ہم بھی تمکو
سے اسیطرح کہتے ہین ان مذہب والون کی باتین دوسری ہین یعنے مسئلے
نماز روزہ وغیرہ احکامون کے بھی جواب فقہ کی کتابون مین ہین ور ہین سوال
اگر وہابی کہین کہ ہم صحاح ستہ کو (مانتے ہین جواب تم) تمام صحاح ستہ کو مانتے ہو تو بھی علما ان
چارون مذہبون کو بھی صحیح درست کہتے ہین پہر کیون تم مذہبون سے انکار

کہنا چاہیے کیونکہ بغیر مجتہدون کے اب ایک وضو کے فرض قرآن حدیث سے
سے سمجھنا محال ہے اور باتین تو کیا کوئی انہونکے سوا سمجھیگا جواب دوسرا
اگر یہہ وہابی ایسے بڑے عالم بڑے واقف قرآن حدیث سے ہین تو پھر یہہ
ہندی کتابین ہندی ترجمے قرآن حدیث کے رات دن کیون چھپواتے پڑھتے
پڑھاتے ہین حالانکہ عالم لوگ تو ہندی کتابون کی سند ہی نہین کرتے
سوال اگر وہابی کہین کہ ہم ہندی کتابین ہندی ترجمے قرآن حدیث کے اسواسطے
پڑھتے پڑھاتے چھپواتے ہین تا ہر کوئی جلدی عالم اور دین سے ہوشیار
ہو جاوے جواب یہہ تمہاری جہالت ہے بھلا ہندی پڑھنے سے بھی اتنک
کوئی عالم ہوشیار ہوا ہے جو کوئی اب ہوگا اگر بالفرض ہندی کتابین پڑھنے
سے علم اور ہوشیاری زیادہ ہوتی تو آگے سے اب عالم اور ہوشیار
لوگ بہت ہوتے حالانکہ یہہ غلط ہے یارو یہہ وہابی ناوانون جاہلون کے
آگے جو کہتے ہین کہ مذہب ہمارا محمدی ہے سو جواب اسکا یہہ ہے جو صاحب
مذہب کا ہے وہ تابع دین اور کے ہوتا ہے جیسا کہ امام اعظم یہہ صاحب
مذہب کے ہین لیکن یہہ تابع دین محمدی کے ہین اسیطرح اب وہابیون سے
کہنا کہ بھلا مذہب تمہارا محمدی ہے تو حضرت محمد رسول اللہ کس نبی کے دین مین
تھے یعنے جیسا کہ مذہب ہمارا حنفی ہے دین ہمارا محمدی ہے اسیطرح تم بھی
بتاؤ جب مذہب تمہارا محمدی ہوا تو دین تمہارا کون سا ہے

فرض ہین اور نہین جواب دوسرا جو تھہ کہتے ہین اگر بالفرض اس آیة سے
صاف وضو کے یہی چار فرض معلوم ہوتے تو مجتہدون مین ہرگز اختلاف ہوتا
کیونکہ کسکی طاقت ہے کہ کوئی خدا کے حکم کو کم زیادہ کرے یعنے امام اعظم
کے نزدیک وضو کے یہی چار فرض ہین امام شافعی کے نزدیک وضو کے چھہ فرض
ہین چار یہی اور ایک نیت ایک ترتیب امام مالک احمد حنبل کے نزدیک
وضو کے سات فرض ہین چھہ یہی اور ایک دلکہ یعنے بدن ملنا امام احمد کے
نزدیک دلک کے بدلے بسم اللہ ہے سوال اگر وہابی کہین کیون اس آیت کے
لفظون سے فرض نہین معلوم ہوتا کیونکہ لفظ فاغسلوا وامسحوا کا دونوا امر ہین
امر سے فرض ثابت ہوتا ہے جواب ہر امر فرض نہین ہوتا اگر بالفرض ہر امر
فرض ہوتا تو جتنے کلام اللہ مین امر کے لفظ ہین وہ سب کام کرنے فرض ہوتے
حالانکہ یہہ غلط ہے جیسا کہ آیة وارکعوا مع الراکعین یعنے نماز پڑہو تم ساتھ
نماز پڑھنے والون کے آیة اذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ یعنے جب قرآن
شریف پڑہو تو پہلے تو اعوذ باللہ پڑہو یارو ایسی آیتین اور بھی بہت ہین لیکن
فرض نہین الغرض جیسا کہ فاغسلوا وامسحوا یہہ دونو امر ہین اسیطرح وارکعوا
فاستعذ بھی دونو لفظ امر کے ہین لیکن یہہ دونو یعنے جماعت سے نماز پڑہنا
اور اعوذ باللہ پڑہنا فرض نہین جیسا کہ منہہ دہونا سر کا مسح کرنا فرض ہے جواب
دوسرا اگر یہہ وہابی مجتہدون کے سوا کلام اللہ کے مطلب کون خوب جانتے

والنق

النّبیّ فقال رسول اللہ انّ الماء طهور لا ینجسه شیء رواه
احمد والترمذی وابو داود والنسائی یہ حدیث مشکاۃ مین باب احکام
المیاہ کی دوسری فصل مین ہے ترجمہ سعید خدری سے روایت ہے کہ اصحابون نے
حضرت سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ ہم وضو کرین کوئے بضاعت سے یا نہ کیونکہ
حال اوسکا یہ ہے کہ لوگ اوس کوئے مین حیض کے چیتھڑے اور کتے مرے ہوئے
اور خراب ناپاک چیزین ڈالتے ہین اصحابون کو حضرت نے جواب دیا اور کہا پانی
پاک چیز ہے اوسکون کوئی چیز نہین پلیت کرتی یارو چارون اماموں کا اس
حدیث کے ظاہری معنے پر عمل نہین لیکن اصحاب ظواہر الکیفرقہ چھوٹھا ہے وہابیون کے
بزرگون کا جو وہ حدیثون کے ظاہری لفظون پر عمل کرتے ہین انہونکا اس حدیث
کے ظاہر پر عمل ہے یعنے انہون کے مذہب مین پانی بلکل پلیت نہین ہوتا بدلے یا نہ بہت
ہو یا تھوڑا اسیطرح ان وہابیون سے کہنا چاہیئے کہ اب تم اس حدیث پہ عمل کرو یعنے
تھوڑے پانی مین موتہ یا پلیتی ڈال کر تمکو ہم دیتے ہین تم ادمیون مین سے پی جاؤ تو ہم جانین
کہ تم تمہارے مذہب پر سچے ہو جو مسلمان لوگ بہتیون اصحابون اولیاؤن کی فضیلت کی
کوئی حدیث وہابیون کے آگے پڑھتے ہین تو یہ وہابی جاہلون کے آگے کہتے ہین اس حدیث کا
راوی حدیثون مین نہین یہ حدیث تو ضعیف ہے اسکا اعتبار نہین اسکا جواب یہ ہے
کہ بھلا اگر تم حدیثون کے راوی اور سندین کون خوب جانتے ہو تو اب تم ہم کون
مشکاۃ کی ایک حدیث کے راوی اور سندین بتاؤ اگر تم ہمکون برابر موافق قاعدے

صحیح ہین باوجود اسکے خود اس صحاح ستہ مین بھی بعضے حدیثین ضعیف ہین جیسا کہ سب

عالمون کو معلوم ہے پھر کیون یہ وہابی ان کتابون کی سند کرتے ہین دوسرا یہ کہ تمام

حدیثین حضرت کی فقط کچھ ان صحاح ستہ یعنے ان چھ کتابون مین مقرر نہین بلکہ حضرت

کے حدیثین تو بہت بے شمار ہین اسیطرح حدیثون کی کتابین بھی بہت ہین لیکن اب

مشہور عام خاص مین یہ چھ کتابین ہین نام ان چھ کتاب یعنے صحاح ستہ کا یہ ہے صحیح بخاری

صحیح مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ بعضے کہتے

ہین ابن ماجہ کے بدلے موطا ہے یار واب ہی باتین سے وہابیون کو جوتی مارنا کیو

اگر بالغرض صحاح ستہ کی سوا اور کتابین حدیثون کی صحیح نہوتین جیسا کہ وہابی نے سمجھا

تو چھٹے کتاب مین اختلاف ہوتا یعنے علما موطا کون صحاح ستہ سے نا ملاتے ایسطرح

اب صحاح ستہ بنانے والونکا بھی حال سنو الغرض یہ چھ کے ساتھہ کتابین تو یہ

ہوین اسیطرح اور کتابین حدیثون کی بھی بہت ہین لیکن وہ عوام مین مشہور ہے

نہین کہ انہون کتنی حدیثین یاد نہین یعنے جتنے حدیثین صحیح بخاری مین ہین اس سے

بھی زیادہ اور حدیثین اوس بخاری والے کون یاد نہین اسیطرح باقی پانچ کتابین

ہی خیال کرنا یار واب یہان ذرا انصاف تو کرو جب صحاح ستہ بنانے والونکا سب

ستہ مین نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب علم کیا اس صحاح

ہوگا پھر کیسے یہ وہابی اندھے ہوکر حدیثون سے انکار کرتے ہین اگرچہ وہ حدیثین صحاح

مین نہین تو کیا ہوا کیونکہ احتمال ہے کہ یہ حدیثین کسی اور کتابین ہون یا خود اس